چہل اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدان



ڈاکٹر م۔م۔ مسعودی

چہل اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدانؒ

ڈاکٹر م م مسعودی

چہل اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدانؒ

تحقیق و تدوین

اور

ترجمہ

کشمیری — اردو — انگریزی

از

ڈاکٹر م م مسعودی

اشاعت اوّل :- ۱۹۹۶ء
تعداد :- پانچ سو پچاس
مطبع :- انیس آفسیٹ پرنٹرز ۔ دریاگنج ۔ نئی دہلی ۔ ۲
ناشر :- حنان پبلشرز، نسیم باغ ۔ سرینگر ۔

مصنّف کی دیگر مطبوعات

۱۔ کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ
۲۔ ریختن سے رنجیت تک
۳۔ فکر و نظر ۔
۴۔ ریشہ ہائے فارسی دوسرا سر جہان
۵۔ جدید فارسی نثری ادب
۶۔ دیوان واصل (زیر طبع)
۷۔ فارسی کشمیری فرہنگ (زیر طبع)
۸۔ رنجیت سے راو تک (زیر طبع)

Chehil Asrar

GHAZALIYAT-E-SHAH-E-HAMADAN

Edited & Translated
By
Dr. M.M. MASOODI

Chehal Asrar

Dr. M. M. Masoodi

Ace Books
Srinagar, Kashmir

Chehil Asrar

Edited & Translated

by

Dr. M.M. Masoodi

First Edition-1996

Published by Hannan Publishers,
Naseem Bagh, Hazratbal, Srinagar.
through Ace Book Service,
Asar Colony, Nageen, Hazratbal,
SRINAGAR-190 006 (Kashmir)

انتساب

مرحومہ ہمشیرہ غفر اللہ عنہا

کی یاد میں

جو

بے لوث محبتوں اور خلوص کا ایک

انمول خزانہ تھا جس سے میں

اچانک محروم ہوگیا۔

محمد منور مسعودی

مندرجات

اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا — اس دشت سے بہتر ہے نہ دلّی نہ بخارا
جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل — وادی یہ ہماری ہے، وہ صحرا بھی ہمارا
غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں — پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا
حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر — کہتے ہیں کہ شیشہ کو بنا سکتے ہیں خارا
افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر — ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا
محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص — کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا
دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت — ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا
دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش — تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردیِ مومن پہ بھروسا — ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
تقدیرِ امم کیا ہے! کوئی کہہ نہیں سکتا — مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا!

(اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

'چہل اسرار' ملتِ اسلامیہ کشمیر کے عظیم محسن حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے بے بہا تحائف میں سے ایک ہے۔ ان کے دوسرے گراں قدر تحائف مثلاً 'ذخیرۃ الملوک' 'منہاج العارفین' اور 'اوراد فتحیہ' کی طرح ان کا یہ تحفہ بھی انکے عرفان اور روحانی تجربے کی کوکھ سے جنم لیتا ہے اور قلب و نظر کو زندگی سے مالامال کر دیتا ہے۔ ایسی مبارک تصنیف سے کسی طرح کی نسبت حاصل ہو جانا ایک بہت بڑی سعادت مندی ہے جس کا مجھ جیسا بے عمل اور تہی دامن آدمی کسی طور سے اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا۔ یہ میرے بھائی ڈاکٹر منور مسعودی کا میرے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ انہوں نے پیشِ نظر تالیف پر مجھ سے کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ فی الاصل ایک مخلص اور دردمند داعیِ اسلام تھے۔ یہ انکی داعیانہ شفقت تھی جس کی بناء پر وہ ہمدان سے ترکِ وطن کر کے کشمیر تشریف

لائے اور یہاں اسلام کی روشنی عام کی۔ اگرچہ دینِ حق کا تعارف یہاں محدود پیمانے پر اُن کے آنے سے پہلے ہی ہو چکا تھا تاہم اسے یہاں کی اکثریت کا مذہب بنانے میں اُن کا رول سب سے اہم ہے۔ کشمیر میں اسلام کی اشاعت اور اس کے استحکام کے سلسلے میں اُنکی عظیم خدمات کے باعث انہیں یہاں بانیِ مسلمانی اور شاہِ ہمدانؒ کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کی ہمہ جہت شخصیت کے بے شک اور بھی کئی تابناک پہلو ہیں لیکن وہ سب کے سب اُنکی داعیانہ حیثیت کے تابع ہیں۔ چنانچہ نظم و نثر میں اُنکی کلکِ گوہر بار سے جو کچھ صادر ہوا ہے وہ بھی اُنکی داعیانہ شخصیت کا ایک پرتو ہے اور اسکی مناسب تفہیم اور تعیّن قدر کے لئے اس بات کا ذہن نشین رہنا بہت ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر اُنکی شاعری تبلیغی یا دینی شاعری ہے اور اسے اسی حیثیت سے پرکھا جانا چاہیئے۔

مذہبی اور دینی شاعری کو ایک طرح سے دو بڑی اقسام پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک قسم کی شاعری وہ ہے جس میں دین کے اصول و عقائد یا اسکے متعلق مختلف مسائل کو یک گونہ شیریں اور سہل الحفظ بنانے کے لئے شعر کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ شاعری ایسی ہی ہے جیسی وہ شاعری جو عربی گرامر کے خشک مضامین کو دلچسپ بنانے کی خاطر بتکلف تیار کی گئی ہے جیسے کہ حروفِ جر کے متعلق یہ شعر

بائُ و تاؤُ و کاف و لام و واو و منذ و مُذ خلا
رُبَّ حَاشَا مِن عَدَا فِی عَن عَلٰی حتّٰی اِلٰی

یا حروف جوازمِ المُضارِع کے بارے میں یہ شعر

اِن و لَمْ، لَمَّا و لامِ امر و لاءِ نہی نیز
پنج حرف جازم فعل اند و ہر یک بے دغا

یا پھر زوائدات کے متعلق یہ شعر

سَأَلْتُ الْحُرُوفَ الزَّوَائِدَاتِ عَنْ اِسْمِهَا
فَقَالَتْ وَلَمْ تَبْخَلْ أَمَانٌ وَتَسْهِيلُ

اسی نہج پر ہمارے بہت سے فقہاء نے مسائلِ فقہ کو فہم اور یادداشت کے لئے آسان بنانے کی خاطر نظم کی صورت میں ڈھال لیا ہے۔ اسی طرح قرآنی مطالب و مفاہیم اور احادیث سے ماخوذ مضامین کو نظم کرنے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں۔ اس قسم کی شاعری سے ادب کا کوئی بھی حساس اور دراک طالب علم جمالیاتی تسکین کی توقع نہیں رکھتا اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے موزون ہونے کا ایک مخصوص مقصد ہے جس سے آگے اسکی نظر نہیں جاتی جیسا کہ بآسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ اس قسم کی شاعری کے وجود میں آنے کے عمل میں لاشعور سے زیادہ شعور کی اور جذبۂ واحساس سے زیادہ تعقّل اور کسب و مہارت کی کارفرمائی ہوتی ہے۔

دوسری قسم کی مذہبی شاعری وہ ہے جو دینی حقائق کی تعلیم وتدریس کے لئے نہیں لکھی جاتی بلکہ گہرے مذہبی تجربے اور جامع و پُراسرار صوفیانہ بصیرت کے منبع سے صادر ہوتی ہے۔ اس قسم کا صوفیانہ تجربہ انسانی وجود کی گہرائیوں میں محسوس ہوتا ہے اور اپنی شدت اور تاثیر کے اعتبار سے ایک ذاتی واردات کی حیثیت رکھتا ہے اور جو چیز ذاتی واردات بن جاتی ہے وہ اگر شعر کی صورت میں جلوہ گر ہو تو مستند تخلیق سامنے آتی ہے۔ صوفیانہ تجربے کے متعلق مشکل یہ ہے کہ یہ بالعموم ناقابل ترسیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ سرحدِ ادراک سے حددرجہ ماوراء ہوتا ہے۔ شاعری اور صوفیانہ تجربے میں اہم ترین قدرِ مشترک یہ ہے کہ دونوں میں مافوق العقل عنصر شامل ہوتا ہے مگر درجہ

اور نوع دونوں کے اہم فرق کے ساتھ۔ صوفیانہ تجربہ سراسر ماوراء عقل ہوتا ہے اسلئے اکثر اسکی ترسیل ممکن نہیں ہوتی جبکہ شاعرانہ تجربے میں قوتِ تعقّل و تفکّر اور ماوراء عقل عناصر باہم دگر ایک نامیاتی وحدت کی صورت میں موجود ہوتے ہیں اسلئے اسکی ترسیل نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ شاعری کی نسبت ترسیل کا لفظ اس سیاق و سباق میں غیر موزون ہے اسلئے کہ شاعر الفاظ ہی کی صورت میں تجربے کو اپنی گرفت میں لاتا ہے اور شاعری جب حقیقی معنوں میں مستند ہو تو یہ الفاظ ناقابلِ تبدّل ہوتے ہیں۔ ایک ایسی شخصیت جو صوفیانہ بصیرت اور شاعرانہ صلاحیت سے بیک وقت بہرہ ور ہو اس راہ کی مشکلات کا گہرا شعور رکھتی ہے۔ رومی ایک ایسے ہی کٹھن مرحلے سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ :

اے خدا بنمائے جاں را آں مقام
کاندراں بے حرف می روید کلام

دراصل زبان ان تجربات انسانی کی ترسیل کے لئے وضع ہوئی ہے جو محسوس و موجود اشیاء و مظاہر کے ساتھ انسان کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن تجربات کا تعلق موجودِ محسوس سے پرے غیبی امور کے ساتھ ہو یا جو انسانی روح ــ جو اپنی ماہیت میں غیب ہی کا ایک حصہ ہے ــ کے کوائف سے متعلق ہوں انکی مکمل ترسیل سے انسانی زبان قاصر ہے۔ صوفیانہ بصیرت کی حامل ایسی شخصیات جو شاعرانہ صلاحیت سے متصف ہوتی ہیں انسانی زبان کو شکست وریخت اور تعمیر نو کے ذریعے اپنے تجربے کا آئینہ دار بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس قسم کی مستند مذہبی شاعری کے نمونے رومیؒ ــ حکیم ابوسعید ابوالخیرؒ، ڈن (صاحبِ منظومات مقدسہ)، جارج ہربرٹ، ایمیلی ڈکنسن،

کرسٹینا روزیٹی، ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ (چار چوسازیے FOUR QUARTETS والا ایلیٹ) اور اپنے گھر کے آس پاس، للہ عارفہ کے کلام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ اس قسم کی شاعری غیر متزلزل ایمان کے بطن سے پیدا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخصیتِ انسانی کی گہرائیوں میں پائے جانے والے ایک ایسے کرب سے برآمد ہوتی ہے جو لاینحل ذاتی گتھیوں، فلک کی بے قراری، ہستی کی ناپائیداری کے گہرے اور دکھ بھرے شعور، خیر و شر کی قوتوں اور رجحانات میں انسان کے اندر اور باہر کی رزم آرائی کے المناک مشاہدہ اور ایک پُراسرار کائنات میں تحیر و درماندگی کے احساس سے پیدا ہوتا ہے۔ تخلیقی زاویۂ نگاہ سے یہی مذہبی شاعری سب سے زیادہ پُراثر اور جاندار ہوتی ہے۔

شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری مذکورہ بالا دو قسم کی مذہبی شاعریوں کے بیچ کی چیز ہے۔ یہ نہ تو نری تعلیم و تلقین ہے اور نہ ہی کسی گہرے کرب اور کشمکش کی آئینہ دار ہے۔ اس کے برعکس اس کے اندر چند اذعانات اور معتقدات پر گہرا اعتماد اور ذاتِ حق کے تئیں خود سپردگی کا اطمینان جھلکتا نظر آتا ہے۔ اس قسم کے اعتماد و اطمینان سے جو شاعری وجود میں آتی ہے اسکی اپنی رعنائیاں اور بلندیاں ہوتی ہیں۔ اسکی عظیم ترین بلندیوں میں وہ مقامات شامل ہیں کہ جہاں بات تو سیدھی سادھی ہوتی ہے مگر شاعری ہوتی ہے۔ سادہ، عُریاں اور بے لباس حقیقت اپنی ایک مخصوص جاذبیت رکھتی ہے جو کسی صناعی اور مشاطگی کی محتاج نہیں ہوتی۔ ٹیگور کی گیتانجلی جب

THOU HAST MADE ME ENDLESS, SUCH IS
THY PLEASURE.

کا ساز چھیڑ کر اپنی روانی اور برجستگی کے ساتھ بجنے لگتی ہے تو سماں بندھ جاتا ہے۔

دانتے کا

IN THY WILL IS OUR PEACE.

اسی اطمینان کا اظہار ہے۔ ڈن کا

THOU HAST MADE ME AND SHALL
THY WORK DECAY?

جارج ہربرٹ کا

AH MY DEAR GOD! THOUGH I AM CLEAN FORGOT
LET ME NOT LOVE THEE, IF
I LOVE THEE NOT.

فرانسس ٹامپسن کا

NOTHING BEGINS AND NOTHING ENDS
THAT IS NOT PAID WITH MOAN
FOR WE ARE BORN IN OTHER'S PAIN
AND PERISH IN OUR OWN.

اور کرسٹینا روزیٹی کا

THE BIRTHDAY OF MY LIFE
IS COME, MY LOVE IS COME TO ME.

اسی قبیل کی شاعری کے نمونے ہیں۔ اس قسم کی شاعرانہ بلندیاں استناد کا وہی درجہ

رکھتی ہیں جو اوپر مذکور دوسری قسم کی مذہبی شاعری کو حاصل ہے۔ اس قسم کی شاعری کے نمونے اگرچہ شاہ ہمدانؒ کے یہاں بہت کم ہیں لیکن کہیں کہیں ضرور نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں :

دیدہ علائیؒ عیاں بر ورق کائنات
جملۂ ذرات کون پیشِ رخش در سجود

عاشقاں عکسِ رخت در ہمہ اشیا بینند
سِر سودائے تو در سینہ ہویدا بینند

اگر تو بر سر کویش دمی گذر یابی
کنوز غیب دو عالم بیک نظر یابی
چراغ مجلسِ روحانیانِ عالم قدس
ز نور تست گر از نور جاں خبر یابی
ندائے ہاتفِ غیبی ز لا مکاں ہر دم
بہ گنج دل شنوی گر از خود خبر یابی

تو کوئے دوست ہمی جوئی و نمیدانی
کہ گر نظر بہ حقیقت کنی تو آں کوئی

پہلے دو اشعار کو پڑھتے ہی سعدیؒ کا عظیم شعر یاد آتا ہے :

برگِ درختان سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور آخری تین شعر رومیؒ اور اقبالؒ کی بھی یاد دلاتے ہیں اور اُس صوفیانہ فلسفے کی بھی کہ جس کی نمایندگی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا مشہور مقولہ کرتا ہے۔ تاہم یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شاہ ہمدانؒ کی شاعری کی اصل لے خودی کی نہیں بلکہ نیستی اور خود فراموشی کی ہے۔ قطرے کا سمندر کے اندر گم ہونا ہی اُس کا منتہائے مقصود ہے ۔ :

چو قطرہ غرقِ دریا شد بکلّی
ہمہ دریاست اینجا کیف و کم نیست

عشق جاناں آتش و جانِ علائیؒ خس بود
خس چو در آتش فنا شد دیگر آں را خس مخواں

تن چو زندانت و جانت سدِ راہِ جانِ جاں
جانِ جاں گر بایدت با بند و با زنداں مساز

مسعودی صاحب نے چہل اسرار کا جو مخصوص نسخہ مرتب کیا ہے اس کے ساتھ کشمیری زبان میں ایک نوع کا منظوم ترجمہ بھی شامل ہے۔ اس پر مرتب نے اپنے اردو نثری ترجمے کا بھی اضافہ کیا ہے۔ جہاں تک کشمیری ترجمہ کا تعلق ہے یہ، جیسا کہ خود مسعودی صاحب نے اشارہ کیا ہے، خامیوں سے پُر ہے اور اسکی اہمیت محض تاریخی

ہے۔ یہ کسی ولی اللہ صاحب کا ترجمہ ہے۔ اسلوب سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ یہ ولی اللہ متو کا ترجمہ نہیں بلکہ کسی اور ولی اللہ صاحب کا ہے واللہ اعلم بالصواب

چہل اسرار کا ایک خوبصورت کشمیری ترجمہ چند سال پہلے پروفیسر غلام محمد شاد نے 'کشف الانوار' کے نام سے کیا ہے۔ اس کے پیش گفتار میں وہ لکھتے ہیں:

"کشمیری زبان میں ان غزلوں کا اولین ترجمہ حضرت ولی اللہ نے کیا ہے جس سے شائقین کا حقہ' مستفید نہیں ہو سکے اس میں زبان و بیان کی شدید خامیاں ہیں اور یہ درحقیقت ایک چیستان بن کر رہ گیا ہے اور اسے کسی بھی لحاظ سے منظوم ترجمہ نہیں کہہ سکتے ہیں یہ نثر پراگندہ ہے۔

شاد صاحب کا اپنا منظوم ترجمہ بلاشبہ ایک قابلِ قدر تخلیقی کارنامہ ہے۔ مسعودی صاحب نے اچھا کیا ہے کہ اردو ترجمے میں شعر کے بجائے نثری ترجمانی سے کام لیا ہے۔ اس ترجمے کے حسن و قبح کا فیصلہ تو قارئین کرام خود فرمائیں گے میں صرف ایک بات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ جو شاعری حقیقی معنوں میں شاعری ہو اُس کا ترجمہ انتہائی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ایک بڑا تخلیقی فن کار جب اس قسم کی شاعری کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے تو ایک نئی تخلیق وجود میں آتی ہے۔ دوسرے درجے کی شاعری کا جہاں تک تعلق ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ ممکن ہے کہ اس کے مفہوم و مدلول کا ترجمہ کیا جائے اور ایسی ترجمانی کے لئے نظم سے زیادہ نثر ہی موزوں رہتی ہے۔ لہٰذا مسعودی صاحب نے چہل اسرار کے اردو ترجمے کے لئے نثر کا جو انتخاب کیا ہے وہ صحیح اور مناسب ہے۔ ترجمہ میں کہیں

کہیں حد سے زیادہ اختصار کی وجہ سے جو گرہیں رہ جاتی ہیں انہیں مترجم نے جا بجا اضافوں کے ذریعے کھولنے کی کوشش کی ہے۔

بحیثیتِ مجموعی چہل اسرار کا یہ نسخہ فارسی زبان و ادب کے محققین' مطالعات وسطِ ایشیا' کے طالب علموں اور شائقین شاہ ہمدان کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

اس پیش لفظ کے لکھے جانے کے بعد ڈاکٹر مسعودی کو یہ مناسب اور بروقت خیال آیا کہ چہل اسرار کے کشمیری اور اردو ترجمے کے ساتھ ساتھ اگر اس کا انگریزی ترجمہ بھی شامل کیا جائے تو کتاب کی وقعت اور قدر و قیمت میں بہت اضافہ ہوگا اسلئے کہ اس سے نہ صرف یہ کہ قارئین کا حلقہ بڑھ جائے گا بلکہ شاہ ہمدان کی تخلیقی حیثیت انگریزی دان طبقے میں بھی متعارف ہوگی یہ بلاشبہ ایک حسنِ آغاز ہے اور عین ممکن ہے کہ شاہ ہمدان کی دوسری نگارشات کے انگریزی ترجمے کے لئے تحریک کا باعث ثابت ہو۔ اس ترجمے کو میرے شاگرد رشید اور کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے ایک ہونہار استاد' ڈاکٹر جی۔ آر۔ میر نے بہت دیدہ ریزی کے ساتھ دیکھا ہے اور یہ کافی سند ہے اس بات کی کہ ترجمہ خوب ہے۔ امید ہے کہ ادب شناس حلقے میں چہل اسرار کے اس مخصوص ایڈیشن کی وہی پذیرائی ہوگی جس کا یہ مستحق ہے۔

پروفیسر غلام رسول ملک
صدر شعبہ انگریزی
دانش گاہ کشمیر۔ سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لاتخف

کشمیر میں اسلام کی آمد اسلامی تاریخ کا انتہائی خوش کن باب ہے۔ کیونکہ کشمیر وہ واحد خطہ ہے جہاں مسلمان فاتح کی شکل میں نہیں بلکہ مبلغین کی حیثیت سے آئے اور جہاں اسلام تبلیغی جذبہ کے تحت رائج ہوا یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ کشمیر میں اسلام عربوں کے ذریعے نہیں بلکہ جنوبی اور وسط ایشیائی مسلمان صوفیا کے ہاتھوں پروان چڑھا ہے تاریخ کے صفحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آمد سے قبل کشمیری سماج طبقاتی نظام اور اسکے وحشتناک نتائج کا شکار ہو چکا تھا چند با اقتدار اشخاص کو چھوڑ کر تقریباً سماج کے بھی طبقے زندگی گزارنے کے بنیادی وسائل سے محروم تھے۔ اسلامی نظام زندگی اور اسلامی نظام معیشت ان کے لئے ایک زبردست پناہ گاہ تھی۔ جہاں وہ کھل کر آزادی کی فضا میں سانس لے سکتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی کشمیری عوام کا ایک کثیر طبقہ اسلامی نظام کے زیر سایہ آگیا۔

اگرچہ اسلام کی آمد نے کشمیری معاشرہ کی قلب ماہیت کر دی تھی۔ لیکن چودھویں صدی عیسوی کی نصف دہائی تک پرانی حکومت قائم رہی اس وقت تک امور سلطنت کے اہم عہدے برہمنوں ہی کے ہاتھوں میں تھے اور ہندو عہد حکومت کے زوال کے بعد بھی سنسکرت بہت دنوں تک سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج رہی۔ اسکی ایک بین مثال حضرت بہاؤالدین ؒ کے مقبرہ پر نصب سنسکرت کا کتبہ ہے یہ وہ زمانہ ہے جب کشمیر پر سلطان محمد شاہ کی حکومت تھی۔ (۱۴۸۴ء) اسٹائین نے اپنے مقدمہ راج ترنگنی میں ایسے اور بہت سے دیگر کتبوں کی نشاندہی کی ہے۔ جو سرینگر اور اسکے اطراف کے مقبروں پر ملتے ہیں (ان کتبوں کی صحیح تاریخ کا علم نہیں ہے)

سلطان صدرالدین (رتن جو، رنج پوئی، رتن چن، لہاچن گیا، لیوریچن، رنجوشاہ) یا رینچن شاہ کشمیر کا پہلا مسلمان بادشاہ ہے۔ صدرالدین رینچن شاہ نژاداً لداخی تھا رینچن شاہ چودھویں صدی کے اوائل میں ایک مرد عارف و خداشناس حضرت بلبل شاہ ؒ کی تبلیغ دین سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسلام کی طرف اسکی رغبت و تمائل کا سبب بلبل شاہ ؒ کی شخصیت کے علاوہ خود شہمیر کی صحبت بھی تھی جو اسکے دربار کا ایک اہم درباری تھا کہا جاتا ہے کہ بلبل شاہ راجہ سہ دیو کے عہد میں پہلی بار کشمیر وارد ہوئے تھے ان کے اصل نام کے بارے میں اختلاف ہے کچھ تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے ان کا اصل نام سید عبدالرحمان تھا کچھ سید شرف الدین بتاتے ہیں اور بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کا اصلی نام سید شرف الدین عبدالرحمان ترکستانی تھا لیکن یہ بات مسلم ہے کہ وہ ایک ترکستانی سید اور شیخ شہاب الدین سہروردی کے شاگرد تھے۔

رینچن شاہ کے اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں مختلف قسم کی داستانیں تذکروں میں ملتی ہیں۔ رینچن خود مذہب کا پیرو تھا لیکن دوسرے مذاہب بالخصوص ہندو دھرم

اور اسلام کے مطالعہ سے اسے رغبت تھی اور ان دونوں مذاہب کے فلسفے کو جاننے کے لئے ان مذاہب کے علماء سے استفادہ کیا کرتا۔ ایک بار اس نے کشمیر کے ہندو اور مسلمان عالموں کو دعوت دی کہ دونوں مذاہب کے علماء اس کے پاس آکر اپنے مذاہب کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔ جو لوگ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے ریچن شاہ کے پاس گئے ان میں حضرت بلبل شاہ بھی تھے۔ جن کے طرز گفتار اور دینی دلائل و براہین سے وہ سخت متاثر ہوا اور آخر میں بلبل شاہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے مسلمان ہوگیا اور سلطان صدر الدین کا لقب اختیار کرکے دین اسلام کو فروغ دینے کی طرف راغب ہوا۔ ریچن شاہ کی بیعت اسلام کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ تاریخ حسن میں یہ واقعہ یوں آیا ہے۔

"وقتیکہ ریچن کہ بمذہب بدھ بود بجہانبانی استقلال یافت و بکثرت اختلاف مذاہب وملل مذاہب اصلی را خلل دیدہ خواست کہ در ملک ما تحت خود یک ملت مروج سازد۔ چونکہ دخول مذہب شیوہ معتبر بود و در مذاہب دیگر ہم ماند پس بادل خود سنجید کہ فردا کسیکہ اول صبح می بینم بمذہب او گروئیم۔ بامدادان جناب سید شرف الدین ملقب بہ بلبل شاہؒ دیدکہ بر ساحل آنروئی دریا بہیت نمازی خواند۔ وغاز و نیاز او پسندیدہ با اہل وعیال خود بمذہب او گرویدہ ...... بملک صدر الدین ملقب ساخت۔"

ریچن شاہ کے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد ہی اسکے بہنوئی اور حکومت کے دوسرے بڑے حکام نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ بلبل شاہ کا مقبرہ آج بھی سرینگر میں محلہ بلبل لنکر میں موجود ہے۔ ۷۲۷ھ مطابق ۱۳۲۷ء میں بلبل شاہؒ نے وفات پائی۔ بلبل شاہ کی تاریخ وفات اس شعر سے نکلتی ہے:

تاریخ وصل حضرت شاہ
بلبل قدس گفت خاص اللہ

بلبل شاہؒ کے بعد جن سادات کی جماعت نے سرزمین کشمیر کو مشرف بہ اسلام کیا ان میں سید جلال الدین معروف بہ مخدوم جہانیاں جہانگیر سید تاج الدین اور سید حسین سمنانی ہیں لیکن مقامی تذکروں میں تفصیل سے ان مبلغوں کی تبلیغی فعالیتوں کا ذکر موجود نہیں ہے۔

کشمیر میں دین اسلام کو وسعت دینے اور ایک مشن کی حیثیت میں اسے پروان چڑھانے کا کام حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کے ہاتھوں انجام پایا۔ جنہیں کشمیر کے لوگ احتراماً شاہ ہمدان کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ معروف بہ شاہ ہمدانؒ کشمیر کی تاریخ میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ کیونکہ آپؒ نے روحانی کمالات اور اخلاق حسنہ سے بہت قلیل عرصے میں سرزمین کشمیر میں توحید اور نور اسلام کی شمع روشن کرکے لاکھوں لوگوں کی راہ حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔ مبلغ ہونے کے علاوہ آپؒ بیک وقت مصلح قوم، ادیب، شاعر صوفی، محدث اور اعلیٰ پایہ کے عالم تھے۔

شاہ ہمدانؒ کا اصل نام میر سید علیؒ تھا۔ آپؒ شہر ہمدان جو اس وقت ملک عراق کی حدود میں شامل تھا، میں پیدا ہوئے۔ اسی لئے آپ ہمدانی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام سید شہاب الدینؒ تھا۔ جو وقت کے ممتاز رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ کے بلند مقام پر فائز تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ جناب سید علاؤ الدین ہمدانیؒ کی سگی ہمشیرہ تھیں۔ وہ بھی زہد و تقویٰ میں کمال کے درجے پر پہنچی تھیں۔ شاہ ہمدانؒ کا

سلسلہ نسب بقول فاضل محقق اجناب ڈاکٹر شمس الدین احمد "تیرہویں پشت تک حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے" کشمیر انڈر سلاطنز کے مصنف کے بقول "سید علی ہمدانی سادات میں سے تھے" شاہ ہمدانؒ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے بقول فاضلِ محقق جناب ڈاکٹر فاروق بخاری "آپؒ ۱۲، رجب ۷۱۴ھ مطابق ۲۱، اکتوبر ۱۳۱۴ء میں پیدا ہوئے" لیکن بیشتر محققین نے آپکی تاریخ پیدائش ۱۲، ماہِ رجب ۷۱۳ھ مقرر کی ہے۔ کلمۂ "رحمۃ اللہ" سے ۷۱۳ھ کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ شاہِ ہمدانؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں جناب علاء الدین سمنانیؒ سے حاصل کی۔ آپؒ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ آپؒ نے بائیس "۲۲" سال تک حضرت شیخ شرف الدین مزدقانیؒ کے حضور میں روحانی تربیت پائی اور بعد میں اپنے مرشد کے حکم سے تین بار سات سال تک دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کیا جن میں عرب و عجم، ہندوستان، ماوراء النہر، ترکستان اور دوسرے اسلامی ممالک شامل ہیں۔ اس سفر میں آپ نے چودہ سو سے زاید علماء اور مشایخ سے روحانی اور دینی استفادہ کیا۔ آپؒ نے علوم باطنی اور ظاہری میں اتنا کمال حاصل کیا کہ آپؒ کو "شاہِ ہمدان" "امیر کبیر" "علی ثانی" جیسے القاب سے یاد کیا جانے لگا۔ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ تین دفعہ کشمیر آئے۔ آخری بار جب آپ کشمیر سے حرمین شریفین جانے کا ارادہ کرکے پکھلی کے راستے سے جا رہے تھے، تو یوسف زئی کے علاقے میں پہنچ کر ۵ دن تک بیمار رہے اور ذی الحجہ کی چھٹی شب ۷۸۶ھ کو "یا اللہ، یا رفیق یا حبیب" کا ورد کرتے ہوئے دارِ فانی سے راہی ملک بقا ہوئے۔ آپؒ کے جسدِ مبارک کو آپ کے خلیفۂ خاص شیخ قوام الدین بدخشیؒ نے چھ ماہ کا پیدل سفر طے کرکے ختلان پہنچایا جہاں آپ ۷۸۶ھ میں مکین خاک ہوئے۔

• کشمیر میں شاہِ ہمدانؒ کی آمد

شاہ ہمدانؒ نے کشمیر میں اپنی تشریف آوری سے قبل کشمیر کے حالات معلوم کرنے کی غرض سے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عارف سید حسین سمنانیؒ کو ساداتِ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ کشمیر روانہ کیا۔ اس کے بعد ۷۷۴ھ میں سلطان شہاب الدین کے زمانے میں پہلی بار واردِ کشمیر ہوئے "مقدم شریف" سے آپکے ورود مبارک کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ اس دفعہ آپؒ نے یہاں چار ماہ کے قیام کے دوران کشمیر کے حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ دوسری بار آپؒ ۷۸۱ھ میں سلطان قطب الدین کے زمانے میں پوری تیاری کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ اس بار انہوں نے بلند پایہ علماء و فضلاء، مبلغین، ماہرینِ صنعت و حرفت اور سرکردہ فنکاروں کی ایک جماعت اپنے ساتھ لائی۔ جن کی تعداد مختلف تاریخوں اور تذکروں میں متفرق نظر آتی ہے لیکن عام طور پر ان کی تعداد سات سو بتائی جاتی ہے۔ شاہ ہمدانؒ نے اپنے ان رفقاء کو ریاست کے دور دراز علاقوں میں تبلیغ دین کے لیے روانہ کیا۔ جگہ جگہ خانقاہیں اور درسگاہیں تعمیر کروائیں۔ کالی شوری مندر کے پجاری سے زبردست روحانی معرکہ کے بعد لوگ جوق در جوق حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ صنعت و حرفت کے ماہرین نے یہاں کے لوگوں کو گوناگوں علوم و فنون اور صنعت و حرفت کا فن دیا۔ سلطان قطب الدین کی شخصیت پر شاہ ہمدانؒ نے خاصا اثر ڈالا۔ اس کے عقد میں دو جڑواں بہنیں تھیں۔ شاہ ہمدانؒ کی شریعت میں باریکیاں سمجھانے پر سلطان قطب الدین نے ایک بہن کو طلاق دے دی۔ سلطان قطب الدین نے امیر کبیرؒ کی ایما پر قطب الدین پورہ میں "دار القرآن" نام کا ایک علمی مرکز قائم کیا جس میں دینی تعلیم کے علاوہ دوسرے علوم و فنون کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ شاہ ہمدانؒ ۷۸۵ھ میں تیسری دفعہ واردِ کشمیر ہوئے۔ یہاں کے دینی اور علمی کاموں کا جائزہ لیکر

آپ ۷۸۶ھ میں پکھلی کے راستے واپس چلے گئے۔ لیکن راستے میں ہی علیل ہوئے اور خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ علامہ اقبالؒ نے آپؒ کے ان دینی، علمی اور فنی کارناموں کو یوں سراہا ہے

سیّد سادات سالارِ عجم　　دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم
خطہ را آں شاہِ دریا آستیں　　داد علم و صنعت و تہذیب و دیں
آفرید آں مردِ ایرانِ صغیر　　با ہنرہای غریب و دلپذیر

● شاہِ ہمدانؒ بحیثیتِ شاعر اور ادیب

اوپر اشارہ ہو چکا ہے کہ شاہ ہمدانؒ نہ صرف مبلغ تھے بلکہ آپؒ بلند پایہ عارف ادیب اور شاعر بھی تھے۔ فاضل محقق جناب ڈاکٹر شمس الدین احمد نے لکھا ہے:

"حضرت میر سیّد علی ہمدانیؒ .... ایک بلند مرتبہ عارف، صوفی زاہد، عابد، ادیب اور شاعر تھے۔ جن سے ایک سو سے زائد رسالے منسوب ہیں۔ ان تصانیف میں "ذخیرۃ الملوک"، منہاج العارفین" "اورادِ فتحیہ"، "مکتوبات"، "رسالۂ مناجات"، "شرحِ فصوص الحکم" "سیر الطالبین" "آداب المریدین" اور "چہل اسرار" معروف ہیں۔ بیشتر تصانیف فارسی میں ہیں اور متصوفانہ اور معرفت کے مطالب سے پُر ہیں۔ رسالۂ مناجات خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے اسلوب میں لکھا ہے اور "ذخیرۃ الملوک" پُر تکلف و پُر تصنع فارسی سے عاری، رواں اور قریب الفہم فارسی میں لکھا ہے۔"

فاضل محقق جناب ڈاکٹر سیّد محمد فاروق بخاری نے لکھا ہے:

"ان کی تصانیف ڈیڑھ سو سے تجاوز کرتی ہیں۔ اگرچہ آج ان میں

سے بہت سی نایاب ہیں۔ تاہم چھوٹے رسالے کافی تعداد میں موجود ہیں۔"

برگزیدہ محقق جناب پروفیسر عبدالقادر سروری نے شاہ ہمدانؒ کے ان عربی رسالوں کی نشاندہی یوں کی ہے۔

"رسالۂ معرفتِ زہد، رسالۂ اورادیہ، چہل حدیث، رسالۂ ذکریہ، رسالۂ قدسیہ، رسالۂ خواطریہ، رسالہ احادیث"

شاہ ہمدانؒ کی تصانیف کا موضوع تفسیر، حدیث، تصوف، فلسفہ وغیرہ ہے۔ ان میں علمی تموج ہے مگر لب و لہجہ نہایت پُرسکون اور ناصحانہ ہے۔ ان کی اکثر تحریروں سے امام غزالیؒ اور دوسرے اکابرِ صوفیہ کا رنگ جھلکتا ہے۔ آپ امام غزالیؒ اور شیخ نجم الدین کبرویؒ کا حوالہ جگہ جگہ دیتے ہیں۔ آپ کی اکثر کتابوں کی طرزِ نگارش نہایت سادہ، سلیس اور بہتے پانی کی طرح رواں ہے۔

رسالۂ مناجات حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی مشہور مناجات کی تقلید میں لکھا گیا ہے۔ اورادِ فتحیہ انہوں نے عام مسلمانوں اور کشمیری مسلمانوں کے لیے خاص طور پر بطور تحفہ عنایت کیا ہے۔ یہ اتنا انمول تحفہ ہے کہ یہ آج بھی کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو زبانی یاد ہے اور اکثر مساجد اور خانقاہوں میں باجماعت اور نمازِ فجر کے بعد بالجہر پڑھا جاتا ہے۔ یہ عربی نثر و نظم کا ایک انوکھا آمیختہ ہے۔ اس میں عالمانہ وقار بھی ہے اور دردمند دل کے جذبات کا سیلِ رواں بھی۔ اللہ کی ذات و صفات، صفات خواہ جلالی ہوں یا جمالی، کی تکرار و تلقین، بندے کی عجز و درماندگی، مفلسوں کی بے کسی، اولیاء کا تحیّر و حقیقتِ حسن اور مقامِ خلق، مرتبہ عبدیت اور مقامِ معبودیت، آنحضرتؐ اور اصحابِ کبارؓ پر درود و سلام اس رسالے کے خصوصی مضامین ہیں۔ شرحِ فصوص الحکم

میں فلسفہ وحدت الوجود بڑی آن بان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ہر ایک نقش (نگینہ)
ایک ایک پیغمبر محمدؐ کے لئے مختص ہوا ہے۔

● چہل اسرار کی پُراسرار تخلیق

کشمیر کے تمام صوفی حلقوں میں یہ بات مشہور ہے کہ شاہ ہمدانؒ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک دن خانقاہِ معلیٰ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے چالیس مرید یکے بعد دیگرے آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (شاہ ہمدانؒ) کو اپنے ہاں شام کے کھانے کی دعوت دی اور آپؒ نے سبھی کو مثبت جواب دیا۔ آپکے خلیفۂ خاص جناب شیخ قوام الدین بدخشیؒ سبھی کی دعوت قبول کرتے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئے لیکن اس بارے میں کچھ پوچھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ نمازِ مغرب کے بعد شاہ ہمدانؒ خانقاہِ معلیٰ میں ہی واقع اپنے حجرۂ خاص میں داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ کچھ وقت گزارنے کے بعد باہر آئے اور باجماعت نمازِ عشا ادا فرمائی۔ اگلے روز جب خانقاہِ معلیٰ میں عقیدت مندوں اور مریدوں کا اجتماع ہوا تو گذشتہ روز کے سبھی چالیس داعی یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ شاہِ ہمدانؒ نے کل شام کا کھانا اُن کے ہاں تناول فرمایا اور ہر کوئی اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں ایک ایک غزل پیش کر رہا تھا جو کہ اُن کو کھانا کھانے کے موقعہ پر تحفۃً دی گئی تھی اور حقیقت تھی کہ شاہِ ہمدانؒ اس شام کو ظاہری طور پر خانقاہِ معلیٰ سے باہر نکلے ہی نہ تھے اس طرح چالیس غزلوں کا یہ مجموعہ تیار ہوا جو "چہل اسرار" کے نام سے مشہور ہے۔ اس روایت کو معتقد حضرات اب تک سینے سے لگائے چلے آرہے ہیں اور اس کی حقیقت کچھ بھی ہو' یہ ضرور ہے کہ شاہ ہمدانؒ عالم باعمل اور زبردست موحّد ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ اس لئے ہم ان کے کلام کی شعری اور معنوی

حیثیت میں ان کے میلانِ طبع کو ان کے کلام کے ترجمے کے ذریعے اجاگر کرنے کی سعی کریں گے۔ واللہ اعلم واحکم بالصواب والیہ المرجعُ والمآب۔

● چہل اسرار کی شاعرانہ خصوصیات

چہل اسرار محبوب حقیقی کی عظمت اور جاہ و جلال سے مالامال ہے۔ اس کی ہر غزل میں عشق و محبت کے جذبات بہتے پانی کی طرح رواں ہیں۔ شاعر ہر وقت اپنے محبوب کے بکھرے ہوئے نور' اُس کے ظہور اور اسکی خوشبو سے سرشار اور مست دکھائی دیتا ہے۔ اندازِ بیان سادہ' سلیس اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ ہر غزل کا ہر شعر دریا کو کوزے میں بند کرنے کے بمصداق ہے۔ نادر تشبیہات' اچھوتے استعارات اور دل کش تراکیب ان کی ہر غزل کی نمایاں خصوصیت ہے۔ چہل اسرار فلسفہ "ہمہ از اوست" کی دلالت کرتا ہے اور یہ بات ایک موحّد کی ہی زبانی سننے کو مل سکتی ہے ساتھ ہی ساتھ قرآن واحادیث اور علمِ تصوّف کے رموز سے بھرپور واقفیت رکھنے والے حضرات چہل اسرار کی شاعرانہ پُرکاری سے محظوظ ہو سکتے ہیں کیونکہ اس میں قرآن واحادیث کے ساتھ ساتھ علمِ تصوف کی اصطلاحات برجستگی اور مہارت کے ساتھ بروئے کار لائی گئی ہیں۔ بعض غزلوں میں ایک ہی لفظ کو یا دو متضاد لفظوں کو بار بار استعمال کرکے انہیں معنی کی مختلف جہتوں میں برتا گیا ہے۔ ایسی غزلیں غزلِ مسلسل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علامہ اقبال کی شاعری کی نمایاں علامتوں میں سے "شاہین" کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لگتا ہے کہ علامہ اقبالؒ نے یہ علامت چہل اسرار سے مستعار لی ہے کیونکہ دونوں شاعروں نے شاہین کو ایک ہی ڈھنگ سے شاعری میں بروئے کار لایا ہے ؎

برتن و جان چند لرزی چون نیرزی ارزنی

صعوہ با ارزن گذار و بر ورش شہباز شو

گر ہمای قاف قربی بالِ ہمت بر کشا

در فضای لامکان با قدسیان انباز شو

چون علائی صیدِ عنقای جلالش گشت از آن

بر ضمیرش داغِ اشکالِ معمّا میکشد

● فلسفہ ہمہ ازاوست کی مثالیں ؎

چو قطرہ غرقِ دریا شد بکلی

ہمہ دریاست آنجا کیف و کم نیست

از تجلّای جمالش ہمہ ذراتِ جہان

مستِ عشقند بہاری کہ ازان کوی وزید

عشقِ جانان آتش و جانِ علائی خس بود

خس خود در آتش فنا شد دیگر آنرا خس مخوان

● قرآن و احادیث اور علمِ تصوّف کی اصطلاحات کے استعمال کی مثالیں ؎

قدسیان کوس اطیعوا اللہ بر جان کوبند

از دل و نفس سمعنا و اطعنا شنوند

ہر سحر آہ جہان سوز بر آرند زجان

ربِّ سلّم ہمہ از گنبدِ خضرا شنوند

از مدینہ وفا چو بہ شہبہ صفا رسند

بر محزہ قبول کرم ربنا زنند

از آبِ دیدہ غسل کنند و لبطور دل

از سرِ عشق نالہ فاغفر لنا زنند

● ایک ہی لفظ یا دو متضاد لفظوں کو بار بار استعمال کر کے انہیں مختلف جہتوں ، ستوں اور معنی سے روشناس کیا ہے ؎

از کنارِ خویش می یابم دمادم بوی یار

زان ہمی گیرم بہر دم خویشتن را در کنار

چون کنارم را میانی نیست پیدا ہر زمان

در میانِ خونِ دل جانم غمش کرد کنار

چون کنارم را میانی نیست زان در حیرتم

کاینچنان نازک میانی نیست دائم در کنار

نی میانش را کناری نی کنارم را میان

از میانِ آتشِ عشقش نمی یابم کنار

بر کنار است آنکہ سودای میانش در سر است

از میانِ خود بیرون شد گرچہ بود اندر کنار

نیست کس را از میانش جز کنار اندر دو کون

از میانِ این چنین دولت کسی جوید کنار

از کنارش گر علی بوی میانش یافتی

در خیالِ آن میان از خویش گشتی بر کنار

● غزل مسلسل یا تمثیلی غزل کا نمونہ ۔

در تجلی تنگنہ ام زورق کہ دو عالم در دوست مستغرق

فی زورق توان شناخت محیط   فی محیط از وجود آن زورق
آب شد زورق و ز سیل آمود   اینست معنی مشکل و مغلق
بہ تفاوت مبین کہ اصل وجود   نشود مختلف بہ ہیچ نسق
کفر و اسلام و بدعت و سنّت   اختلافست درمیان فریق
حق پرستی و ما و من گفتن   راہ گم کردۂ زہی احمق
ای علی لفظ ما و من تہمتست   چون زما بگذری بماند حق

• چہل اسرار کی تدوین و ترجمہ

چہل اسرار کی تدوین کے سلسلے میں راقم کو اُس کے تین مختلف قلمی نسخے جموں کشمیر کے محکمہ اشاعت و تحقیق کے شعبۂ مخطوطات واقع کشمیر یونیورسٹی سے دستیاب ہوئے ہیں جو وہاں ایکسیشن نمبر ۲۱۲۳، ۲۷۲۳ اور ۲۹۲۹ کے تحت موجود ہیں۔ ایکسیشن نمبر ۲۱۲۳ کی کتابت بہت عمدہ، کاغذ صاف اور کرم خوردگی سے محفوظ ہے۔ لیکن اس میں صرف ستّرہ غزلیں درج ہوئی ہیں۔ اگرچہ اس نسخے کی پہلی، پانچویں اور چھٹی غزل ہمارے ترتیب و تدوین کردہ چہل اسرار میں بھی اسی ترتیب کے تحت درج ہوئی ہے لیکن دوسری غزل، غزل نمبر ۴، تیسری غزل، غزل نمبر ۹، چوتھی غزل، غزل نمبر ۲۰، ساتویں غزل، غزل نمبر ۱۰، آٹھویں غزل، غزل نمبر ۲، نویں غزل، غزل نمبر ۳، دسویں غزل، غزل نمبر ۷، گیارہویں غزل، غزل نمبر ۸، بارہویں غزل، غزل نمبر ۱۱، تیرہویں غزل، غزل نمبر ۳۶، چودہویں غزل، غزل نمبر ۱۳، پندرہویں غزل، غزل نمبر ۱۲، سولہویں غزل، غزل نمبر ۱۴ اور سترہویں غزل، غزل نمبر ۱۵ کی ترتیب میں درج ہے۔ اس قلمی نسخے کا کاتب اور سال نقل دونوں نامعلوم ہیں۔ باقی دو نسخوں (جنکا ذکر آگے آئیگا) کے ساتھ تقابلی مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کتابت نہایت احتیاط سے کی گئی ہے

اور خطا علمی کی خامیاں بہت کم ہیں۔ چونکہ باقی دو قلمی نسخوں کی تاریخ کتابت اور سال نقل بھی معلوم نہیں ہے۔ اس لئے یہ قلمی نسخہ ان ستّرہ غزلوں کی تدوین و ترتیب کے سلسلے میں بنیادی نسخہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ جہاں کہیں باقی دو قلمی نسخوں کا متن ہو بہو لیکن زیر بحث نسخے سے مختلف تھا وہاں باقی دو نسخوں کا متن ہی درست قرار پایا ہے۔ اسی طرح اگر زیر بحث نسخے اور باقی دو قلمی نسخوں میں سے ایک کا متن ہو بہو لیکن تیسرے قلمی نسخے سے مختلف تھا وہاں بھی کثرت وقایع کو ہی ترجیح دے کر ان کی عبارت شامل متن کرلی گئی ہے۔

قلمی نسخہ نمبر ۲۹۲۹ کی نہ تو کتابت صاف ہے اور نہ ہی اس کے نقلِ متن میں احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ نتیجے کے طور پر اس میں کافی خامیاں اور کوتاہیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کبھی کبھی شعروں کے شعر کتابت سے رہ گئے ہیں۔ بعض اشعار دو دو بار نقل ہوئے ہیں۔ کبھی کبھی شعر کا ایک مصرعہ دوسرے شعر کے مصرعہ کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس قلمی نسخے کی کتابت میں ہر غزل کے اوپر نمبر شمار از لحاظ ترتیب غلط درج ہوا ہے اور اس اندراج کی ترتیب میں کاتب سے اشتباہات بھی سرزد ہوئے ہیں اور سرراہ کسی ایک شمار کے گھٹ جانے سے یہ غزلیں (۴۱) اکتالیس کے بجائے گھٹ کر ۴۰ رہ گئی ہیں۔ ہمارے خیال میں کاتب کے ذہن پہ چہل اسرار سے وابستہ عقیدہ کی تقلید کے سبب ایسا ہوا ہے، پر اتنا کرم ہوا ہے کہ غزل نہیں اڑا پائی ہے بلکہ صرف شمار کی حد تک اس نے اپنے عقیدے کی تشفی کی ہے۔ بہرحال اس قلمی نسخے کی ایک سے چھ[۶] تک، نو[۹] سے دس[۱۰] تک اور چودہ[۱۴] سے اٹھارہ[۱۸] تک کی غزلیں مذکورہ ترتیب کے تحت ہی ہمارے مرتب کردہ چہل اسرار میں بھی درج ہوئی ہیں۔ لیکن ساتویں غزل، غزل آٹھ کی جگہ، آٹھویں غزل، غزل سات کی جگہ، گیارہویں غزل، غزل باراں کی جگہ، بارہویں غزل، غزل تیراں کی جگہ، تیرہویں غزل، غزل اکیس[۲۱] کی جگہ،

کے ترجمے سے اس بات کی دلالت ہوتی ہے کہ مترجم شاہ ہمدانؒ سے متعلق تفصیلی معلومات کا حاصل رہا ہوگا۔ یہ منظوم کشمیری ترجمہ ہر دو شعروں کے بعد اور کبھی کبھار ایک شعر کے بعد ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ترجمہ کسی مقررہ اور باقاعدہ رسم خط میں نہیں لکھا گیا ہے اس لیے قدم قدم پر اسکے پڑھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض الفاظ ایسے استعمال کیے گئے ہیں جو اب متروک ہو چکے ہیں۔ جیسے "آفتاب" یا "ہریہ" کے بدلے "رُو" استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں ماہرینِ لسانیات کا خیال ہے کہ یہ کشمیر کی ابتدائی آبادی جیسے ناگ یا پشاچ قوموں کا لفظ ہے جو اب متروک ہو چکا ہے۔ راقم کو تحقیق کے دوران ریاستِ جموں و کشمیر کے محکمہ تحقیق و اشاعت کے کتب خانے سے ۴۳۲ اندراج کے تحت اسی منظوم کشمیری ترجمے کی ایک اور کاپی ہاتھ آئی جو ۱۳۶۵ھ میں "امین کشمیر بک ڈپو گاگھن زینہ کدل سری نگر" نے شائع کیا ہے۔ اس کے سرورق پر لکھی ہوئی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ولی اللہ متو صاحب کا ہے۔ ولی اللہ متو کشمیر کے مشہور مثنوی نگار شاعر محمود گامی کا ہم عصر تھا۔ یہ دونوں شاعر افغان اور سکھ ادوار کی پیداوار ہیں۔ راقم نے اس خیال سے کہ یہ کشمیری ادب کے منظوم تراجم کے سرمائے کی تحقیق کے سلسلے میں ایک اچھا اور نادر اضافہ ہو سکتا ہے، اسکو ہم نے موجودہ کشمیری رسم خط میں لکھا۔ لیکن راقم کو اس بات کا کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ وہ اسکے پڑھنے میں پوری طرح کامیاب ہوا ہے کیونکہ بہت سے اشعار وزن سے گر جاتے ہیں۔ بعض جگہوں کے الفاظ راقم سے پڑھے ہی نہیں جا سکے۔ مجبوراً ایسی جگہوں پر نقطہ ریزی سے کام لیا گیا ہے۔ اس قسم کے شعروں، مصرعوں اور الفاظ کی نشاندہی سوالیہ نشان کے ذریعے بھی کی گئی ہے۔ بہر حال چہل اسرار کا زیرِ بحث قلمی نسخہ اپنی قدامت و کتابت اور دوسری خوبیوں کی بنا پر بنیادی نسخہ کی حیثیت میں سامنے

اٹھارویں غزل (جس کی ابتداء میں کاتب نے سہواً ۱۸ کا نمبر شمار درج کیا ہے جبکہ اصل میں اس کا نمبر شمار ۱۹ آتا ہے) غزلِ انیس کی جگہ، انیسویں غزل، غزلِ بیس کی جگہ، بیسویں غزل، غزل بائیس کی جگہ، اکیسویں غزل، غزل چوبیس کی جگہ بائیسویں غزل، غزل تیئس کی جگہ تیئسویں غزل، غزل اُنتیس کی جگہ، چوبیسویں غزل، غزل پچیس کی جگہ، پچیسویں غزل، غزل اٹھائیس کی جگہ، چھبیسویں غزل، غزل گیارہ کی جگہ، ستائیسویں غزل، غزل چھبیس کی جگہ، اٹھائیسویں غزل، غزل ستائیس کی جگہ، انتیسویں غزل، غزل تیس کی جگہ، تیسویں غزل، غزل بتیس کی جگہ، اکتیسویں غزل، غزل پینتیس کی جگہ، بتیسویں غزل، غزل چونتیس کی جگہ، تینتیسویں غزل، غزل پینتیس کی جگہ، چونتیسویں غزل، غزل اکتیس کی جگہ، پینتیسویں غزل، غزل چھتیس کی جگہ، چھتیسویں غزل، غزل سینتیس کی جگہ، سینتیسویں غزل، غزل اڑتیس کی جگہ، اڑتیسویں غزل، غزل انتالیس کی جگہ، انتالیسویں غزل، غزل چالیس کی جگہ، اور چالیسویں غزل، غزل اکتالیس کی جگہ درج ہوئی ہے۔

نسخہ ۲۲، ۲۷ کا کاتب اور سالِ نقل دونوں نامعلوم ہیں۔ اس کی کتابت اگرچہ زیادہ صاف ستھری نہیں ہے لیکن نقلِ متن کے سلسلے میں کاتب نے احتیاط سے کام لیا ہے۔ البتہ کاغذ پھٹا پرانا بوسیدہ اور کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں عبارت کا پڑھنا محال ہو جاتا ہے۔ ان جگہوں پر چارو ناچار نسخہ ۲۹۲۹ کی عبارت پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اس قلمی نسخے میں ۴۱ غزلیں درج ہیں۔ دوسرے دو قلمی نسخوں کے مقابلے میں اس نسخہ میں درج غزلوں کے اشعار کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں چہل اسرار کا منظوم کشمیری ترجمہ بھی درج ہے۔ جسکے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ آیا ترجمہ کار خود کاتب ہے یا اور کوئی شخص کیونکہ مترجم نے ابتدا سے آخر تک اپنے بارے میں کہیں بھی اشارہ نہیں کیا ہے۔ البتہ غزل ۲۹ اور ۴۱ کے منظوم

آیا ہے۔ لیکن بعض اوقات شاعرانہ نزاکتوں، لطافتوں اور دوسری باریکیوں کی وجہ سے، مثلاً شعر کے پہلے مصرعہ میں ضمیرِ حاضر کا صیغہ اور مصرعہ ثانی میں ضمیرِ غائب کا صیغہ استعمال کیا گیا تھا تو وہاں قلمی نسخہ ۲۹۲۹ کی عبارت شاملِ متن کرنا پڑی۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ایک ہی ضمیر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

ان سب باتوں کے پیشِ نظر اشعار کی تدوین کے ضمن میں اسطرح کے لوازمات کی تفہیم ضروری ہے تاکہ الفاظ و محاورات، استعارات و اصطلاحات اور تشبیہات و تمثیلات کی صحیح صحیح نشاندہی کی جاسکے۔ اس لیے راقم نے تدوین کے ساتھ ساتھ اسکا اردو نثر میں ترجمہ بھی کیا ہے اگرچہ بعض اشعار کا یہ ترجمہ منظوم کشمیری ترجمے سے ملتا ہے لیکن بہت سے اشعار کا ترجمہ منظوم کشمیری ترجمے سے مختلف ہے۔ یہ فرق شاید شعر فہمی کے امتزاج کے سبب رونما ہوا ہے شعر فہمی میں مرادات اور تعبیرات کا رخ انسان کے ذاتی افہام پر منحصر ہے۔ اس لیے ایسا ہو گزرا ہے۔ دوسری وجہ نظم و نثر کا واضح فرق ہے۔ تیسری اور بڑی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ قلمی نسخوں کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد جو متن سامنے آیا ہے اسی کو سامنے رکھ کر اردو نثر میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس غالباً منظوم کشمیری ترجمہ ایک ہی نسخے کے متن کو مدِ نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اردو نثر میں ترجمہ کرتے ہوئے اضافی الفاظ قوسین میں اس طرح رکھے گئے ہیں کہ اگر پڑھنے کے دوران انہیں یکسر چھوڑ بھی دیا جائے، جملہ معنی کی ابلاغ و تکمیل کی کفالت کرتا ہے۔ لیکن اگر اضافی الفاظ بھی جملے کے ساتھ پڑھے جائیں تو معنی اچھی طرح واضح ہو جاتے ہیں اس کی تدوین اور ترجمے میں ہم کسقدر کامیاب ہوئے ہیں اسکا فیصلہ قارئین کرام کریں گے۔ جن کی فاضلانہ آراء کا شدت سے انتظار رہے گا۔

• **اظہارِ تشکر:** زیرِ نظر کام کی تحقیق و تدوین اور ترجمہ و تکمیل میں

میرے شاگردِ رشید عبداللہ فاری نے غیر معمولی دلچسپی اور لگن دکھائی، میرے ساتھ نسخوں کی بازیدی میں بڑی کاوش سے کام لیا اور اس کا منظوم کشمیری ترجمہ شامل جس اسرار رکھنے میں نہ صرف بضد رہے بلکہ قدیم ترجمہ کو موجودہ کشمیری SCRIPT کی شکل دینے میں میری بھرپور مدد کی۔ گو کہ معروف شخصیت اور ادیب پروفیسر غلام محمد شاد صاحب کے ترجمہ "کشف الانوار" کے بعد اسکی ضرورت نہیں رہ جاتی تاہم تاریخی نقطہ نگاہ سے اس ترجمہ کو فارسی متن کے ہمراہ رکھنا پڑا۔

میری کشمیری زبان میں شناسائی و تحریر اور تعلیق کو عبداللہ فاری کے تعاون سے تقویت ملی ہے۔ وہ میرے قابلِ فخر شاگرد ہیں اور میری دعا ہے کہ وہ، وہ تمام علمی بہاریں دیکھیں جن کے کہ وہ متمنی اور مستحق ہیں۔

اردو اور کشمیری ترجموں کے ساتھ ساتھ غزلیاتِ شاہ ہمدانؒ کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت اور افادیت و اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک اور حسین اضافہ بھی۔ بحسن و خوبی عمل میں آگیا۔ انگریزی ترجمہ کی صحت زبان کے حفظ ماتقدم کی پاسداری و رواداری میں میرے گرامیقدر دوست شعبہ انگریزی کے استاد ڈاکٹر غلام رسول میر صاحب نے ترجمے کی نوک پلک کو سنوارنے میں عدیم الفرصتی کے باوجود جس دیدہ ریزی سے میری معاونت فرمائی۔ ان کی اس پُر خلوص وقت گذاری کے لئے میں ان کا جسقدر شکریہ ادا کروں، کم ہے ساتھ ہی ساتھ میں اپنے دوست ڈاکٹر محمد اشرف وانی اور ڈاکٹر شاد رمضان کے علاوہ ان تمام مخلص دوستوں، خیر خواہوں اور کرمفرماؤں کا شکرگزار ہوں جو وقتاً فوقتاً مجھے حوصلہ دیتے رہے ہیں اور میری ادبی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد منوّر مسعودی
صدر شعبہ فارسی جامعہ کشمیر
سرینگر

۱

۱- ای گرفتاران عشقت فارغ از مال و منال
والهان حضرتت را از خود و جنت ملال

۲- مفلسان کوی شوقت را غلامی کرده چرخ
سالکان راه وصلت را دو عالم پایمال

۳- عارفان وصف تو مغبوط اشراف ملک
مدبران درگهت سرگشته در تیهٔ ضلال

۴- شمه‌ای از فیض لطفت بوی برده نه فلک
گشته سرگردان بگرد آستانت ماه و سال

۵- آتش از لطفت گلستان گشته در پیش خلیل
خورده نمرودی به قهر از نیم پشه گوشمال

۶- بلبلان نغمهٔ تسبیح در بستان غیب
وعده گویان به زیر گلبن باغ وصال

۷- طوطیان طارم علوی برآورده ز جان
نعره‌های ما عرفناک ای قدیم ذوالجلال

۸- پرتوی از عکس رویت تافته بر روی خاک
خاک از آنش پوشیده چندین خلعت حسن و جمال

۹- خانهٔ صنعت چو بست این نقش تمثال وجود
مهر شد بر تختهٔ غیب این مثال ازلی مثال

۱۰- هر که بر خاک درت ره یافت عزت یافت او
کز بیان وصف او فرسوده شد سرّ مقال

۱۱- پیش مجروحان هجرت نیش نوش پر شفا
تشنگان وصل را هر آتشی چون صد زلال

۱۲- کشتگان تیغ عشقت زندگانی جاودان
صید شاهین غمت شاهان ملک بی زوال

۱۳- باده نوشان غمت داود و معروف و جنید
جان فروشان درت عمار و سلمان و بلال

۱۴- دردی درد تو داروی دل هر باخبر
زیور ذکر تو زیب حال هر صاحب کمال

۱۵- در تمنای وصالت شد علائی جان‌فشان
تا چه خواهد دید آخر زین تمنای محال

۱۔ اے (محبوب)، تیرے عشق میں گرفتار (لوگ) مال و دولت سے آزاد ہیں۔ تیری پاک ذات کے عاشق اپنے وجود اور جنت سے اُکتا گئے ہیں۔

۲۔ تیرے شوق کے کوچے کے مفلسوں نے آسمان کو حلقہ بگوش بنا دیا ہے۔ تیرے وصل کے راستے کے سالکوں نے دونوں دنیاؤں کو ٹھکرا دیا ہے۔

۳۔ تیرے وصف کے عارفوں پر اشراف (ملائک) رشک کر رہے ہیں۔ تیری درگاہ سے منہ موڑنے والے ذلالت کے کنوئیں میں سرگرداں ہیں۔

۴۔ تیرے لطفِ فیض کی ذرا سی خوشبو نو آسمانوں نے اُڑائی جس سے وہ (نو آسمان) تیرے آستانے کے اردگرد ماہ و سال گھوم رہے ہیں۔

۵۔ تیرے لطف سے حضرت خلیل اللہؑ کے لیے آگ ایک گلستان میں بدل گئی اور نمرود کی گوشمالی ایک مچھر سے کرائی گئی۔

۶۔ غیب کی بساطِ گل میں ذکرِ الٰہی کے نغمہ خوان عندلیب باغِ وصال میں اشجارِ گلاب کے زیرِ سایہ "وحدہٗ لاشریک" کا نغمہ الاپ رہے ہیں۔

۷۔ بلند آسمانوں کے طوطے پورے جوش و خروش کے ساتھ "ما عرفناک اے قدیم ذوالجلال" کے نعرے بلند کیے ہوئے ہیں۔

۸۔ جب تیرے چہرے کے عکس کا پرتو زمین پر پڑا تو اُس سے زمین نے حسن و جمال کے رنگا رنگ لباس پہن لیے۔

۹۔ قدرت کی کاری گری کے قلم نے جب وجود کی تشکیل کا نقشہ کھینچا تو غیب کے تختے پر اس مثال کے ازلی مثال ہونے کی مہر ثبت ہوگئی۔

۱۰۔ جس کسی کا بھی تیری دہلیز سے گذر ہوا وہ مشرف بہ عزت ہوا۔ محبوب کے اظہارِ اوصاف

سے تمام اقوال کا پردہ چاک ہوگیا۔

۱۱۔ تیرے ہجر کے مجروحوں کے لیے زخم بھی باعثِ شفا ہیں۔ تشنگانِ وصل کے لیے ہر آگ و انگارہ صد ہا آبِ زلال کے مصداق ہے۔

۱۲۔ تیرے عشق کی تلوار سے مارے ہوئے (اشخاص) حیاتِ جاوداں پا گئے۔ تیرے شاہینِ غم کے شکار ملکِ جاوداں کے بادشاہ بن گئے۔

۱۳۔ تیرے غم کی شراب پینے والوں میں حضرتِ داؤدؓ، حضرت معروفؒ اور حضرت جُنیدؒ شامل ہیں۔ تیری دہلیز کے جاں فروشوں میں حضرتِ عمارؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت بلالِ حبشیؓ بھی ہیں۔

۱۴۔ تیرے درد کی چپیٹ ہر باخبر دل کی دوا ہے۔ تیرے ذکر کا زیور ہر صاحبِ کمال کیلئے باعثِ حسن و جمال ہے۔

۱۵۔ تیری آرزو میں علائی نے جان تک نچھاور کردی۔ کیا یہ آرزو بالآخر پوری بھی ہوگی یا نہیں۔

۱۔ پچّے گِرفتارَن نہ چائنَن مالِ دُنیا یاہ خوش کران
جان و جنّت چائِنہ نے دیوانہٗ خاصَن کھُران

۲۔ مُفلِسَن چاہِنَن پَیمُت آسمان پہ جو نے غو لام
سالکو لتہ دِرِز مشرِے دوئن عالمن کو رمت حرام

۳۔ عارفن کن دِچھ و چھی پھیران فرِشتن چائِنہ نے
مُدبِرن حاسا تیناہ کیناہ بد بِرشتن چائِنہ نے

۴۔ عشقہ چھیرے چانہ بتن چھیر وذ نو آسمان

حالب حالان برانڈ بے چانس چھہ انڈ کانڈ یگان

۵۔ ژبے کران گلزار نارس یار بے کیٹ پوشہ باغ

دشمنس اڈرے بے چُس نادکھیلو نادان ژبے دیماغ

۶۔ ذکر چانے ہندچھ زورتہ مت شور چانس بلبلن

زور تمت وحدہ چھک سوزنبلن تے تل گگن

(ب) ودیلیچ پوشہ تھر تل چھی ونان ژبے چھک گئے

ذاکرن ہند نغمہ کریوزی سریں زورتے اوسنے

۷۔ طوطہ ہیرم گو گمتی چھی ماعرفناک وذ وتی

لامکان گروہ تہ ژ جایا کیاہ خو دایا چھک غنی

۸۔ ینہ چانہ ذاتہ پاگلک خاکسے پیٹھ تا پھ ییو

تنہ کم کم جلوتراوان خاکسے گلزار گو

۹۔ خولتھس کیاہ نقش آدم ڈولتھس یاستہ قلم

کنوت نہ کانہہ انسان بے ییو ووتھ نہ کانہہ صاحب علم

۱۰۔ مینی برس چانہ بے پیٹھ سرتر وتھ نوب موربتا

مرحبا بوڈ مورتا تھو نوب تمس صد مرحبا

۱۱۔ بو چھ بتن چانین نتاتی چھ ٹوپہ انڈر غسل

نارنیران ترنشہ بتن چانہ بے ترنشہ بدل

۱۲۔ ماریم یم چانہ عشقن تا ابد تم زندہ روزد

گو کیم یم چانہ غمن سوجود چھی تم زانہہ نہ موود

۱۳۔ بادہ نوش تے چانہ زانن ژبے بوڈ صاحب کمال

جان فروشی چون عمارو ییمو سلمان و بلال

(ب) زورتہ سرونڈے بہ پادن بادہ نوشن چانہ بے

لادنا تھا وم لگے نا جان فروشن چانہ بے

۱۴۔ دود چونے دادکھ لدن چانہ بے دادن دوا

ذکر چانے ستر زیو ژ لبان بر بینوا

۱۵۔ شاہ ہمدانن تمنا جان فشانی یارہ باہ

چھم تمنا چھم تمنا کیاہ سنا مطلب لباہ

GHAZAL 1

1. O Beloved (God), those in love with thee care not for wealth; love for thy pious existence has made life and paradise insignificant for them.

2. In their quest, the poor wanderers have searched for thee in the heavens; for a union with thee thy have renounced both the worlds.

3. Angels envy thee for thy great qualities; those who have turned away from thy sanctuary are wallowing in the pit of dengeneration.

4. A little fragrance of thy benevolence has stirred the nine skies; therefore the skies revolve around thy sanctuary throughout the year.

5. Thy blessings turned fire into a garden for prophet Khalil and Namrood was undone by a mosquito.

6. In the garden of joy of the unknown, under a rosy tent, thy lovers are chanting the song of thy being the Absolute.

7. Parrots in thy lofty skies are chanting the song of thy eternal recognition with full devotion.

8. Why the radiance of thy face lit the surface of the earth, it wore a variegated garments of beauty and splendour.

9. While drawing the map of the world thou put thy original stamp on it from the unknown.

10. He who passed by thy threshold was elevated; the revelation of thy high qualities rendered all wise sayings irrelevant.

11. Even the wounds of separation work as a balm for the wounded; fire and embers are waters of immortality for those restless for thy union.

12. Those who were killed by the sword of love for thee are immortal. The hawks victimized by sorrow have become everlasting kings of the immortal.

13. The wine of sorrow was drunk by David, Maroof and Junaid. Those who sacrificed their lives at thy threshold included Ama, Solemon of Persia and Bilal of Africa.

14. The piercing of pain for thee is a balm for any conscious being. Thy remembrance is a beautiful and elegant dress for every perfect quester.

15. In his quest, Alaie even sacrificed his life for them. Will this quest ultimately bear fruit of not?

۲

۱. قبلهٔ[11] دل آفتابِ روی اوست — کعبهٔ جان خاکِ راه کوی اوست

۲. چون ز زلفش گشت عالم مشکبوی[12] — دوستی این و آن بر بوی اوست

۳. کفر و دین و نور و ظلمت در جهان — از رخِ[13] ماه و شب گیسوی اوست

۴. تیر باران بلا[14] بر هر که هست — از کمانِ پرخم ابروی اوست

۵. هر گرفتاری که اندر عالم است — از کمندِ زلفِ عنبربوی اوست

۶. هر گلی کو رست در باغِ وجود[15] — آبِ حیوان[16] هم از جوی اوست

۷. نالہ‌ہای بیدلانش هر سحر — بر دریغ و دردِ نقدِ[17] روی اوست

۸. آتشی کاندر میانِ جانِ ماست — از فروغِ نرگسِ جادوی اوست

۹. جز غمش درمان نه بینم در جهان — کین کمانِ لطف بر بازوی اوست

۱۰. هر دو عالم گر شود زیر و زبر — میلِ رنجورانِ هجرش سوی اوست

۱۱. چند گردی گردِ هر در ای علی
مرهمِ[18] این ریش از داروی اوست

۱. اُس کا درخشندہ چہرہ قبلۂ دل و جان اور اُس کے کوچے کی خاکِ راہ کعبۂ جان و ایمان ہے۔

۲. اُس کی زلفوں سے جب عالم مُشکبو ہوگیا تو تب جا کے دُنیائے محبت اور یگانگت وجود میں آئی ہے۔

۳. دنیا میں کفر و دین اور نور و ظلمت اُس کے چاند سے چہرے اور سیاہ زلفوں کے سبب
وجود میں آئے ہیں۔

۴. اُس کے پُرخم ابرُوؤں کے کمان تیروں کی بارش برسا رہے ہیں۔

۵. دنیا میں موجود ہر چیز اس کی عنبریں زلفوں کی کمند میں مقیّد ہے۔

۶. دنیا میں اُگے ہوئے ہر پھول نے اُس کی ندی سے زندگی کا پانی حاصل کیا ہے۔

۷. عشاق اپنے محبوب کے دیدار سے محرومی کے سبب بے دل ہر سحر آہ و فغان میں گُم گشتہ ہیں۔

۸. ہمارے دل و جان میں جو گرمی ہے وہ بھی اُس کی جادوئی نرگسی آنکھوں کی وجہ سے ہے۔

۹. دنیا میں اُسی کا غم میرے غموں کا درمان ہے کیونکہ مرہم کی یہ کمان اُسی کے پاس ہے۔

۱۰. دونوں عالم اگر زیر و زبر بھی ہو جائیں' اُس کی جدائی کے رنج زدوں کا دل محوِ وصالِ
یار ہے۔

۱۱. اے علی تم کب تک در در کی گردش میں رہو گے اس زخم کی دوا بھی اسی کے پاس ہے۔

۱. قبلۂ دل مہرِ رُو تَس یارہ شُند — کعبۂ جان خاکِ کُو تَس یارہ شُند

۲. یاڈ ہاوان زُلفِ پیچانگ ځماه — آوِ راوان از معو جیتھ عالماه

۳. حُسن رِدُ ہو رُوان تہ دینَن تُرو نُور — موے تُرُ رودُوان تہ گُغزن کُوژ ظُو ہور

۴۔ چلہ یالٔی پورن کمان پر شکن — تیر باران بلا نوزر عاشقن

۵۔ لیٔی گرِ فتاراہ بہ عالم کورسُتے — زلفہ گندٔ تس چھی تکُ سُنند نورستے

۶۔ گل روخن ہندکو وہ ندٔ از روی او — سارِنے بشر زندگی از جوی او

۷۔ وادِ تمٔ پسند ونزان کم ڈبرِ چھی — بیدلن ہندکی ڈبر ہکو مہ میٹر چھی

۸۔ عشقہ تارن یا پسندی گل وودو گیاہ — نرگسی چیشمن تسشنزن جودو کشاہ

۹۔ غم تس شُنڈے چھی دوا وادکر لدن — وہ کو تس شندے سوکو چھی ماتم زدن

۱۰۔ یوڈکری وہن عالمن زیر و زبر — عاشقن آ کی نہ جزدے کا تُنہ خبر

۱۱۔ ای علی پیسرن برہ برنا ردا
عاشقن ہندن چھو کن سے پچھے دوا

GHAZAL 2.

1. His radiant face is the arbiter of my heart and the dust of His road to Kaba my soul and life.

2. It was only when the fragrance of His hair spread all over the world that love and harmony came into existence.

3. Faith and heresy and light and darkness came into being because of his moony face and dark hair.

4. The bow of His curved eyebrow is sanding down valleys of arrows

5. Every thing present in the world is bound by the fragrant ook of His hair.

6. Every flower in the world was its existence to the water of His stream.

7. Lovers deprived of seeing their Beloved have been hopelessly crying and wailing each morning.

8. Whatever fire there is in my heart and life, it is because of His charming, daffodil-like eyes.

9. My sorrow for Him in this world is in fact a cure for my own griefs because it is He who has the power to heal.

10. Even if both the worlds are destroyed, the broken hearts can still find a home in their union with the beloved.

11. O Ali, how long will pain overwhelm you; He alone can relieve you.

۳

۱۔ اربابِ[19] ذوق در غمِ تو آرمیده اند — وز شادی و نعیمِ دو عالم رمیده اند
۲۔ پالودۂ شکنجۂ عشقند زان سبب — زآلودگانِ جیفۂ دنیا رہیده اند
۳۔ حورانِ خلد را بہ پشیزی نمی خرند — تا[20] از صفای حُسنِ تو رمزی شنیده اند
۴۔ مرغانِ عشق را بہ دو کون التفات نیست — تا در[21] فضای شوقِ تو روزی پریده اند
۵۔ از ضیقِ[22] خانقاہِ صورِ خرقۂ وجود — بر طارمِ سما برقدی کشیده اند
۶۔ از نازِ یار و محنتِ اغیار فارغند — چو در سرادقاتِ جلالش رسیده اند
۷۔ در مجلسِ شہود نشستہ ملوک وار — ذوقی ز جامِ اُنس[23] بعوض جان خریده[24] اند
۸۔ جان را بباد داده و دل پایمالِ عشق — جلبابِ نام و پردۂ دعویٰ دریده[25] اند
۹۔ بر بوی مہر گشت علائی رہینِ غم — کین دولت ازل[26] بمشک در دمیده اند

۱۔ اربابِ ذوق کو تمہارے ہی غم میں سکون ملتا ہے اور وہ دو عالم کی خوشی اور نعمتوں سے بیزار ہیں۔
۲۔ یہ لوگ شکنجۂ عشق کے پروردہ ہیں اسی لیے دنیا کی آلائشوں سے دور ہیں۔
۳۔ جب تک نہ تیرے حُسن کی کسی نہ کسی خوبی کا راز سنا ہو تب تک جنت کی حوروں کو بھی اسقدر سستا نہیں خریدا جا سکتا۔
۴۔ عشق کے پرندے بھی تب تک کارِ جہان کی طرف توجہ نہیں دیتے جب تک وہ روزانہ تیرے شوق کی فضا میں اڑان نہ بھر لیں۔
۵۔ عاشق خانقاہوں کے رنج و الم سے نکل کر بلند و بالا آسمانوں پر جا بیٹھے ہیں۔
۶۔ جب (عاشق) اُس کے پُر جلال پردوں سے گھرے ہوئے شامیانے میں پہنچتے ہیں تو وہ معشوق کے ناز و ادا اور غیروں کی تکلیف سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔
۷۔ عشاق شہود کی مجلس میں بادشاہوں کی طرح بیٹھ کر ذوق' محبت کے پیالے سے جان کے عوض خرید کر پی رہے ہیں۔
۸۔ عشق نے دل و جان کو روند ڈالا اور تباہ کر دیا ہے' شہرت کی چادر اور دعویٰ کے پردوں کو چاک کر دیا ہے۔
۹۔ اے محبوب' علائی' تیری بوی محبت کے غم کا رہین ہے کیونکہ یہ دولتِ مشک و عنبر روزِ ازل سے گلِ اندوہ کے ساتھ ساتھ وجود میں آئی ہے۔

۱۔ یِس چانٛژ سہے دۄکھس غمس وَتی قرار
تَس دۄن جہان نِشی چھہ سۄکھن نیامَتن فرار

۲۔ تیمی میچھ ژِنیہ دۄن دِتے تہٕ بیتمس چھون سکنجہ گو
سۄ ر وارنیہ نِشہ ہُنہ ژوٚسے دوٚر رٔنجہ گو

۳۔ لوٚگ از شوراب حسنٕ جمالت یِمن نِشہ
مول بار ہنٛد نہٕ باتو چھُ حورن تِمن نِشہ

۴۔ گٔے اکِہ دۄہہ دُنیان ژِنیہ کن چانٛژ جانور
تمی تارِ تے کران چھِنہٕ دۄن عالمن نظر

۵۔ عاشق ژِنیہ عشقہ ناوِتھ تِمن مقام دِتھ برُوٹھی
ترٛاوِتھ پہ خانقاہ تقدین ممبرن گژھی

۶۔ از نازِ یار و محنت اغیار گے خلاص
تم تم چھِہ یم یوان ژِنیہ نِشہ چانٛژ چھہ یار خاص

۷۔ ڈیشتھ سہ جانِ جان مکان لامکان گو کھ
می کے تہٕ سوسے ز جام لقا دامہ دامہ چیوٚ کھ

۸۔ زۄو دِتکھ، دِل دِتکھ تہٕ سینہٕ پامال عشق
وٚتھ، ننگ و نام دِر کِر چھیکھ یِس جمالِ عشق

۹۔ عشقس غم تس شُند چھُ علی شبنم ہیوت سُتے
روز ازل تس پہ چھُ بوڑ بوگ دیت سُتے

GHAZAL 3

1. Those desirous of thee find peace in sorrow, and pleasures and contentments of both the worlds are futile for them.

2. Those people are trapped in their love for thee; therefore they are not tempted by worldly impurities.

3. How could the fairies of paradise become so cheap unless one knows the secret of some distinctive feature of thy beauty.

4. Those birds of love would not take interest in worldly affairs unless they fly in skies looking for thee.

5. Thy lovers have come out of the gloom prevailing in sanctuaries and have settled on lofty skies.

6. When lovers come under His glowing canopy, they care not for His delicate gestures nor partake in other's sufferings.

7. Love has claimed and destroyed my life totally; the blanket of fame and the veil of pretentious have been torn to pierces.

8. O Beloved, Alaie is grateful to thee for the gloom of the fragrance of his love for thee because this wealth of thy fragrance, along with the flower of sorrow, came into existence right from the day of creation.

۴

۱. برآن[۲۷] جان کز غمش بروی رقم نیست — نصیبش در دو عالم جز عدم[۲۸] نیست

۲. دلی کز دردِ او درمان نه سازد[۲۹] — وجودِ او بمعنی جز عدم نیست

۳. جهان از عکسِ رویش گشته[۳۰] روشن — اگر اکمه نه بیند هیچ غم نیست

۴. سری[۳۱] کز سرِ معنی باخبر شد — در[۳۲] و گنجایشِ شادی و غم نیست

۵. تو محرم نیستی محروم از آنی — رهِ نامحرمان اندر حرم نیست

۶. حجابِ تست این هستی[۳۳] موهوم — که هرگز نور با ظلمت بهم نیست

۷. چو در دریای وحدت گم نگشتی — از آنت دُرِّ عرفان در شکم نیست

۸. چو باز ار[۳۴] چشمِ همت بستی از گل — مقرِّ عزِّ تو جز دستِ[۳۵] جم نیست

۹. اگر فانی شوی در بحرِ توحید — عیان بینی که آنجا کیف و کم نیست

۱۰. بجز همت نیابی راهِ مقصود — همایِ همت آنجا متهم نیست

۱۱. علیؔ چون همتِ عالی نداری
ترا کامی بکویش[۳۶] لاجرم نیست

۱. وہ شخص جو اُس کے غم سے سرشار نہیں اُس کا دونوں دنیاؤں میں کوئی ساتھی نہیں ہے۔

۲. جو بھی دل اُس کے درد کو اپنے دردِ دل کا مداوا نہیں بناتا اُس کا وجود نفی کے برابر ہے۔

۳. دنیا اس کے چہرے کے عکس سے روشن ہو گئی۔ اندھا اگر اُس کو دیکھ نہیں پاتا تو کیا غم۔

۴. جو بھی سَر (شخص) راز کے معنی سے بہرہ وَر ہوا اُس کے لئے خوشی اور غم کوئی معنی نہیں رکھتے۔

۵. تم اگر محرم و آشنا نہیں ہو اور اس نعمت سے ناواقف ہو تو ناواقفوں کے لئے حرم میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۶. یہ موہوم زندگی تیرے لئے ایک پردہ ہے کیونکہ اُجالا اندھیرے کے ساتھ ہرگز میل نہیں کھاتا۔

۷. چونکہ تم دریائے وحدت کے شناور نہیں ہو اس لئے تمہارے اندر عرفان کے موتی نہیں پائے جاتے ہیں۔

۸. اگر تم باز کی طرح ہمت کی کمر باندھو تو تمہاری جگہ تختِ جمشید کے علاوہ اور کہیں مقرر نہیں ہے۔

۹. اگر تم توحید کے سمندر میں فنا ہو جاؤ تو بے قیل و قال تم پر سب کچھ عیاں ہو جائیگا

۱۰. تم ہمت کے بغیر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ تمہاری ناکامی کا سبب تمہاری سستی ہو گی اور فقدانِ ہمت کیونکہ اس بات کو کسی شاعر نے شعر کی زبان میں یوں ادا کیا ہے ؎

نہ شاخِ گل ہی اونچی ہے نہ دیوارِ چمن بلبل — تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

۱۱. علیؔ چونکہ تم عالی ہمت نہیں ہو اس لئے اُس کے کوچے سے تمہارا گذر ممکن نہیں۔

۱. ییٖنیس تس جانِ جانٹن غم چھوژے نہ — تس دوون عالمن منز کینہ تو ژے نہ

۲. وژودے لیس نہ بدرد او دل و جان — لسن تے آسنے نی شند چھینہ جان

۳. جہانٹس جلوو رتھ چھی سون ہمدم — وچھیس نے کور مادر زاد کیاہ غم

۴. سراہ لیس از سر مانے باخبر گو — سہ سر از شادی و غم بے خبر گو

۵. ژ محرم نے توسے کور بجہ ژ محروم — پزس ناو تہ گرس اندر چھہ معلوم

۶. یہ آسن چھون پانس کینت ژیہ تھوور چھے — گگے ستین شمتہ کرنوز موز چھے

۷. ژیہ ورذی یلے وحدتس نے دِتھ پان — کتی آسی دنے کیتہ ژ ٹر عرفان

۸. سپن پاژاہ مہ وچھ کن مہ برولے — تکے جمشید نے بیٹھ چھے بہنی جلے

۹. فنا گژھ بحر وحدت لیس فنا گو — سہ روشن پاٹھی زانی کیاہ سناگو

۱۰. ہمتہ بازکہ نکہ نہ مطلباہ زاہ — ہمتہ کر چھک بہ ہمتہ راز ہو زاہ

۱۱. شہ ہمدان بہ ہمتہ چھی علی شاہ
ہمتہ نے چھس لی کر مطلباہ زاہ

GHAZAL 4

1. He who is not overwhelmed by love for Him, has no companion in both the worlds.

2. The heart that does not turn its pain for Him into a balm, has no existence.

3. The world became radiant by the exhibition of His face; What does it matter if the blind does not see Him.

4. He who comes to know the secrets of meaning, finds no value in happiness and sorrow;

5. If you're not acquainted with this secret and remained deprived of this feast, then there is no place for the unacquainted in the Kaba.

6. Transitory life of this world is a well for you and light is never identified with darkness.

7. Since you fail to recognise the Absolute, the pearls of knowledge are therefore not to found in you.

8. If you muster courage like that of a Hawk, then you're by all means entitled to the throne of King Jamsheed.

9. If you drown yourself in the sea of the Absolute, then revelation will visit you without any hesitation.

10. You can't reach your goal without fortitude. The main cause of your failure is sloth and lack of fortitude. The poet has rendered it as follows:

'The flower's twig is not so high,
nor the well of the garden for the nightingale;
Your lack of courage is out to ditch your luck.'

11. Ali, you're not courageous and can't therefore pass by His street

۵

۱. راحت ار خواهی بیا با درد او همراز شو
دولت ار جویی برو در عشقِ او جانباز شو

۲. سازِ راهِ عشق سربازی و بدنامی بود
گر ترا این راه داری در پیِ این ساز شو

۳. بر تن و جان چند لرزی چون خس ارزی ارزنی
صعوه با ارزن گذار و بر درش شهباز شو

۴. تا کی همچون زنان این راه و رسم و رنگ و بوی
راهِ مردان گیر و با صاحبدلان دمساز شو

۵. جان و تن بند است و کفر و دین حجاب اندر رهش
جمله را برهم زن و با عشقِ او همراز شو

۶. چون زغن تا چند باشی بستۂ مردار تن
در ہوای صیدِ جان یک لحظہ در پرواز شو

۷. باز اوجِ کبریائی ماندہ اندر دام کام
دام و دانہ بر درد و خرم بحضرت باز شو

۸. گر ہمای قاف قربی بالِ ہمت برگشا
در فضای لامکان با قدسیان انباز شو

۹. قفلِ این در شد علائی و کلیدِ آن نیاز
گر نیازی داری اینجا بر سرِ ناز شو

۱. اگر تم راحت کے خواہاں ہو تو آؤ اور اُس کے درد کے ہمراز بن جاؤ۔ اگر تم دولت کے طالب ہو تو جاؤ اور اُس کی محبت میں جان کی بازی لگا دو۔

۲. جانبازی اور بدنامی راہِ عشق کے ساماں ہیں اگر تم اس راستے کے مسافر ہو تو پوری تن دہی کے ساتھ اس ساز و ساماں کو فراہم کرنے میں لگ جاؤ۔

۳. کب تک کنجے میں پڑے رہو گے اگر تم اپنے جسم و جان کو سستے داموں بیچنا نہیں چاہتے تو موسے کی چال سے گذر کر اس کی دہلیز کے شہباز بن جاؤ۔

۴. کب تک رنڈیوں کے طور طریقے اپناتے رہو گے۔ رندوں کا راستہ اختیار کرو اور صاحب دل لوگوں کے ہمراہی بن جاؤ۔

۵. اُس کی راہ میں جسم و جاں ایک زنجیر اور کفر و دین ایک پردہ ہے۔ سب کچھ چھوڑ کر اس کے عشق میں کھو جاؤ۔

۶. تم چیل کی طرح کب تک مردوں پر گذارہ کرتے رہو گے۔ صیدِ روح و جان کی ہوس میں لمحہ بھر کے لیے پرواز کرو۔

۷. تم اوجِ کبریا کے عنقا کی طرح جال میں پھنس گئے ہو۔ جال و دانہ چھوڑ دو اور دوبارہ حضرتِ محبوب کے ساتھ خوش و خرم رہو۔

۸. اگر تم کوہِ قاف کے عنقا ہو تو ہمت کے پر کھول دو اور لامکاں کی فضا میں اُڑ کر فرشتوں کے ہمراہی بن جاؤ۔

۹. اے علائی تو اُس دروازے کا تالا بن چکا ہے اور طلب اُس کی کلید ہے۔ اگر تمہیں ضرورت ہو تو تم تخت نشین ہو سکتے ہو۔

۱. یوٗد گژھِ می راحت ؤدہٕ لو سۭتۍ ژٕ تمۍ سُنٛد داوٕ لد
یوٗد یژھکھ دولتھ گژھو در عشقِ اُد شب و روز ؤد

۲. عشقٕچ سامانہٕ جان بازی تہٕ سر بازی چھہٕ بوز
ٹھلی ہیہ بدنامی تہٕ پارآوِتھ تٔریم سامانہٕ روز

۳. یتھ زوس پانس نکھ کوتاہ نہٕ معول اتھ پنٛژگِ پھول
ژنگہِ پھول تراو پنٛژرٕکٕنۍ پانٛز سُنٛد پرواز تٕل

۴. کوٚت کالا گانٛہٕ نِی ہنٛدی پاٹھی ژھانٛدکھ سیم و زر
زنٛدِ پانے' رنٛدٕنے' صاحب دلن ہنٛدی پاٹھی مر

۵۔ جان وَتَن تے کُفر و دِین اَتھ وَتہٕ اَندر ٹھوز تہ چھی
عاشقو چھک سآری بے برباد وُن چھے کاس دی

۶۔ گاٹنہٕ ہندی پاٹھِن کھیوان موردار تٕ چھک گوکھ غار
تُل ووڈو بر آسمان شہبازٕ کر جانگ ژسکار

۷۔ چھک تھدٕ آلیک ژٕ پآزا چھے زٕ یہ موٹھت آشیان
والہٕ وآشی ژٕ ٹھہ تہ داشاہ کڈ، مکان کر لامکان

۸۔ رازٕ ہو زٕ نے لامکانک چھک تہ مالکن یاد باد
لامحدود پیٹھ مکان کر کاوٕ نے اندر مہ راو

۹۔ دِتھ چھے دروازس سپن مت شاہ ہمدانس ووستھے
یمِس برآر کو علی شاہ سو شہ پیٹھ تخت کھوتے

GHAZAL 5

1. If you crave rest, then come and be a secret-sharer of suffering. If you want wealth, then go and stake your life for His love.

2. Sacrificing your life and notoriety earned thereof are the means of sustenance in the journey of love. If you're a traveller in this journey, then do everything possible to guarantee these means.

3. How long will you remain reckless? If you do not wish to sell your body and soul cheaply, then leave behind your chameleon-like style and be a hawk to embrass His threshold.

4. How long will you follow the style of prostitutes? Adopt the path of the liberated and be a companion of the generous.

5. Your soul and body is a stumbling block in your way to Him and heresy and faith a veil. Give us everything and dissolve yourself in Him.

6. Like a vulture, how long will you feed on carcasses? Fly higher for a moment to save your soul.

7. You're a bird and still trapped in the cage of hubris. Leave behind the cage and live again happily with your Beloved.

8. If you're a phantom bird of Mount Qaff, then unfold your wings and fly higher and higher to enter the infinite in order to be an accomplice of angels.

9. O Alaie, the lock is ready for His door and only your quest is its key. You can sit on the throne provided you've the urge to do so.

۶

۱. گر آتشِ فراقش با صبرِ یار بودی — اندوہِ اشتیاقش در دیدہ خار بودی
۲. ور لحظہ خیالش غائب شدی ز دیدہ — جان جامہ چاک کردی دل بیقرار بودی
۳. ور از شعاعِ حسنش عکسی ظہور کردی — از ہر طرف ہزاران جانش نثار بودی
۴. چون حلقہ بر درش دل با ضرب میش کردی — گر از درش بیازی وا امیدوار بودی
۵. از روضۂ وصالش بوئی بجان رسیدی — دریای شوقِ او با گر خود کنار بودی
۶. گبرِ ہزار سالہ گر بوی او شمیدی — در جمعِ سالکانش او مردِ کار بودی
۷. روی زمین بہ پہلو گردیدی ز شادی — گر در جنابِ قربش امیدوار بودی
۸. طغرای عزِ عاشق از چرخ در گذشتی — در خیلِ کشتگانش گر در شمار بودی
۹. صد جان علی بہ ہر دم کردی نثارِ راہش
گر نہ جلالتش را زان تحفہ عار بودی

۱. کاش کہ فراقِ یار صبر سے ہم آغوش ہوتا اور اُس کے اشتیاق کا غم آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا۔

۲. اور اگر اُس کا خیال لمحہ بھر کے لئے بھی نظروں سے اوجھل ہو جائے تو قلب و جان بے چین و بیقرار ہو جائیں۔

۳. اور اگر اُس کے جمال کی کرن کا ذرا سا بھی عکس ظاہر ہو جائے تو ہر طرف سے ہزاروں جانیں اُس پر نثار ہو جائیں۔

۴. اگر تم اپنے دل کو حلقہ کی طرح اُس کے در سے باندھ لیتے تو امید کی کرن تمہارے دل میں موجزن ہوتی۔

۵. کاش کہ تم اُس کے دریائے شوق سے ہمکنار ہوتے تو تم کو اُس کے گلشنِ وصال کی مہک نصیب ہوتی۔

۶. ہزار سالہ کافر بھی اگر اُس کی مہک سونگھ لے تو وہ بھی اُس کے سالکوں کا رہنما بن جائے

۷. اگر اُس کے قرب و وصل کی تمنا پوری ہو جاتی تو میں فرطِ مسرت سے پھولے نہ سماتا۔

۸. اگر تمہارا شمار عاشقوں کے کارواں میں ہوتا تو تمہاری عزت و جاہ کی شہرت آسمانوں سے بھی بلند ہوتی۔

۹. اگر یہ تحفہ اس کے جلال کے شایانِ شان ہوتا تو علی اس کی راہ میں ایسی سینکڑوں جانیں قربان کر دیتا۔

۱۔ صبرٕ ہا تہٕ خشتہٕ تارس اکھ دانہٕ نوٗ ٹھان پچھے
چرٕ نی چھ شوقہٕ خارس گلزار بے ژٕ تاں چھے

۲۔ یوژ دوسے سہٕ عاشقن نشہٕ اکھ ساتھاہ کٔنی پان
لوژٕ ژٔلی سہ جامن ہو لوکٹی دل وجہان

۳۔ یوژ دوسے سہٕ اکھ پرٕ لواش ازن خویش ژاوی
سانہٕ فدا یپہٕ جان آتشس اندرٕ سہ بادی

۴۔ دروازے کیہ کیہ پاٹھی دل بردرش نشری کیاہ
اندر اژہٕ کے تا دیوژ تس کُن اوزی زاہ

۵۔ مگنس پتہ تُس بسندِس ماشقا نتی چھ کانہٕ برانتہ
دریاۓ عشقہٕ دوت بلکل بسن تہٕ تمہٕ آنتہ

۶۔ یوژ ساپہ دانتو پتہ کافر از عشق او بیتی بوے
گوسا گژھن سہ اندر کامل تہٕ مردِ خوش خوے

۷۔ شوژ ہم زردی شادی پتہ ٹھ عالمس نژن سینہ
یوژ بوزہٕ بوژ نہم ماد ربار بے اژن مسیہ

۸۔ ازٕ آسمان تہٕ گرٕ مژے تموژ آسہم پھکو چاو
باکشتگان تہٕ نیو کمت یوژ آسہ میول تہٕ ناو

۹۔ ہم جان تہٕ شاہ ہمدان وندس چھ جان ہزگنی
اتھ ژالہ ذوالجلالس وچھو چھ منز جیسانی

GHAZAL 6

1. Were I to meet my separation from the Beloved with forbearance and were the sorrow of my quest for Him to pierce my eyes like a thorn.

2. Let restlessness invade my heart and soul if my mind banishes Him even for a moment.

3. Were just a single glimpse of His beauty to expose itself, then thousands of lives would be sacrificed.

4. Were I to tie my heart to His gate, then it would jump with hope like a tidal wave.

5. Were I merge with His river of love I would feel the fragrance of union with Him.

6. Were the stubborn atheist to feel His fragrance, then he would turn into the leader of the questers.

7. Were my union with Him enacted, then I would be happy without bounds.

8. Were I to be counted amongst the lovers, then the fame of my privileged status would defy the skies.

9. Were this gift to match His greatness, Ali would sacrifice to Him hundreds of such lives.

۷

۱۔ عارفان[92] سرِ خطاب از کُہ و صحرا شنوند
رمزِ پُر شور و شتاب از کفِ[93] دریا شنوند

۲۔ حرفِ خُمدلانِ قضا از سرِّ[94] یاسین خوانند
رازِ اسرارِ قدر از دلِ طٰہٰ شنوند

۳۔ شمہ ای سوزِ غمش در دل آتش بینند
بوی لطفش ز دم ار نب و نکہا شنوند

۴۔ ہر سحر آہ جہان سوز بر آرند ز جان
ربِّ سلّم ہمہ از گنبدِ خضرا شنوند

۵۔ در ملامتگہ عشاق کہ دیوانِ قضاست
پاکیِ یوسف جان را ز زلیخا شنوند

۶۔ مصرِ دل را چون ز فرعون ہوا پاک کنند
صدق و موسیٰ و ہدیٰ از یدِ بیضا شنوند

۷۔ قدسیان کوس[95] اطیعوا اللّٰہ بر جان کوبند
از دل و نفس سمعنا و اطعنا شنوند

۸۔ بندای کرمش کردہ جہان[96] را مسرور
چون ز آثار وفا شکر مُوفا شنوند

۹۔ سدِّ این راہ علائی است اگر بر فیزد
صوتِ تسبیحِ ولی از صخرۂ صما شنوند

۱۔ عارف لوگ کوہ و دشت سے اُس کے راز و نیاز کی باتیں سُنتے ہیں اور ان کو پُر شور و شتاب دریا سے رموز سنائی دیتے ہیں۔

۲۔ عاشق لوگ قضا و قدر کی باتیں سورہ یٰسین میں دیکھتے ہیں اور اُس کی قدرت کے رموز وہ سورہ طٰہٰ سے سنتے ہیں۔

۳۔ اُس کے سوزِ غم کی ذرا سی جھلک بھی اُن کے قلب و جگر کو تڑپا سکتی ہے اور اُس کے لُطف کی مہک اُن کو اپنے اطراف و اکناف میں محسوس ہوتی ہے

۴۔ ذاتِ باری عاشقوں کی جہاں سوز آہیں گنبدِ خضرا سے ہر وقت سُنتا رہتا ہے۔

۵۔ عاشقوں کی ملامت گاہ یعنی پروردِگار کی عدالت میں یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی زلیخا کی زبانی سُنی جا سکتی ہے۔

۶۔ دل کے شہر کو جب فرعونی لالچ سے پاک کیا جاتا ہے تو موسیٰؑ کی ہدایت و صداقت کے کرشموں سے راہِ حق اور صداقت کی رہنمائی ہوتی ہے۔

۷۔ پاک لوگ جان پر کھیل کر " اطیعوا اللّٰہ " کا نقارہ بجاتے ہیں اور " سمعنا و اطعنا " گوشِ دل سے سُنتے ہیں۔

۸۔ اپنے محبوب کی ایک ہی پُکار پر اُس نے اپنے کرم کے دروازے دنیا پر کھول دیے کیونکہ وفاؤں کا بدلا دینے والا ہمیشہ کئی گُنا زیادہ دیتا ہے۔

۹۔ اِس راہ کی رُکاوٹ علائی ہے اگر یہ اُس راستے سے ہٹ جائے تو اُس کی تسبیح کی آواز " صخرہ صما " سے بھی سُنی جا سکتی ہے۔

(" صخرۂ صما " اُس پتھر کو کہتے ہیں جو بیت المقدس میں ہوا میں معلق ہے)

۱. ماڑفو صاحبِ حالو کہ بہ آلو بوڑے — آپہ شوروڑشہ مطلب وَنہ بالو بوڑے

۲. سترِ یاسین چھکہ سولوم ڈیکہ لائیغڑ تے کوں — مانئے سورۂ طٰہٰ ظاہرِن یوڈورت اوس

۳. عشقہ تاڑن شڑ راہ اکہ تارِ انغذ لوبے — کرگیہ گوشن بوی تھو ہنزرِ نشہ وادن لبے

۴. تارِ دوڈوست تارِیا متھہ چھکہ مہ پیرِ ترلون — زالِہ ناوان فلکن تے تالہ ملکن دیاوان

۵. یوسفِ جان بہ ملامتھہ تعایہ بیتھہ یلہ یڑن — شاہدی پاکی ہنزِ تم زلیخا بوزن

۶. مصرِ دلین دو کہ کور بے نشہ فرعونش دوڑ — صدقِ موسیٰ ڈیو تھبے تے یدِ بیضا ہک نوڑ

۷. قدرِ یو وا میو نقارِ ای فرمانی پالو — نفس و دل جنیل یو آنی بوزتبے کہ بون دالو

۸. تو بکہ ابنائِم الاہی پہ بشارتھہ ہیتھہ آسے — عالمس کر کہ خوشی تہ بہ خوشی تم بنیہ دلے

۹. شرِ ہمدان بیتہ گو ٹھوڑ چھبز و تھی تبے سہ گزعان
کن و ذکرِ فکرِ سان و چھپلہ پل تے چھپہ وزان

GHAZAL 7.

1. The knowers hear His secret voices from distant mountains and deserts and the turbulent river reveals mysteries to them.

2. His lovers look up for their rising and falling fortunes in Sura "Yaseen" and for mysteries in Sura "Teha".

3. A glimpse of their sorrow's burning caused by separation from Him makes them restless and the delight of union with Him is felt everywhere.

4. God always hears the world-shaking cries of His lover from the dome of kidar.

5. Condemnation of His lovers can best be judged by Zulaikha's narrating Jesoph's tale of piety in the Divine Court of Justice.

6. When the city of heart is purged of phareaic temptations, then the miracles of Moses guide the way to truth and reality.

7. Pious people lay down their lives to trumpet their obedience to the Almighty and hear and follow His Command wholeheartedly.

8. A single cry by His lover led Him to open the gates of benevolence and He rewards obedience many times over.

9. The only hindrance in this path is Alaie himself. If he is removed, then the counting of beads could be heard on Sakhre-Sama.[1]

۸

۱. از نفحاتِ قدم حضرتِ اسما کشود — وز نسماتِ کرم صورتِ اشیا نمود

۲. مہرِ محبت نہاد بر دلِ اہلِ وفا — داغِ ارادت کشید بر رخِ گبر و جہود

۳. خاک سرِ کوی او شاہ و گدا و امیر — آئینہ روی او کون و مکان و وجود

۴. سابقۂ فضلِ او مظہرِ نوحؑ و خلیلؑ — صاعقۂ قہرِ او مہلکِ عاد و ثمود

۵. مور و مگس شیرِ ہا دیدہ درین پردہ ہا — مرغ و دد و وحوش و طیور جملہ صفوفِ وجود

۶. کاتبِ حکمت کشید خطِ حروفِ حدوث — شحنۂ غیرت پشتِ صورت بود و نبود

۷. قطرہ بدریا شدہ مطلق بجا شدہ — بحرِ محیطِ قدم قید شدہ در حدود

۸. شرحِ ادبارِ ما پردۂ پندارِ ما — ہر کہ ازین پردہ رست گوی سعادت ربود

۹. دیدہ علائی عیان بر ورقِ کائنات
جملہ ذراتِ کون پیشِ رخش در سجود

۱. اُس کے جلوۂ پُرنور سے اسما کا ظہور ہوا اور اُس کے کرم کی ٹھنڈی ہواؤں سے اشیاء کی صورت گری ہوئی۔

۲. اہلِ وفا کے دِلوں پر اُس نے مہرِ محبت ثبت کر دی اور گبر و ترسا دونوں داغدارِ ارادت ٹھہرے۔

۳. شاہ و گدا اور امیر و فقیر اُسی کے کوچے کی خاک ہیں اور پوری کائنات اُس کے سامنے ایک آئینے کی مانند ہے۔

۴. حضرتِ نوحؑ اور حضرتِ خلیلؑ اُسی کے فضل و کرم کے کرشمے ہیں اور عاد و ثمود کی ہلاکت بھی اُسی کا قہر ہے۔

۵. ان پردوں میں مور و مگس، شیر اور چرند و پرند سب کے سب قطار در قطار موجود ہیں۔

۶. حکمت کے کاتب نے تخلیقِ کائنات کے حروف تحریر کیے، خواہ غیرت کا کوتوال اس صورت کے پسِ پردہ تھا یا نہ تھا۔

۷. قطرہ دریا میں جاگزین ہو گیا اور بحرِ محیط کی روانی بھی حدود میں مقیّد ہو گئی۔

۸. ہماری بدبختی کا سبب ہماری اپنی ناسمجھی ہے جو کوئی اس پردے سے باہر نکلا تو یہ سمجھو کہ خوش بختی اُسی نے چھین لی۔

۹. علائی نے کائنات کے اوراق پر ذرّے ذرّے کو سر بہ سجود دیکھا ہے۔

۱۔ اوس گٔلشتہٕ کٔن تہٕ زوٗن پرٕ دٕ ژٔھٹہٕ دژاو نوٗن
بأکمال بہٕ رشتٕھ روٗدٕ تہٕ موکھ جٔیوٗن تہٕ بٔشیوٗن

۲۔ چھیکھ دِتھ بأعشن پٔھلٕگ تہٕ پٔھلیٚ ژٕچھ بٕلبوٕے
ثمر گٔبرن بُرقہ تٔھے اوس پہنان بٔلگے

۳۔ برانٔدچ منٔز چھہ اتھ ساری شاہ ساری گدا
چھم کٔتے چھم بروٗنٹھ آینٕہ ذاتٕ خودا

۴۔ موکھ دِوان نوحؑ و خلیلؑ باو بٕنے یا متھ جمال
گالٕہ بٕنے عاد و ثمود ژٕٹھ پیوان ہاوان جلال

۵۔ ناریہ کونڈا اُکی پٔینمبرٕ مشقہ بازن سٕپچھے وٕہن
مور و مادن آدِمن جانہٕ وارن سٕتے پہن

۶۔ کاتبِ حکمت گٔڈان یٔتھ پٔچھ کم کم خط و خال
صفحہ بٕے کراوان صفا سٔدرتہٕ کٔے کوتوال

۷۔ قطرٕ بٔدرِ یا پٕیوٗمت چھوٗٹ بٕے گٔنگ تٔھے گومت
ژٔٹ عجب بحرِ محیط پٔچھے بٔمبود مٕ یتھ چومت

۸۔ پٔتہٕ گٔڈ حسن ادبار سأنیوٗ سوٗن شٔوٗر پِنذار سوٗن
دوٗر ینیمی یوت شٔوٗر کوٗرٕ سٕے رٔت تٔمس گٔو بانہٕ زدون

۹۔ شاہِ ہمدانٔن نظر کٔر یٔیلہٕ دوٗن عالمن
سجدٕ دِتھ ہر کانہہ ذرٕ ہ تٔس کٔے ڈٕیوٗ شٔین نمن

GHAZAL 8

1. His radiant appearance inscribed itself on all things and the cool winds of His benevolence gave shape to the world.

2. He hath put His stamp on the hearts of devotees and stigmatized the Christian and the fire-worshipper for having treacherous intent.

3. King and slaves and rich and poor are the dust of His streets and the whole universe is like a mirror before Him.

4. Noah and Khalil are the charisma of His benevolence and greatness, and the death of AAd and Samoon the result of His wrath.

5. Among other creatures he created, including the peacock, honeybee, lion cattle and birds; they all follow their individual modes of existence.

6. Whether or not there was any motivating force, the Calligrapher of wisdom Himself wrote the alphabet of the creation of the universe.

7. A drop (of water) merges with the river and even the boundless sea comes within His compass.

8. Our misfortune springs mainly from our foolishness. He who realises this can consider himself lucky.

9. The book of the universe has revealed to Alaie that every particle in it is lying prostrate in prayer.

۱۔ جان نثار رند جب مقامِ فنا میں قدم رکھتے ہیں تو وہ درد و ہجر کے دسترخوان پر تکالیف اور دشواریوں کو دعوت دیتے ہیں۔

۲۔ عشاق آنسوؤں سے غسل کرتے ہیں اور صمیمِ قلب سے نالۂ "فاغفر لنا" میں محو ہوتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنے محبوب سے نفسِ امارہ سے پناہ کی خاطر التجا کرتے ہیں اور ان کے تیرِ نیاز کا ہدف "عافنا" ہوتا ہے۔

۴۔ جب وہ دنیا کی ظلمت سے لوحِ دل کو دھو ڈالتے ہیں تو درگہِ غیب سے "فاکتب لنا" کا نعرہ ان کے قلوب سے موجزن ہوتا ہے۔

۵۔ شہود کی مجلس میں جامِ شوق کے متوالے ہنسی مذاق میں "اتمم لنا" کا نعرہ لگاتے ہیں۔

۶۔ جب وہ وفا کے شہر سے نکل کر شہرِ "صفا" میں پہنچتے ہیں تو "صخرۂ قبول" پر "کرم ربنا" کی دُعا مانگتے ہیں۔

۷۔ عشق کی انتہا سے کائنات کا راز جاننے کے لیے عشاق کا پہلا کام خود اپنے وجود میں قدم رکھنا ہوتا ہے۔

۸۔ جب وہ گلستانِ محبت میں شرابِ بقا کا مزا چکھتے ہیں تو وہ فرطِ مسرت کی تلوار کو دارالفنا سے ٹکراتے نظر آتے ہیں۔

۹۔ علائیؔ نے جب عمر خیامؔ کی طرح مفلسی کے داغ جھیلے تبھی جا کر وہ سدرۂ قناعت کی بلندی پر فائز ہوا۔

۹

۱۔ رندان جانفشان کہ قدم در فنا زنند … بر خوانِ دردِ ہجر صلائی عنا زنند

۲۔ از آبِ دیدہ غسل کنند و بطورِ دل … از سرِ عشق نالہ فاغفر لنا زنند

۳۔ از شرِ دیوِ طبع کنند التجا بدوست … تیرِ نیاز بر ہدفِ عافنا زنند

۴۔ چون شستہ اند لوحِ دل از ظلمتِ حدوث … در درگہِ غیب نعرۂ فاکتب لنا زنند

۵۔ مستان جامِ شوق کہ در مجلسِ شہود … در استزاد آن دم اتمم لنا زنند

۶۔ از مدینِ وفا چو بہ شہرِ صفا رسند … بر صخرۂ قبول کرم ربنا زنند

۷۔ در سیرِ سرِ عالم بہ منتہای عشق … گام نخست بر سرِ این تنگنا زنند

۸۔ چون در ریاضِ انس شرابِ بقا چشید … خوش تیغ ترک بر رخِ دار الفنا زنند

۹۔ با داغِ مفلسی چو علائیؔ خیامِ عمر … بر سدرۂ قناعت اوجِ فنا زنند

۱. جان بازٕ بندٕ سے چھہ مرٕن زندٕ پانٕہ جسان
دادٕن درد کھسن بندٕ سے چھہ تمن نیاشنگ پہ خان

۲. اَشہٕ وانہٕ پسنی سٔزان کرٕن تہٕ گژھن محجل
مِرٕ ظاہرے سپٔن تہٕ وَدن تِم بطورِ دل

۳. یآری چھہ تِم منگان تہٕ بزاری کران دِلہٕ
"زِ چھہ یارٕ بازٕ زٕ دیوٕ طپّیتھ چھہ زلزلہٕ"

۴. تِمٕ لوب دِل چھیٚلتھ کوٗڈے ماسوالے کینیا
"فاصفح لن" دنان تِمس ژراٹ ہال چھیپا

۵. مستانہٕ "خودا" چھہ دماہ یاآذ سہ جام چوکھ
"اتمم لنا" وَنان چھہ سبحانہ ذوق و شوق گوکھ

۶. اژمدٕن وفا چھہ بہ شہرِ صفا ژلان
تیلہٕ خسارٕ پھیٚل منگان یتہٕ نیبد پل تلان

۷. یاستہ بہ ملکِ عشق و موجتہ کھن ہینے
موردار بے کشف ژموٹس لتہ گوڈے دنے

۸. یاذٕ چوکھ وارٕ کارٕ بدار القرار موے
دار الفنا بے پیٹھ ترواز مار ہے

۹. یاستہ علی شمن تہٕ خرٕ رتے گزر بنیو محکہ
برسدرۂ قناعت و دولتِ قدم دِتھ

مہ تلوار

GHAZAL 9

1. When sacrificial lovers land in the realm of annihilation, they gladly incur difficulties to heighten the effect of pain of separation from their Beloved.

2. Lovers wash themselves with their own tears and wholeheartedly get lost in chanting the song of salvation.

3. They request their Beloved to rid them of lusty pursuits, and the target of the arrow of humility ensures their forgiveness by Him.

4. When they cease to be led away by worldly tyrannies, their hearts throb with the shouts of acceptance coming from the unknown.

5. In the company of martyrs, the sacrificial gladly raise the slogan of complete dissolution.

6. When they come out of the city of the obedient and enter the city of pious souls, they reach a particular stage wherefrom they pray for His kindness.

7. In order to know mysteries of the universe through extremity of love, the lovers first of all probe into the depths of their ownselves.

8. When they taste the wing of immortality in the garden of love, they wield sword of bliss to invade the world of mortality.

9. It was only when Alaie, like Omer Khayam, tolerated the stigma of poverty that he could be placed on the summit of spiritual bliss.

۱۰

۱. نقابِ غنچہ اگر یکدم ز روی خود بر اندازی
ہزاران بیدل از ہر سو در آیند در سر اندازی

۲. زیک پیچِ سرِ زلفت دو عالم گشت عنبربوی
اگر آن پیچ بکشائی سمن بر عنبر اندازی

۳. ز سوزِ جلوۂ حسنت غبار از غیر شد ظاہر
گر از غیرت کُنی غمزہ غبار از رہ بر اندازی

۴. غبارِ غیر و کفر و دین طلسم گنجِ معنی شد
طلسم گنج کی ماند چو زلف از رُخ بر اندازی

۵. ز ظلِّ ظلمتِ صورت شوم بر مشہدِ معنی
گر از راہِ کرم یکدم خورم در خاور اندازی

۶. صدای موکبِ عزّت بگنجد در ہمہ عالم
کرم یکرہ بدستانی عنایت بر سر اندازی

۷. کرامِ عالمِ علوی لوای رفعتم گیرند
اگر یک نقطہ از نامم رقم بر دفتر اندازی

۸. جنانِ زندانِ من گردد گرت یکدم نہ بیند دل
نعیم جان شود دوزخ گرت غم در سر اندازی

۹. علی با دردِ دل عمری مقیمِ خاکِ این در شد
مگر از داروی لطفش دوائی در خور اندازی

۱. اگر تو نقابِ غیر کو اپنے چہرے سے یکایک ہٹا دے تو ہر طرف سے ہزاروں عاشق تیرے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔

۲. تمہاری زلف کے صرف ایک خم سے دونوں عالم معطّر ہو گئے اور اگر تو اس بل کو کھول دے تو دونوں عالم سراپا خوشبو ہو جائیں گے۔

۳. تیرے جلوۂ حسن کے سوز سے اغیار کا غبارِ دل ظاہر ہوا ہے۔ تم اگر غیرتِ غمزہ سے کام لو تو اس غبارِ راہ کو مٹا سکتے ہو۔

۴. غبارِ غیر اور کفر و دین طلسم کا خزانہ بن چکا ہے۔ تم اگر اپنے چہرے سے نقابِ زلف ہٹا لو تو خزانے کا یہ طلسم کہاں ٹک پائے گا۔

۵. تم اگر اپنے کرم سے مشرق کے سورج کی طرح جلوہ افروز ہو جاؤ تو میں بحرِ ظلمات سے نکل کر کنارے لگ سکتا ہوں۔

۶. تم اگر اپنے لطف و کرم سے مجھے دلاسا بھی دو تو میں خوشی سے پھولے نہ سماؤں گا۔

۷. اے محبوب اگر تم میرے نام کے ایک حرف کو اپنے ہاں جگہ دے دو تو آسمانوں
کے فرشتے بھی میری علمداری کے لیے اتر آئیں گے۔

۸. میں اگر لمحہ بھر کے لئے تمہیں نہ دیکھ پاؤں تو جنت بھی میرے لیے ایک قیدخانہ بن جائے گی۔
اگر تم مجھے اپنی فکر میں نہ گھیر لو تو یہ جانِ عزیز جہنم بن جائے گی۔

۹. علیؔ تم کو اپنا دردِ دل لیے اس در کی خاک کا مقیم ہوئے ایک عمر ہو چکی ہے۔
لیکن کیا تم اُس کے دارویِ التفات سے اپنے زخموں کی دوا حاصل کر پائے ہو؟

۱. سُہ دِلبَر بُرقہٖ یوٗد ترٛاوِ تہٕ ہاوِی جمالِ خاص
ییٚمی جان عاشقن تہٕ مارِ ناوی ساسہٕ بٔنے ہٕنٛدِ ساس

۲. وُبہٕ تہٕ زُلفہٕ گنٛڈ ہوٗون گژھہِ دعان عالمن گرٛزوون
ییٚمی پرٛاگاش یوٗدوے واش گنٛڈِ تھے کاکلاہ مُوون

۳. دِکھے ژھونٛڈان ماشوقو مۄکھ کٔنہٕ ہاوِ ناوٕکھ پان
پکھے زٕنٛ غارتس غارن منٛز سیتٕن کرکھ یکسان

۴. یہ کرٛا لکن کٔفر وہِ بنٛچ چھے فرزانس پیٹھ طِلِسما میٛو
مۄکھے باوٕکھ عیان جنٛنم ہو اللہ ہو ہو اللہ

۵. گٔژھہٕ مے صورتٕچ کاسکہ بہ مانے آسہٕ مستٕ منٛیون
گٔنڈہم سر شرقہٕ چلنہٕ ژلہم یوٗد آفتابس گرٛزون

۶. بٔنے بوٗز خوشی یار روٗز گٔژھے بٔرزہ تہٕ رباٗنی
یِکے ژارکھ میہٕ دِلدارو میہٕ بُڈ چھم سوٗے مہربانی

۷. عملداری جلو داری کرِ ذٕہن میٛہ ملکہ چھ آنی
لٔبہ ماکھ میہٕ دفترس اندر کرکھ یوٗد میہٕ مہربانی

۸. گژھہ ہم جنتہ میہٕ دوزخ بنیو وُچھن آسم ژٕ موکھ چھونے
ییٚمی زٕن دوزخس غم چھونے میٛہ دوزخ جنتہ ادٕ زٕونے

۹. شبہ بہدان برس چانس ییٚمی پزاران گوٗشت لوٗرے
روا کرتس بہ حاجتھ دِ دادِن ژٕ سِنٛدِن دارُوے

CHAZAL 10

1. If thee remove the veil of deception from thy face once and for ever, then lovers in thousands will fall prostrate before thee.

2. A single lock of thy hair has made both the worlds fragrant and if thou unlock it, then both the worlds will be awash with fragrance.

3. The exhibition of thy beauty has exposed the heavy-hearted and if one were to show unflagging courage, then this heaviness would evaporate.

4. Extrangement, heresy and faith have become a treasure house of mesmerism. If thou remove the veil of hair from thy face, then this mesmerism will not hold on

5. If thou appear like the growing sun in the East, then because of thy infinite benevolence, the troubled waters of the sea would carry me to the shore.

6. Even if thou rebuke me with thy kindness and benevolence, my happiness will still be boundless.

7. O Beloved, were thee to give cognizance to a single letter of my name, then angels of both the worlds would descend to carry my flag.

8. If I fail to see thee even for a single moment, then paradise will turn into a prison for me; if thou do not constantly bless me, then my dear life will become a hell in itself.

9. Ali, with your aching heart you've spent your whole life at His door in the hope that His balm of benevolence will ultimately heal up your wounds.

11

۱. دلی را کز غم عشقش سر موئی خبر باشد — ز تشریف بلای دوست دردی صد اثر باشد
۲. کسی کز غمزهٔ حسنش چو زلف او پریشان شد — ز نام و ننگ و کفر و دین بکلی بی خبر باشد
۳. تنی کز نازکی طبعش ملول است از گل سوری — میان آتش جانم مدامش چون مقر باشد
۴. تو در گلخن طمع داری که شاهت همنشین گردد — کجا آن فر سلطان را درین گلخن گذر باشد
۵. گدائی را که با سلطان بی همتا بود سودا — دلش پیوسته ریش و عیش تلخ و دیده تر باشد
۶. سلامت جوی محرومی ز ذوق منصب شاهی — سر تیر ملک آن یابد که عزمش پر خطر باشد
۷. کی از پیمودن آفاق این دولت شود حاصل — کسی را زیبد این معنی کش اندر خود سفر باشد
۸. کسی از سر این معنی بگفت و گو نشد آگه — که از پیمودن دریا تحیر بیشتر باشد
۹. علی گوهر کسی یابد که او از سر قدم سازد
کی آید گوهر معنی ترا گر قدم سر باشد

۱. جس کسی کے دل میں اُنکے غم کا جسقدر احساس ہوا اُس سے صد گنا زیادہ دوست کے مغموم ہونے کا اُس پر اثر ہوتا ہے۔

۲. اُنکے حسن کی رعنائیوں سے جو کوئی بھی پراگندہ ہوا وہ ننگ و ناموس اور کفر و دین دونوں سے کاملاً بے بہرہ رہا۔

۳. میرا محبوب اسقدر نازک مزاج ہے کہ پھول کی پتی سے بھی اُسے رنج پہنچ سکتا ہے۔ اُس نے میرے دل میں ہمیشہ کے لئے گھر کر لیا ہے۔

۴. تمہاری یہ آرزو کہ تمہارا محبوب تمہارے دل میں گھر کرے لیکن وہ اسقدر پرشکوہ و پُرجلال ہے کہ اس حقیر راستے سے اُسکا گذر ممکن ہی نہیں۔

۵. جس کسی بھی سوالی کے اندر اس بے مثال بادشاہ کی طلب جاگزین ہو جائے اُسکا دل ہمیشہ زخمی، منہ کڑوا اور آنکھیں اُسکی یاد میں اشکبار رہتی ہیں۔

۶. تم منصبِ شاہی کے ذوق سے محروم ہو، سلامتی تلاش کرو۔ تختِ سلطنت وہی حاصل کرتا ہے جس کے عزائم پُرخطر ہوں۔

۷. دنیا کی خاک چھاننے سے یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ دولت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اپنے وجود کی سیر کرتا ہے۔

۸. بحث و مباحث اور گفتگو سے یہ راز حاصل نہیں ہو سکتا اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے دریا پار کرنے سے حیرت و حیرانگی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

۹. اے علی، ہیرے اور موتی اُنہی کو ملتے ہیں جو اس راہ میں سر کے بل چل سکے اور اگر تم کو سر بچانے کی پڑی ہے تو گوہرِ معانی تمہارے ہاتھ کیسے آئیں گے۔

۱. ییمِس اکھ بےٚ دِلس تمہِ سُند ذرا اکھ دۄد کھۄتہٕ دۄدمُتے پیٚیوٚ
دِلس ڈۄکھ میٚون جانانَن رۄو خُش تَس ہتہٕ نشہٕ ۔۔ گے

۲. ییمِس تمہِ غمزٕ کی رَمزَن اَمِن زُلفَن پَریشانی
تِمہٕ نام وٚ ننگ وٚ کُفر وٚ دین وٚ ایمان کینٛہہ نو زانی

۳. وَنے کیاہ دلبرس میانس گُل سوری سَناٚنی چھوٚ
دِمن کرہِ میٚنی تَس زُودشہ کوٚر نَم نار منقل ہیٚوٚ

۴. ژٕ یِہ گوٚمُت ژٕ مبٕری چھیہ جاے شہنشاہ چھے بے پرواے
خیالے خام یَن تمہِ سُند چھہ گُلشَن پادشاہَن جاے

۵. گدا ہَس یَس تمُس سُلطانہٕ سُنٛز پیٚمژ چھی یِہ پِچھے
زہر تَس زندگی، دِل وآدی لذتہٕ اُچھہ وُدوٚ وِنہٕ پچھے

۶. ژٕ ژھانڈان رنجہِ رُوتے جاہ وٚ گنج منصب شاہی
خطرہٕ ہَن دِل بہ مینتھوٗ ژٕ یہ چھیہٕ دَو لتھ اگر خاہی

۷. بَبہ بَبہ پھیرنہٕ ستِھن یِہ دَولتھ ژاہ وٚنے نہٕ بوز
ہیتھ کرِ پھیرنا ہیٚو جایہ اکھ بےٚ دار بہ دِتھ روز

۸. ژٕ آخر پرہ، پرنہٕ ستیٚن نہ دانی سِرا این معنیٰ
ژٕ نَنداَن دریا چھہ خار آنی ژنہٕ اگر پھکے دانا

۹. علی ست ہو بکھ گوہر دِ ڈنگہ کرقدم از سَر
زٕوس گِتشدَن چھہٕ، یس کھوڑی کوڑے تمہِ دِرِ ہانے کر

GHAZAL 11

1. The intensity of sadness caused to a commoner by his separations from Him, proves a hundred times more painful for he who loves Him.

2. He who fails to take advantage of His beauty's exhibition, remains barren and unaware of both heresy and faith.

3. My Beloved has so delicate a temperament that even a petal can annoy Him; therefore he has occupied my heart for ever.

4. Your wish that the Beloved should possess your heart will remain unfulfilled because He is so enviable and grandiose that it is impossible for Him to possess so cheap a thing.

5. He who displays a quest for the possession of this matchless king will get a broken heart, bitter mouth and tearful eyes by way of recompense.

6. If you're deprived of the quest for a king's status, then find security for yourself. He along can secure a King's throne whose determination does ...t bend under pressure.

7. This wealth is not accumulated by wandering throughout the world. Rather it is amassed by those who widen the canvas of their self.

8. Discussion, argument and dialogue do not reveal this secret. It can be secured by one whose sense of surprise and wonder is intensified after crossing the river.

9. O Ali, only those who plunge head on into it find diamonds and pearls and if you want to save head, then you will not find the gems of meaning.

۱۲

۱. هر سری کز تیر عشقش[111] واله و شیدا شود
از بد و نیک وجودِ خویش بی[112] پروا شود

۲. در سودای دل هر کسکه این سودا نشست
عاقبت جان و دلش روزی درین سودا شود

۳. نیک نامی[113] بایدت پیرامنِ این در نگردد
هر که روی مه بگل پوشید یک رسوا شود

۴. آب حیوان بایدت در ظلمت نابود شو
کانکه چشمه[114] از خود به بیند[115] چون خضر بینا شود

۵. حل نگردد هرگز این مشکل ترا تا با خودی
چون ز خود فانی شوی این مشکلِ تو وا شود

۶۔ آب چوں از ابر افتد قطرہ خوانندش ہمہ
چوں بہ بحر انداخت خود را نام او[119] دریا شود

۷۔ در صدف[118] او را بلطفِ خویش گیرد در کنار
بیگماں از یمن ذاتش دُرِّ بے ہمتا شود

۸۔ گشتہ از غوغای جُنبش عالمی پُر شور و شر
ہر کجا زد خیمہ این دولت یقیں غوغا شود

۹۔ تا کی این آتش بخس پوشی علائی[118] از نظر
آخر از خس پوش فکرت این شرر پیدا شود

۱۔ جو کوئی بھی اُسکا شیدائی بنا وہ اپنے وجود کو کھو بیٹھا۔
۲۔ عشق نے جسکے دل میں گھر کر لیا ہو وہ تمام آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے اور دل و جان سے اپنے محبوب کا ہو کر رہ جاتا ہے۔
۳۔ تم اگر نیک نامی چاہتے ہو تو اُسی کے در کا طواف کرو۔ جس کسی نے اپنے آپ کو مال سے وابستہ کیا وہ جلد ہی رسوا ہوا۔
۴۔ تم اگر ابدی زندگی چاہتے ہو تو تاریکیوں اور اندھیروں میں کھو جاؤ۔ انسان جب اپنی آنکھوں سے آبِ حیات دیکھ لیتا ہے۔ تو وہ حضرت خضرؑ کی طرح حیات جاوید پالیتا ہے۔
۵۔ یہ مشکل تب تک حل نہیں ہوگی جب تک نہ تم اپنی خودی کو جلا کر راکھ کردو۔ جب تم اپنے آپ کو بھلا دو گے تو خودی کا یہ معمہ حل ہو جائے گا۔

۶۔ بادلوں سے جب پانی گرتا ہے تو وہ قطرہ کہلاتا ہے لیکن جب قطرہ دریا کے ساتھ مل جاتا ہے تو دریا کہلاتا ہے۔
۷۔ اس قطرے پر اگر صدف مہربان ہو جائے اور اُسے اپنے دامن میں لے تو بلاشبہ وہ ایک بے بہا ہیرا بن جاتا ہے۔
۸۔ سارا عالم اُسکے شور و شغف سے سرشار ہو جائے گا اور وہ جہاں بھی خیمہ زن ہو جائے وہیں اُسکی بارگاہ قرار پائے گی۔
۹۔ اے علائی تم خس و خاشاک سے اس آگ کو کب تک ڈھانپوگے۔ بالآخر اس خس پوشی سے ہی تمہاری فکر کے شرارے پیدا ہوں گے۔

۱۔ ییمۍ سُندٕ سے نُرہِ عشق تمۍ سُندٕ سے شیدا کورُتے
تَس مۆٹھ مُو دُسے تہٕ تمۍ کُر پانہٕ سے پرواے بورُتے

۲۔ ییمۍ سِندِس جانَس دِلس لوٗگ لولہٕ تمۍ سِندِ آمہٕ تاوٗ
گوٗرُ تھٕ اندر پتولاکَن تمِس ارمان دراو

۳۔ نیک نامی گژھی یکہٕ کتھ ژۍ یتھ دروازٕ سے
ئلۍ ملامتھ ییٚنۍ چھ بدنامی تہٕ عاشقبازٕ سے

۴۔ (الف) آب حیوانی گژھی در ظلمت نابود باش
اُچھ وُٹھتھ پانسے زنٕ وُچھ خاجہ خضرٕنی پاٹھۍ گاش

(ب) تھٕ تہٕ یتھ نو چھے لگن زانہہ لیں اکھا ییمۍ سندٕ رچھی
زوٗنہٕ تھاوان چھے ژرہ تل مُژ گژھیس بلہٕ منٛدچھی

۵. حل پہ مشکل کر گژھی چھے شوزر تریہ پانس پان مال
گژھ فنا پانس نئے چھیئہ جانِ جانس مستہ زال

۶. اذبرکے چھکک آبہ چھیوراکھ تریہ پئو مُت قطرہ او
یکھ بہ دُرکیا دکھ بڑتہ پان پیلہ یتہ تیلہ تی ناو آو

۷. آگر نیا یودوے وچھس انذر زچھی فاتی پئین
ہنگی ستی پانس بنی موختاہ پرژلون یکھ نئین

۸. جایہ جایہ حمہ سنجہ ماہہ آسنز شوہ رتہ پیٹھیہ
شور وغوغا دوہ تہ تتہ چوخیمہ تگی سندے پیٹھیہ

۹. گاسہ زعیہ ولی ودی علی شاہو کھنگ کو تاہ یہ نار
عقلہ ہنز تے فکرہ ہنز زعیہ زالہ اتھ زعیہ پھنبہ ولار

GHAZAL.12.

1. He who loves Him alone, is bound to lose his self.

2. If this love occupies somebody's heart, he is purged of all impurities and is devoted to Him body and soul.

3. If you want to earn a good name, then you will have to constantly revolve around His door. He who associates himself with the unreal, will earn notoriety.

4. If you're desirous of immortality, then let darkness overwhelms you. It is only when you see the water of immortality with your own eyes that you will become immortal like Kidar.

5. This difficulty can be overcome only when you burn your ego to ashes. Once you forget yourself, the riddle of your ego will be solved.

6. When a cloud changes into a water drop, it is known only as a drop. But when a drop merges with a river, it is still called the river.

7. If a pearl bestows kindness upon this drop, then it will definitely become a precious diamond.

8. The whole world will be intoxicated by chants of praise for Him and the place he pitches a tent at will become his sanctuary.

9. O Alaie, how long will you cover this fire with combustibles. Ultimately it is this fire that will give birth to radical thoughts.

۱۳

۱. دوشِ دل در غمِ او می‌زد[119] با جان رایی | که ترا در پیِ[120] این سود نه شد سودایی
۲. گفتمش مُلکِ سلیمان بگدائی نه رسد | تاجِ رفعت نه سزد[121] جز سرِ روشن رایی
۳. دولتِ جم که سلاطینِ جہان پی نبرند | کی خیالش رسد آخر بمنِ[122] شیدایی
۴. سیرِ عنقای جلالش که نگنجد در کون | طلعۂ[123] جلوہ او بین تو زہر بی جایی
۵. سخنِ دوست درین کوی کسی را زیبد | کہ بغیر از غمِ یارش نبود پروایی
۶. قطرۂ بی سر و پا را ازکجا آن مقدار | کہ درونِ دلِ خود جایی کند[124] دریایی
۷. شرحِ دردِ دلِ خود کردمی ار یافتمی | در ہمہ عمر دمی روی جہان آرایی
۸. از خط و خالِ تو ہر بی خبر را چہ خبر[125] | بہرہ نبرد دیدۂ ہر[126] بینایی
۹. لافِ عشقش مزن امروز علائی بزبان
چون[127] یقین از پس امروز بود فردایی

۱. اُنکی یاد میں دل نے دل سے سوال کیا کہ تمہیں اس منفعت کی تلاش میں کوئی بھی فائدہ حاصل نہ ہوا۔

۲. میں نے جواب دیا کہ بھیک منگوں کو کوئی سلطنت تو نہیں بخشی جا سکتی۔ تاجِ رفعت کے لیے روشن فکری کے رموز کا علم ہونا چاہیئے۔

۳. دنیا کے بادشاہ جب جمشید کی دولت کا سُراغ حاصل نہیں کر پائے تو بھلا مجھ جیسا دیوانہ اس بات کو کیا سمجھ پائے گا۔

۴. اُنکے جلال کی رفعت و وسعت دنیا میں نہیں سما سکتی تاہم اُنکے جلوؤں کی وسعت تم ہر جگہ اور ہر ذرّے میں دیکھ سکتے ہو۔

۵. دوست کی یاد اس راہ میں اُس کو زیب دیتی ہے جس کے دل میں صرف دوست کا غم موجزن ہو اور وہ ماورائے دوست سے بے نیاز ہو۔

۶. اس بے سروپا قطرے کو اسقدر قدرت کہاں کہ وہ اپنے دل میں ایک دریا کو سمیٹ سکے۔

۷. کاش کہ مجھے اپنی پوری عمر میں خالقِ کائنات کا دیدار ایک بار ہی نصیب ہو جاتا تو میں اپنے دردِ دل کی تفسیر بیان کرتا۔

۸. بے خبر کو تمہارے خدوخال کی کیا خبر۔ ہر آنکھ والا صاحبِ بصیرت بھی تو نہیں ہوتا۔

۹. علائیؒ، آج ہی تم اُنکے عشق کی لافیں نہ مارو، "کل" بھی تو یقیناً آئے گا۔

۱. کالہ وۅ ننم ووندٕ وادٕ سے ووندٕ بٕ ہیاکٕ زوٕ ہے
کونہہ حاصِل کونہہ کینہہ آسے عمرا ودسے ہوسے

۲. وۅتھ چیپہ میہ سے پانہٕ میانے پانہٕ نا دانے
دولت و تاج سُلیمان بہ گدا حانہٕ دِ نے

۳. تمنا یادٕ بِہن چھے اسہ گژھ دوٚ لتے جم
میہ ہِس مفلس ماشوبہ ارمان چھُ میہ کم

۴. رازٕ ہو نہ رس واتہٕ ون چھس عالمن دوان یہ ووڑو
سے بہ گاران تس بہ لاران کیاہ سنا سیہ کیاہ گو

۵. شوبہ تس یار ہنزی کتھ گژھ تس دِلن یہ یہ دم
تمی ہند یادٕ ودراسے شادیا چھس یہ نہ غم

۶. قطرٕ بی سروپا ہن کتہ اون تنتھ بات
قطرے وآنجہ اندر کر دری یا خانہ

۷. سارٕ عمرس پننے بو ووندٕ وادن ژھٕٹہ نار
لٹہ اکہ میہ یو ودسے بنہ ہے جانن جانس دیدار

۸. چھہ فقیر کرسے خبر س دلبرس کیاہ چھ جمال
تار کن کن و چھ ما اون لبہ کر آن خط و خال

۹. علائی اف دِوان از شہ مہران چھ یہ کیاہ
یہ وون یتھون نتن ووڈ ہیہ ہوسا رپگاہ

GHAZAL 13

1. While lost in remembrance, my heart said to itself that this remembrance has borne no fruit.

2. I replied that beggars are not entitled to any kingdom. In order to have a flying crown, one needs to be supersensitive to the knowledge of mystery.

3. If kings of the world fail to find a clue to Jamsheed's wealth, then how can a mad man like me understand this clue.

4. Although this world cannot encompass the height and width of His radiance, yet you can see His flashes everywhere and in every atom.

5. Remembering the Friend, however, suits he whose heart harbours its separation from Him and only if it expects nought from the friend.

6. A helpless drop like me cannot have the capacity to hold the whole river in my heart.

7. Were I to see the greater of the universe only once throughout my life, I would narrate the whole story of my heart.

8. He who is unaware of thee, cannot recognize thy distinctive features. He who has eyes is not necessarily a visionary.

9. Alaie, do not talk of your love only today. He will of necessity, come tomorrow as well.

۱۴

۱. خوش آن سری که بود ذوقِ سیرِ باطن دیده — بچشمِ دل رخِ اسرارِ آن سرا دیده

۲. ز روزنِ دلِ خود گوش کرده رمزِ ازل — وز آن دریچهٔ یقین سرِ ماجرا دیده

۳. بر آستانِ وفا هردمی ز دشمن و دوست — هزار محنت و ناکامی و جفا دیده

۴. به هر جفا که کشیده ز روزگارِ دراز — برای دوست در آن شیوهٔ وفا دیده

۵. به هر وفا که نموده بزیرِ تیغِ جفا — ز روی دوست دو صد خلعتِ صفا دیده

۶. میانِ آتشِ شبهای هجر تا دمِ صبح — هزار روحِ صفا از دمِ صبا دیده

۷. میانِ ظلمتِ امکان و کثرتِ صوری — نسیمِ صبحِ وصال از رهِ فنا دیده

۸. چو از رسومِ مجازی فنا شده کلی — درونِ زهرِ فنا شربتِ بقا دیده

۹. ز جامِ شوق شده مست و شیشه بشکست — میانِ عربده محبوب خوش لقا دیده

۱۰. ز ننگِ خود شده یکسوی در حریمِ شهود — جمالِ آن همه بی چون و بی چرا دیده

۱۱. علائی تو از چه شدی مست چون نخوردی می
ز دیدهٔ مست شود هر کس و تو نادیده

۱. وہ شخص کسقدر خوش نصیب ہے جس نے اندرون کے سفر کا ذوق پایا ہو اور دل کی آنکھوں سے عالم بالا کے اسرار کا پرتو دیکھا ہو۔

۲. وہ شخص جس نے رمزِ ازل کا راز اپنے دل کے کانوں سے سُنا ہو اور یقین کے دریچوں سے کائنات کے اسرار کا مشاہدہ کیا ہو۔

۳. وہ عاشق جس نے وفا کی دہلیز پر دوست اور دشمن دونوں سے ہر لمحہ رنجشیں اور نامرادیاں سہی ہوں۔

۴. ایک طویل عرصہ سے اُس نے جسقدر بھی سختیاں اٹھائیں ان سختیوں اور دشواریوں میں اُسے اپنے محبوب کی وفا کا ہی شعار دکھائی دیا۔

۵. اُسکی تیغِ جفا کے سائے میں رہ کر اُس نے جو جو وفا کی، اُسکے عوض اُس نے اپنے دوست سے سو سو خلعت پائی۔

۶. ہجر کی راتوں کی تپش میں صبح ہونے تک اُس نے ہزاروں ارواحِ باصفا کو بادِ صبا کے کندھوں پر سوار دیکھا۔

۷. راہِ فنا کے امکانات کی دشواریوں اور کثرتِ اشکال کو عبور کر کے ہی وہ صبحِ وصال کی لذّت سے آشنا ہوا۔

۸. جب اُس نے دنیا کی بندشوں کو مکمل طور پر ترک کر دیا تو تب جا کر فنا کا زہر اُسے شربت محسوس ہوا۔

۹. اس لڑائی میں اُس نے محبوب کا کیا خوب دیدار کیا، جامِ شوق سے وہ اسقدر سرمست و سرشار ہو گیا کہ اُس نے شوق و مستی کے سب پیالے توڑ ڈالے۔

۱۰۔ شرم کے مارے اُس نے جب حریمِ شہود میں پناہ لی تو اُسکے جمال کو بے پردہ دیکھا
رُوبرو پایا۔

۱۱۔ علاقیؔ، تم نے تو شراب نہیں پی ہے تو پھر تم کس سے مست ہو گئے ہو۔ کیا تو نے یہ
نہیں دیکھا ہے کہ مست نگاہوں سے ہر کوئی مست ہو جاتا ہے۔

۱۔ یمن چھُ میرِ دوران کار چھُ مرحبا تتھٕ
وُچھان چھِ اندرِ یم اسرار چھُ مرحبا تتھٕ

۲۔ چھُ اندرِ وارِ دِتھ کنٔ الست کس وادس
دِوان نظر چھُ بَرن کُن مشن نہ چھکھ یادس

۳۔ دہ فانہٕ بتھ چھُ زونگھ بر تلان ستم چھُ پرازن؛
ژِ
تجفانہٕ ساپہ نُبدِ غم دہ لن دہ کھن مارن

ربہ پینیز پرپردِ کرِ تہٕ چھُ لا یا ذگرٕ ھکہ اَے ژلے دوس
چھُ امتحان پہ نمایاں گرٕ ھکہ اَے ژلے دوس

۴۔ جفا تولان تہٕ چھُ یودوسے دہ فانہٕ بند شرذاکھ
چھُو زبان چھُ اَسے ترٕ اَتھ تہٕ دلبر آکھ

۵۔ اگر اگر خش ہے ییلہ ہیتھ کھ ژندٕ تہٕ منو ہوٚر
صفا نگھ تہٕ ڈلتہ دراے زیر بتھ خلعتِ ژر

۶۔ ہوان شبٔن تہٕ چھکھتہ کسان زرتہ تبا
دِوان تہٕ ساپہ نُبدِ زو تن چھُ بادِ صبا

۷۔ فنا گژھان چھُ بقا بس گژھن کونا واش
چھوان گژہ تہٕ منزلی پھے تمن وصالک گاش

۸۔ کران چھُ زہر فنا دور تہٕ مجاز نشہ پیوان
بقاکیُ چھُ شکر تہٕ شوراب تیر چیوان

۹۔ چیوان چھُ شوق تہٕ ذوق گژ شوراب مالامال
خراب منزِ تہٕ ہاوان سٕہ خوش لقا جمال

۱۰۔ پھیران چھُ شیشہٕ ظاہر زمان چھُ رنگ وریا
رٔمان چھُ قربہٕ گش جاے وُچھان چھُ نورٕ ضیا

۱۱۔ ہمان چھُ تس سٕہ تجلیٰ اَمان چھُ میٚنی بے محمے(ی)
چیوان سٕہ موسے ژٕ پھیتنہٕ چھکھ علی شبوہ ہے

GHAZAL 14

1. Happy is he who is haunted by a spiritual quest and has seen with the eyes of his heart the secrets of the transcendent world.

2. He who has heard with his own ears the secret voice of the day of creation and has observed the secrets of the universe through the window of his faith.

3. The lover who has always endured at the threshold of loyalty disappointment and anxiety shown by both friends and foe.

4. He who has borne difficulties for a pretty long time and did not question the Beloved's loyalty.

5. The loyalty he has shown under the shadow of His overhanging sword, paid him in terms of countless gifts from his friend.

6. He has seen thousands of pious souls being shouldered by the morning breeze till the dawn during the hot nights of separation.

7. It was only after overcoming possible difficulties in his path to immortality that he experienced the delight of embracing the dawn.

8. It was when he gave us completely the attractions of this world that the poison of mortality turned into a sweet wine for him.

9. In this struggle he met his Beloved quite often. The cup of the wine of quest was so intoxicating that he broke all misleading images.

10. When shame forced him to take refuge under the martyr's tent, he saw His bare beauty before him.

11. Alaie, you've had no wine and still you feel intoxicated. This is because His bewitching eyes have the power to do so.

۱۵

۱. نقاب کبریا روزی اگر از روی بگشاید — هزاران ناله و شیدا ز هر سوی برقص آید

۲. اگر از عکس رخسارش شعاعی بر زمین افتد — لب انوار روحانی ز خاک تیره بنماید

۳. نسیم زلفش ار بر کوی مشتاقان گذر سازد — حریق نار هجر آن را ز جنت راحت افزاید

۴. با اندوهش بود شادی بیادش از غم آزادی — کر اندوهش روان بخشد بیادش بوی جان آید

۵. غبار دل نمی زیبد که بر رویش نمی باشد — مقام جان بهر عاشق خیالش را نمی شاید

۶. هزاران سر درین سودا که بویی اندرش یابند — ولی بر مفلسی این گنج را در خور نمی آید

۷. ز مهر روی او یابد هر آنکه دولتی یابد — بوی زلف او آید بر آن بیدل که پیش آید

۸. علی چون در غور یاد دش ....(ق)

کسی را شاید این کو دل بغیر از دنیا لاید

۱۔ میرا محبوب اگر اپنے رُخِ پُرنور سے نقاب اُٹھا دے تو اُسکے ہزاروں جاں نثار وجد در قص میں آجائیں گے۔

۲۔ اگر اُسکے چہرۂ پرنور کی ایک بھی کرن زمین پر پڑ جائے تو اس تیرہ و تار خاک سے سینکڑوں نورانی ارواح دکھائی دینے لگیں۔

۳۔ اُسکی زلفوں کی مہک کا گذر اگر کبھی عاشقوں کی گلی سے ہو جائے تو وہ برزخ کی آگ کو بھی راحت میں بدل دے۔

۴۔ اُسکا غم، خوشی اور اُسکی یاد غموں سے نجات کا باعث ہے اُس کا غم ہی آبِ حیات ہے اور اُسکی یاد سے تازگی ملتی ہے۔

۵۔ جس کے چہرے پر اُسکی یاد ہو اور اُسی کا غم عیاں ہو اُسے نہ تو دل کی کدورت زیب دیتی ہے اور نہ ہی قدم بقدم اپنی رفعت کا خیال زیب دیتا ہے۔

۶۔ اسکے غم کے ماروں میں ہزاروں عاشق ایسے بھی ہیں جو اُسکی بارگاہ کا راز پا لیتے ہیں لیکن ہر مفلس کو یہ خزانہ نہیں مل پاتا۔

۷۔ جس کسی کو جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے وہ اُسی کے رحم و کرم سے ہوتا ہے اور عاشق جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اُسی کی زلفوں کی مہک کے سبب کرتا ہے۔

۸۔ اے علیؔ! اللہ کی یاد میں غیر اللہ کا تصور زیب نہیں دیتا اور اس زمرے میں وہی داخل ہوتا ہے، جسے وہ داخل کرے۔

۱۔ روٗخہٕ نقاب برقہٕ یوٚد تراوی سۄ مۄکھ نٕنیٛ یا ٹھۍ بادی زاہ
زٕنٛدٕن ہِن ساسہٕ بۄڈی بیدِل مَشرٕ خاصَن انی کیٛاہ کیٛاہ

۲۔ تَس ہِنٛزٕ زٕعاے زٕمینَس پیٹھ پیٛیہٕ زَن اکھ زٕ لِواہ تراوِ
وٕزہِ مَیٛنٛزٕ گرٛنٛزٕ گلشن تہٕ کٕم کٕم نوٗرٕ پھٕٹیتو باوِ

۳۔ ڈٕلی تٕمی ہِنٛزٕ میٛہرُک واو زٕونٛک مَشتا تِنٛنے تی آو
چھُہ وُدوٕن عشقہٕ نارٕن جان تہٕ تمہٕ گلزار بے تی ناو

۴۔ خوٚشی شادی چھُہ تٕمی ہِنٛزٕ چھِہ دادِن وٕگ تَس مَنٛزٕ رٕم
پھولی تٕمی ہِنٛزٕ فکرے زٕوٕ بٕذ کٕرِتھ دَمبدَم دِیوٗ دَم

۵۔ چھُہ کٕم کٕم دِل بوٗدٕن یِم یِم غمَس اَتھ اِضطرابس مَنٛزٕ
کٕمَن جانَن یہِ بابہٕ دِلن اَزٕن یتھہٕ بے حسابس مَنٛزٕ

۶۔ گٕنٛڈِتھ چھِی ساسہٕ بۄڈی عارٕن خیالَن اٗی کٕری وارٕن
پیکھنا شٕتِیٚنے مَسکا تِمَن نو آرزو، خیران

۷۔ میٛہربانی یِمَن دَرگاہ کرٕ بے تِم یہِ دَولتھ رَن
زٕ ٹِھتھ تالو تِم لارٕن یِمَن گارٕن تہٕ آلو دِلن

۸۔ علی شبہٕ وۄہ تصوٗر زٕہ نی گوٗروٕن ہیوٕ رینٛچہٕ ہنٛدٕ لل کر
بنان تَس سِچھے اَزٕن اَنٛدرٕ سان یَس پچھے سُہ کٕن دِلبر

GHAZAL 15

1 If my Beloved lifts the veil from His radiant face, then His lovers in thousands will get lost in ecstatic dance.

2 If just a single ray of His radiant face illuminates the earth, then this dark world will display hundreds of blessed souls.

3 If the fragrance of His tresses passes through the lover's street, then it will transform the fire of bell into something comfortable.

4 His sorrow, happiness and memory can multiply my sorrows. In fact His sorrow is in itself an elixir of life and His remembrance is refreshing for me.

5 The wickedness of heart does not behave he who remembers His sorrow-reflecting face, nor does it behave he who at each step cares for his elevation towards Him.

6 Among the sorrowful are thousands of His lovers who discover the secret of His sanctuary; but every poor do not get this treasure

7 Whatever one gets hold of is because of His kindness and whatever the lover does is due to the fragrance of His tresses

8 O Ali, while remembering Him, others don't suit you. He alone becomes His whom He loves to choose.

۱۶

۱. چون جمالش را نظر خورشید تابان میکند — آفتاب از رشک حسنش روی پنهان میکند
۲. تا پریشان گشت زلفش بر رخ چون آفتاب — باد شوقش ابر جانم را پریشان میکند
۳. تیر عشقش از کمان ابروان گردد رها — عقل را میدزدد و قصد دل و جان میکند
۴. نالهای آتشینم در فراقش بر سحر — قصد احراق حجب بالای کیوان میکند
۵. چرخ چون تاب نفش ناورد زین در جهان — جان ما افسوس بر گردون گردان میکند
۶. سرو آزادی کند از سرو قدش در چمن — چون هوای باغ آن سرو خرامان میکند
۷. گر دی وصلش بصد جانت میسر میشود — رو گران جانی مکن چون دوست ارزان میکند
۸. جان چو مشت خاک دامنگیر او شد چون مرد — کو بجرأت قصد خلوت گاه سلطان میکند
۹. گر بدین جان محقر از علائی قانع اند
خوش آنشان کو ز لطفش کار آسان میکند

۱. چمکتا ہوا سورج بھی جب اُس کے حُسن و جمال کو دیکھتا ہے تو وہ رشکِ حسن سے اپنا سر چھپا لیتا ہے۔

۲. جب سے اُسکے درخشندہ چہرے پر اُسکی زُلفیں بکھری ہیں تب سے میری روح اُسکے ہوسِ شوق میں پراگندہ ہے۔

۳. اُس کے عشق کا تیر جب ابرؤوں کی کمان سے رہا ہوتا ہے تو عقل کو چیرتا ہوا دل و جان پر جا لگتا ہے۔

۴. اُسکے فراق میں ہر صبح میری آتشیں آہیں آسمانوں کے پردوں کو جلا ڈالنے کا قصد کرتی ہیں۔

۵. دنیا میں آسمان بھی اُسکے غم کی تاب نہ لا سکا۔ ہمیں اس چرخِ گردوں پر افسوس ہو رہا ہے۔

"آسمان بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند"

۶. جب وہ اپنے محبوب کو باغوں کی سیر کراتا ہے تو اُسے دیکھکر سرو کے درخت بھی جھومنے لگتے ہیں اور دیکھ دیکھکر شرماتے ہیں۔

۷. اے عاشق اُس کا وصال تمہیں اگر سیکڑوں جانوں کے عوض بھی لمحہ بھر کے لئے مل جائے تو اپنے آپ کو گراں نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ سستا مل رہا ہے۔

۸. مشتِ خاک کی طرح میری روح حق بجانب اُسکی جانب گئی ہے (وہ شاہ اور میں گدا) خلوتگاہِ شاہ کا قصد و جرأت کون کرے۔

۹. اگر علائی کی حقیر جان پر وہ قناعت کرے تو وہ اُسکے اس لطف و کرم پر حصولِ مقصد کی خاطر اپنی جان قربان کردیگا۔

۱. ینہ شنت پانے مچہ پانس تو سنہ جیو چشمو و چھان
تنہ تی و چھو و چھ نیہ وُن رُوتہ ہو چہے مُندہ چھان

۲. ینہ اُفتابس بُجتس پیٹھ زُلف تمہ تراوِن بناز
تنہ گراوان موے پریشان اوبر لوزِ ھ زن شوقہ داو

۳. عقلہ پیٹھ لایان یہ چھم ابرو کمانو نشہ تیر
چھم دل و جانس تہ اپوان آیہ و آئی ووہ ذبگیر

۴. پگہ منے پزاران بونیم تس ناروی بارو دِوان
تم ژن اُسمانس ماز النکھ رئیہ زن ہیوان

۵. آسمان تاب اوُن نہ اُمہ غمس تمہ پان روچھے
اُسی دُپان چھیس تمنہ ہے ہے آسمانو حیف چھے

۶. سرِ وگو و تی ژ تی گژھان تی چھو وُچھو وُچھ مند چھان
ینہ اندر باغ تس سرو خرامانس وُچھان

۷. جانہ ہتہ دِتھ میلنس اُکی ہے دُس راُمنی سپنی
مے اکے زُنیمہ چھے غنیمتھ غلہ ارزان اُتھ دِنی

۸. زو میتر مو ٹھ ہیو تمس تل دامنس لرِ ھ زن گژھان
کمہ بشانہ کیا سنا مے خلوتے سلطان یژھان

۹. زو وپچ کیاہ چھینہ سہ یوز کرِ ہی علی شا ہو قوبول
پیشکش کر بہ مہربانی یہ چھینہ گژھ مو مو ٗول

GHAZAL 16

1. On seeing His enviable beauty and glamour the shining sun hides itself.

2. Since tresses have covered His shining face, my soul is restless due to its ambitious quest for Him.

3. When He releases the arrow from the bow of His eyebrows, it pierces my intellect and hits my heart.

4. My separation from him turns into fiery sighs every morning; these sighs vow to burn the curtain of skies.

5. In this world even the sky did not endure His sorrow. We express regrets for this turning wheel.

6. When He takes his lover for a visit to gardens, then on seeing Him even cypress trees begin to dance and feel humbled by seeing such a beauty.

7. O lover, even if your union with Him is granted at the expense of hundreds of lives, don't think you're something previous; instead that this union was made possible at a cheaper rate.

8. My soul is tied to Him like dust in a fist (He is the king and I the slave). Nobody has the courage to enter His secluded domain.

9. If He remains content with the insignificant life of Alaie, then Alaie will sacrifice it for seeking His kindness and delight.

١٧

۱. ای ریح[143] روح پرور ای راح روح نام — بوی حیات از نفست میان من مدام

۲. هر صبح[144] دم ز مجلس روحانیان قدس — با تشنگان شوق[145] دهی شربت مدام

۳. بر خاک کوی دوست گذشتی مگر سحر — کز لطف جانفزائی همه راحتی و کام

۴. گر در سرادقات جلالش رسی دمی — زین جان مستمند رسانی یکی پیام[146]

۵. کاین مفلس شکسته[147] و مهجور[148] آنجناب — بر خاک راه حیرت میگویدت سلام

۶. عمریست تا ز شده[149] قربت فتاده دور[150] — با دیو نفس در قفس[151] طمع و بند کام

۷. نی پای بیرونی[152] ره مقصود[153] و نی قرار — نی صبر و نی امید مگر رافت کرام

۸. درگاه جود را چه زیان کرده[154] میشود[155] — کار دو کون گر کنی از یک نظر تمام

۹. دریای فضل[157] موج[156] کرم میزند بر آن
برخیز[158] علائیا مگر آنجا کنی مقام

۱. میرے محبوب تو روح پرور بھی ہے اور راحت جان بھی۔ تیرے ہی دم سے میری زندگی میں دوام ہے۔

۲. تم مقدس روحوں کی محفل میں بر دوش ہوا پہنچ جاتے ہو اور تشنگانِ شوق کے ساقی بھی تمہی ہو۔

۳. تم کوچۂ یار سے تو گذر گئے پر کیا تمہیں اس لطفِ جانفزا سے اطمینان قلب حاصل بھی ہوا یا نہیں۔

۴. تم اگر اسکے خیمۂ جلال تک پہنچ گئے تو اس غمزدہ کا بھی ایک پیغام پہنچا دینا کہ :

۵. راہ حیرت کی خاک پر پڑا ہوا اور تمہارے ہجر کا مارا ہوا یہ مفلسِ شکستہ تجھے سلام کہتا ہے۔

۶. تمہے دور اسے ایک عمر ہو چکی ہے اور اسے نفس کی فریب کاریوں نے ہوس کا شکار بنا دیا ہے۔

۷. نہ تو انہیں چلنے کی سکت ہے' نہ ہی اُسے رہِ مقصود معلوم اور نہ قرار حاصل' نہ صبر اور نہ کوئی امید۔ بس تیرے ہی کرم پر نظر ہے۔

۸. اپنی ایک نگاہ کرم سے اگر تو میرے دونوں جہاں سنوار دے تو تیرے جود و کرم کی نگری میں کیا کمی ہوگی۔

۹. علاقائی اٹھ کھڑے ہو! اُسکے فضل و کرم کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ کیا تم لطف و کرم کے اس بحرِ تلاطم میں اپنا گھر بنا سکتے ہو؟

۱. ہاواہ باوِ ے ژٕ یہٕ ڈِنگ سوزٲکھ ہواو ر
وولہٕ روزتہٕ سوز لوزتہٕ ژٕ یہٕ روئے بدن چھُ ناو

(ب) ژٕ ے چھکھ زوٗگ زوٗن تہٕ ژٕ ے چھکھ روٗحٕ چھان
زوٗ زندٕ میون کرٕ لوٕ یہٕ ژٕ ھان تی پتھ چھے وُچھان

۲. چھکھ واو واتہٕ وُن ژٕ مقامات قدسیَن
ژٕ لیتہٕ ہتن ہنٛدے تہٕ ژٕ ساقی گوٗمت مُعیَن

۳. قاصد ژٕ مُبحکے تہٕ لیکان ہُتہٕ مہ پیغُہ ژٕ ے
سوژے ژٕ یہٕ راحنگ تہٕ دِوان قائمن وہبر ژٕ ے

۴. دربارِ بٕڈس ژٕ یہٕ بنان واو واتہٕ نے
عرضا فقیرِ شند ژٕ یہٕ کرٕن چھے تتہٕ گنے

۵. یتیمو پہٕ چھُڑ متی فقیرن تہٕ نادار مُضطَرن ر
سوُز لو سلام تہٕ چھیٛو روآنی پہٕ سوان پرٕن

(ب) حار آنچہٕ وتے سہٕ پیوٗمت تہٕ گومت چھُ دور
واتان نہٕ خدمتش تہٕ بدرگاہِ باحضور

۶. واتنا گیٔس چھُ براندٕ نشہٕ دور ڈوٗل متے ر
دولت چھُ جرمنے تہٕ چھُ لو بوسہٕ گو سلمتے

(ب) لو نگمت چھُ زالہٕ نفسہٕ دلوٗس مستی ہنٛجرٕ س
گومت چھُ لاعلاج سہٕ سیٹھاہ چارٕ کیاہ کرٕ س

٦۔ کوٚنہٕ چھُکھ پٔہ دوروٕنۍ چہٕ یٔژھ روٗز خبار گو
وۄنہ مطلبچ لُبان پٔہ سپدعاہ بیقرار گو

٧۔ ژیٚڑ چھیس نہٕ ناوہ سید گونٹ بزانتہٕ پو قسّں
لامان وۄدن مُطلبے سٕہ چھُہ پزاران وۄدن زمنس

٨۔ مۆبہ چھیم کنٛی نظریہٕ، خزانس ترٛیہٕ کمنیاہ چھونی
وۄدن عالمن گرٛزھکہ یہ گڈتھ کامبہ یا غنی

٩۔ فضلک سُمندر مُنٛچ چھہ دوان جوٗدسےٚ تُو ژنے
لاژن علی آشنبو سپے بنی نا تریہٕ واتہٕ سنے

GHAZAL 17

1. O my Beloved, thou art the preserver of the peace of my soul; thy existence lends continuity to my life.

2. Thou visit the company of pious souls on air's wings and provide for those thirsty for thy love.

3. Thou did pass by thy lover's street. But did this delightful passage satisfy him or not?

4. If you ever reach His radiant tent, then let Him know this message of mine.

5. Thy rotten and forlorn lover, who is facing separations and taking turns in the dust of thy road of wonder, offers greetings to thee.

6. A whole epoch has elapsed since his going away from thee and deceptive temptations have victimized his self.

7. He has no prowess to come to thee, nor does he know his destiny; he is restless, lacks forbearance and is hopeless. Only the kindness can save him.

8. Were thee to set right both the worlds for him with a single benevolent look, this would not weaken the domain of thy kindness and generosity.

9. Alaie, it's time for you to wake up; The river of His benevolence and kindness is full swing. Can you construct your home in this sea of commotion.

۱۸

۱. نقدِ حیات[۱۸۹] خواہی جان کن فدای جانان — کین است در رہِ عشق آیینِ[۱۹۰] مہربانان

۲. مستان جامِ شوقش بر بوی لطف ہر شام — بر درگہِ جلالش آیند جان فشانان

۳. آنانکہ زنگِ[۱۹۱] ہستی از لوحِ دل زدودند — از جان نفور دارند[۱۹۲] دل در ہوای جانان

۴. مرغانِ سدرہ ہر شب حیران و بیدلانند[۱۹۳] — اندر خروش[۱۹۴] آیند افسونِ عشق خوانان

۵. از چشمِ بد نہانند[۱۹۵] از خویشتن نہان تر — عالم شدہ کن بوی[۱۹۶] از خوی[۱۹۷] این نہانان

۶. چون تیرہ روزگاری زین رہ نشان چہ پرسی — گر رہ روی نشان پرس از راہِ بی نشانان!

۷. گر کام خواہی از دوست ناکامیست کارت — کز گلشنِ وصالش دورند کامرانان

۸. عقل[۱۹۸] و دل اندرین رہ جانرا عقیلہ آمد — کاین کارِ بازگونہ ناید زکارِ دانان

۹. در وصفِ رمزِ عشقش گر لال شد علائی
خوش باش آگہ است او[۱۹۹] از حالِ بی زبانان

۱. تم اگر نقدِ حیات چاہتے ہو تو اپنے محبوب پر جان نچھاور کر دو کیونکہ عشق کی راہ میں دستورِ التفات یہی ہے۔

۲. جامِ شوق کے عاشق ہر شام اُسکی درگاہِ پُر جلال میں لطف و کرم کی امید سے جان چھڑکتے ہوئے آتے ہیں۔

۳. وہ لوگ جنہوں نے زندگی کی کدورت اور میل کو لوحِ دل سے دھو ڈالا ہو وہ خود سے متنفر ہو جاتے ہیں اور محبوب کی تلاش میں اپنا دل کھو بیٹھتے ہیں۔

۴. سدرہ (سدرۃ المنتہا) کے پرندے (فرشتے) ہر شب جب سرگردانی اور حیرانی کے عالم میں جوش میں آتے ہیں تو ان کی زبان سے بھی عشق کی فسوں کاری کے گیت سنائی دیتے ہیں۔

۵. یہ لوگ چشمِ غیر سے خفیہ اور خود اپنی نظروں سے بھی پوشیدہ رہتے ہیں ان لوگوں کے ایسے ہی طرزِ زندگی سے یہ دنیا معطر ہے۔

۶. تم تیرہ روزگار ہو، اس راستے کا پتہ کیا پوچھتے ہو؟ اگر تمہیں راہِ حق پر چلنا ہے تو اپنی جیسے گمناموں کی راہ پر چلو۔

۷. تم اگر محبوب کا وصال چاہتے ہو تو یہ جان لو کہ تم اس کام میں ناکام ہو! کیونکہ کامران لوگ اُسکے گلشنِ وصال سے بہت دور بیٹھے ہیں۔

۸. عقل و دل زنجیرِ جان بن چکے ہیں کیونکہ شعبازی کا یہ کام عقل والوں سے ممکن نہیں۔

۹. علائی تم اگرچہ اُسکے رموزِ عشق کی توصیف میں گونگے ہو چکے ہو، تاہم تم کو خوش رہنا چاہیے، کیونکہ وہ گونگوں کے حال سے بھی آگاہ ہے۔

۱۔ بنٛدٕ گژھکھ ژٕ روزٕنؠ وٕنٛدنؠ ہیہ دِلبرس زُوٗ
اَتھ بنٛدگی وٕپان چھی تہٕ کوٗرمُت یہ عاشقو جُھوٗ

۲۔ ہرٕ شامہ راتٕ راتس چھی شوقہٕ ہتی چھۆآنؠ
دربار بے بدٕلس پھٹھ زوٗ ، بیش کشس نِوآنؠ

۳۔ یم ژٕگٕر دیچھ چھِسان چھی تہٕ کاسان چھہ آہٕچ کھے
تم جانٕنے چھہ بیزار تہٕ دِل عشقنٕے کوٗرکھ مے

۴۔ شُدہٕ رکہٕ تہٕ جانوارے عاشآن چھہ تی چھۆآنؠ
(ا) عاشق چھہ عشقہٕ ماٗنزٕ بُزٕ کٕنی اَسہٕ دِوآنؠ

(ب) بیدِل نوٗ نَم چھہ ماران لایان بیٚلہٕ چھہ نالہٕ
کانٛہہ پوشنٕگ نہٕ پایا اَتھ شایہ ذوالجلالہٕ

۵۔ چھکھ چشمِ بدٕ گوٗمُت دوٗرٕ پانس نِشہٕ چھہ یژھٕ دوٗرٕ
(ا) تُنٕ مشکی چھہ پاتٕھین نیران یم عشقنی زوٗرٕ

(ب) لیٚرٕ لیٚرٕ کھُٹتھ چھہ روزان سے پھُٹی پھُٹی پتو دراو
واہ بوٗی خوش جہانس کیٛاہ مغزٕنی بیشنٛد ژاو

۶۔ چھہ ییٚلہٕ بے نصیبی وٕتہٕ راوٕ دی ہتی نہٕ زانٕنؠ
وٕنہٕ اَتھ وٕتہٕ نشانہٕ کرِیشنؠ ہینٛہ بے نشانٕنؠ

۷۔ وٕنہٕ مطلبو تہٕ میوٗ مطلب لَبکھ ژٕ از یار
(ا) یم مطلبٕن نہٕ میلنؠ گی تِم تِہنٕے چھہ اغیار

(ب) یم مطلبٕن پٕژھان چھی تِم زانٕہ گژھن نہٕ واصل
حاصل گژھی تِمن کینٛہہ یم یم گژھن بے حاصل

۸۔ عقلہٕ چھہ اَتھ وٕتہٕ منز کوٗہی گنٛڈ دِلس کھوٗرن ڈنٛگ
ساماہ نہٕ گاٹلین ہنٛز دیوانہٕ نے مدد منٛگ

۹۔ برٕ ژھنٛڈ نہٕ نِشہٕ چھے کوٗل ستے زوٗرٕ ے گوٗمُت علی شاہ
غم کانٛہہ نہٕ خوش چھہ روزٕن گی باشنے ستہٕ آگاہ

GHAZAL 18

1. If you want to discover the meaning of life, then sacrifice your life to the Beloved. This is a routine in the path of love.

2. The lovers who love to drink the wine of quest, visit His glamorous sanctuary every morning with the hope of indulging in His delight and kindness.

3. Those people whose hearts are purged of wickedness and evil, hate themselves and lose their hearts in search of their Beloved.

4. When the birds (angels) of the highest skies in the wonderous wonderings are excited every day, they sing songs of magical import.

5. Those people hide themselves from alien eyes and even do not expose themselves to their own eyes. That is why this world is fragrant.

6. You've gone astray. There is no fun in choosing this road. If you want to adopt the path of the righteous, then follow these unknowns.

7. If you want to see thy Beloved, then keep this in mind that you'll never succeed; this is as because the successful have stayed away from the garden of union.

8. Both, intellect and heart have chained my soul. This Hawkish endeavour is not possible with people relying on intellect alone.

9. Alaie, although you become dumb because of the qualities of His secrets of love, yet you should be happy because he knows the predicament of the dumb.

۱۹

۱. تا چند دردِ عشقش دارم نهفته در جان — پنهان چه دارم آتش چون دود نیست پنهان

۲. چون نیست دردِ عشقش دارو پذیر[201] پیش من — بیهوده چند پویم[202] در آرزوی درمان

۳. داروی دردِ این ریش از هر طبیب مندیش — کین را دوا نباشد[203] جز داغِ دردِ جانانی

۴. از من مجوی رایی چون رام نیست عقلم — کی رای داند آنکو[204] در خویش گشته حیران

۵. ادبارِ هستی ما شد پردهٔ[205] جمالش — ورنه ز راه تحقیق خورشید نیست پنهان

۶. دورِ[206] حیاتِ هستی آخر شود ولیکن — بنود حیاتِ جان را هرگز فنای دوران

۷. هر دم که بی غم او از سر جهان برآید — آن دم ز راه غیرت بر جانِ ماست تاوان

۸. بی امتثال امرش چشم امید بگشای — مزد آن برد[207] که دارد بر دیده مُهر فرمان

۹. پایان راه مردان نقدِ خود نیست ورنه
هرگز کسی علائی ره را ندید پایان

۱. اس کے دردِ عشق کو میں کب تک اپنے اندر چھپائے رکھوں، آگ کو کیا چھپاؤں کہ جب دھواں ہی نہیں چھپتا۔

۲. جب اُسکے دردِ عشق کا کوئی درماں ہی نہیں تو پھر میں کب تک دوائے درد کی آرزو لیئے پھرتا رہوں۔

۳. اس زخم کے درد کی دوا تم کو ہر طبیب سے نہیں مل سکتی۔ اسکی دوا محبوب کے داغِ درد کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۴. چونکہ میرا نصیب اچھا نہیں اس لیئے مجھے مشورہ نہ دو وہ شخص کیا مشورہ دے سکتا ہے جو اپنے ہی وجود میں کھو گیا ہو۔

۵. ہمارے وجود کی بدبختی ہی ہمارے لئے اُسکے جمال کا پردہ بن گئی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ سورج چھپ نہیں سکتا۔

۶. جسمانی زندگی کا وقت ایک نہ ایک دن پورا ہو جائے گا لیکن روح تو جاودانی ہے اور یہ ہرگز فنا نہیں ہو سکتی۔

۷. اسکی یاد کے بغیر، ہم جو بھی سانس لیتے ہیں وہ ہماری روحانی شرمندگی کا باعث بنتی ہے۔

۸. اسکی تعمیلِ حکم کے بغیر سید کی آنکھ بھی مت کھولو، جو کوئی اُسکا فرمانبردار بنا اُسی نے اس کا صلہ پایا۔

۹. مردانِ حق کے سفر کی تکمیل میں اگر خودی کا فقدان نہ ہو تو اے عطائی، کوئی بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس سفر کے انجام کو نہ پہنچ سکے۔

۱. اندر یہ عشقہ درد دے کوتاہ رٹن کھٹن کیناہ
ڈیکھ یا پھٹی چھو نیران تہ دوں نار دل کھٹن کیناہ

۲. اُتھ داآدی بے نہ دارو دے کتھ فکر گوس لورُے
زمود چھم گژھان میہ جیمود گو یہ سورُے

۳. اُتھ داآدی بے دوا نو ہرگز چھو دید وانن
اُتھ داآدی بے دوا دود دِتے ژیہ جانِ جانن

۴. میہ بختہ روستہ بے مو دِچھ رایہ ہنز بجب آئی
لیس پانہ بے چھو بوڈمت تس زانہ تہ وتھ نا آئی

۵. لیس پان پانہ بے نشہ کینہ تمی سُند دے نہ پے آو
گو مے ہمیشہ جاآران کرنا یہ نشہ ہنبر دزاو

۶. ظہور تمی سُندِس جمالس آمن پننی اتہ گو
پانس پننی چھو ادبار یو شید چھانگ زو

۷. تا خانہ نشہ بے غم تراوان ژکم کجے زم
اُتھ عمارتِ الٰہی تا وان ژیہ کیتھ تہ ماتم

۸. ماتن میہ حکم سرکار مانہ ونن چھو بوڈ باو
پروانہ جلے متل دِتھ بو سہ پیٹھ مو زنن تھاو

(ب) یمی یمی نہ موں فرمان جرمان تمس تہ دوری
لیس لیس چھو بند بردار مے چھی نوان موزوری

۹. پے پانہ بے نشہ جھی مردن لبن علی شاہ
یم ڈلہ تہ گی چھٹن تم بوڑتہ تم کھسن نہ ووڈ زانہہ

GHAZAL 19

How long can I hide the pangs of my love for Him since their can be no fire without smoke.

Since the pain of my love for Him cannot be stored anywhere, it's useless to wander indefinitely with the desire to find a balm for it.

3. The wound of the pain cannot be healed by every physician; only my love for Him can do so.

4. Since my luck is not good, there is no fun in consulting me. He who is lost in his existence, cannot give counsel.

5. The wretchedness of our existence has in itself become His beauty's veil; otherwise the truth is this that sun cannot hide itself.

6. Although our bodily existence has to perish some day, the existence of the soul is eternal and will never perish.

7. Without rememberancing Him, each breath of ours becomes a cause for our spiritual disgrace.

8. Do not open the expectant eye without carrying out His orders. He who becomes His perfect obedient, enjoys the fruit.

9. If the ago is not bypassed in the quest by the questers after encountering reality, then O Alaie, no one can reach the goal of his journey.

٢٠

١- از کنارِ خویشش می یابم دمادم بوی یار
زانْ[209] همی گیرم به هر دم خویشتن را در کنار

٢- چون کنارم را میانی نیست پیدا بر زمان
درمیانِ خونِ دل جانم[210] غمش را کرد کنار

٣- چون کنارم[211] را میانی[212] نیست زان در حیرتم
کان چنان نازک میانی نیست دائم در کنار

٤- نی میانش را کناری نی کنارم[213] را میان
از میانِ[214] آتشِ عشق نمی یابم کنار

٥- بر کنار است آنکه سودای میانش در سر است
از میانِ[215] خود برون شد گرچه بود[216] اندر کنار

٦- نیست کس را از میانش جز کنار اندر دو کون
از میان این چنین دولت کسی جوید کنار

٧- از کنارش گر علائی بوی میانش یافتی
در خیالِ آن میان از خویش گشتی[217] بر کنار

۱. میں اپنے محبوب کی رعنائیاں ہر وقت اپنے قریب پاتا ہوں اور اسی میں اُسکی جانب کھنچا چلا جاتا ہوں۔

۲. میں ہر وقت اُسے اپنے قریب پاتا ہوں۔ اسی لئے اُسکا غم میرے دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہے۔

۳. میں حیران ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے قریب ہوتے ہوئے بھی میرے قریب نہیں۔

۴. نہ ہی اُس تک پہنچنے کی کوئی حد اور نہ میری منزل کی کوئی حد۔ آتشِ عشق میں مجھے اپنی منزل نظر ہی نہیں آتی۔

۵. منزل اُسی نے پائی جس نے اپنے آپ کو بھلا دیا اور اُسی کی فکر میں کھو گیا۔

۶. دونوں عالم اُسی کے وجود کا مظہر ہیں اور جس کسی کو جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے اسی کے وجود سے حاصل ہوتا ہے۔

۷. اے علی تم نے اگر قرب و یاد سے اُسے پایا تو یہ سمجھو کہ تم نے اُسکی خاطر اپنے وجود کو مٹا دیا اور خود بری الذمہ ہو گئے۔

۱. مَنز لَشہِ ساتہ ساتہ بوسے میہٕ تمُو ہنز یِلوان
چھُس تہٕ منزرس خوشکس، بوٗٹھ ژھانڈنے چھُم ہلہ سوان

۲. چھُم نہٕ سہٕ منزا مُطٕس حاران ہے ووگ مرتھُم
ثاڈٕ آسانی وُ چھس اَندر نہٕ سے زاآڈیل کمر

۴. بوٗٹھ نہٕ سہٕ منزرس تسں ہندِس تے پہٕ منزرس ثُیت میہٕ ووٗن
نار ہندے عشقہٕ اَندر دوٗدُس، بوٗٹھ چھُم نہٕ نوٗن

۵. دِلبرَن زاآڈیل کمر نوٗ کآسنہٕ چھیٚ یِلوان اَتھ
تس اَتھ یِلوان چھُہ لیُس پانہٕ بے نشہٕ ودہ تھ

۶. عالمَن دوِن لوٗب چھُہ سآری کانہٕ نوٗ اَندر تھیہٕ دوان
تم تہٕ نادان اَندر مہ دوٗلژ نشہٕ یم لوٗب ہیوان

۷. لَب رٹِتھ رِژ چھُے علی شاہس اَژن اَندر ستہ
ڈلیشہٕ جانان اَندرِ ہے یوٗ دیانہٕ نشہٕ وُتھی تھے گژھ

• شعر ۳ کا کشمیری ترجمہ نہیں ملتا۔

GHAZAL 20

1. When I find my Beloved's glimpses beside me, I 'm driven to Him.

2. I always find Him beside me; therefore this proximity has housed itself in the depths of my heart.

3. I'm surprised to find that in spite of being beside me, my Beloved is not there.

4. The path to Him has no limit; therefore I don't have a fixed destination. In the fire of love there is no destination in view.

5. He who drowns in meditation, finds a destination for himself.

6. Both the worlds reflect his existence and whatever little one is able to achieve it is due to His grace.

7. O Ali, if you are able to find Him through remembrance and intimacy, then take it for granted that you lost your existence for Him and thereby liberated yourself from any blame.

۲۱

۱. عاشقان عکس رخت در همه اشیا بینند — سِرّ[۲۱۸] سودای تو در سینه هویدا بینند

۲. هر که را یک نفسی با تو مهیا گردد — دو جهان پیش درش عیش[۲۱۹] مهیا بینند

۳. خاک راهی که سگ کوی تو بر وی گذرد — توتیای رمد دیدهٔ بینا بینند

۴. درِ عشقت[۲۲۰] که حمایت گر هر دربان است — خوشتر از مائدهٔ جنت ماوا بینند

۵. آتشی کز غم تو رخت دل و جان سوزد — از فروغ قبس نور تجلی بینند

۶. از وجوه سِرّ[۲۲۱] بهیم خطا اسما خوانند — پس به تحقیق همه عین مسمّا بینند

۷. هر چه هست آنهمه آینهٔ ذاتت دانند — روی مقصود در آن آینه پیدا بینند

۸. عود جان را همه شب سوخته در مجمر شوق — دم خوشبوی صبا در دل اینجا بینند

۹. دست همت به بد و نیک جهان بالانند — چون دل از هر چه دو رنگست مبرا بینند[۲۲۲]

۱۰. سالکان توشهٔ این راه[۲۲۳] چون سازند — دولت[۲۲۴] آخرت از محنت دنیا بینند

۱۱. در پلاس تعب فقر بدو می نازند — کز پلاس غم او روح مسیحا بینند

۱۲. مخفیه الجثه کرده چو[۲۲۵] علائی تحقیق
از پس[۲۲۶] رنج و تعب گنج مکافا بینند

۱۔ عاشقوں کو ہر چیز میں تیرا ہی ظہور دکھائی دیتا ہے اور اُن کے سینوں سے تیرا ہی جنون ہویدا ہے۔

۲۔ جس کسی کو بھی لمحہ بھر کے لئے تمہارا قرب نصیب ہوا اُس نے دونوں جہاں کا آرام اپنی دہلیز پہ پایا۔

۳۔ تیرے راستے کی وہ مٹی جس پر سے تمہاری گلی کا کتا گزرتا ہے، نابیناؤں کے لیے سُرمۂ چشم کا کام دیتی ہے۔

۴۔ تیرے عشق کا درد ہر درباں کا نگہبان ہے اور تیرے عاشق اس درد کو خوانِ جنت سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں۔

۵۔ تمہارے غم کی وہ آگ جو رختِ دل و جان کو جلا ڈالتی ہے اسکی شدت میں بھی تیرا نورِ تجلی دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ ظاہری صورتوں اور اسباب کے سبب وہ تم کو مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت کے پردوں میں وہ تیرا ہی مشاہدہ کرتے ہیں۔

۷۔ تیرے عاشق ہر موجود شے کو تیری ذاتِ پاک کا آئینہ سمجھتے ہیں اور اسکی آئینے میں اُن کو اپنی منزل نظر آتی ہے۔

۸۔ عاشق رات بھر اپنے آپ کو شوق کی بھٹی میں جلاتے رہتے ہیں تب جا کر صبح کو اُسکی مہک اپنے دلوں میں پاتے ہیں۔

۹۔ سالک جب راہِ بے نیازی کا زادِ راہ تیار کرتے ہیں تو اُن کو آخرت کی تونگری اس دنیا کی محنت کوشی میں نظر آتی ہے۔

۱۰۔ سالک جب راہِ بے نیازی کا زادِ راہ تیار کرتے ہیں تو ان کو اس دنیا کی محنت کوشی میں آخرت کی تونگری نظر آنے لگتی ہے۔

۱۱۔ فقر میں اُن کو فخر محسوس ہوتا ہے اور محبوب کے خرقۂ غم میں اُن کو روحِ مسیحا دکھائی دیتی ہے۔

۱۲۔ علائی نے جب تنہائی میں حقیقت کی تلاش کی تو اُسے اس رنج و غم میں بے زوال دولت دکھائی دی۔

۱۔ عاشقن ہر موکھ چونے چھُ وُچھن روے تہٕ جمال
یُس وُتس چونے تمنا دِلہٕ ہے منزِ بجمال

۲۔ یُس اَکھا دوت ترِیہٕ نشہٕ اکھ لُقاہ اوٗن لوٗلَن
سو کھ تمِس نشہٕ چھُ برُن بیٹھہ زِ جہان تس ڈولَن

۳۔ یُس چانِس زھوڑہٕ ہوٗنِس میٚتھر پیٚدہٕ بے آسی
سو رِمہ سو میٚتھر چھیہٕ تہٕ بینا اُچھ بے پوٗہ کای

۴۔ عشقہٕ دادے چانٛہ دَگ چھ دوابَن سروار
جنۃ الماوی اَندرٕ چھُنہٕ خان کیتھہ کا شِہہ مزدار

۵۔ غمہٕ چانیک نار یُس کرُون دل و جانَس سوٗز
حضرتِ موسیٰ ہندِ تمنگلوک گو سے نوٗرٕ

۶۔ سُنز بیھیم بُوزِ تہے تمِ چھِ پُران خط ناوَن
ناوِ دوے سُرسِپنان اَدِ چھک تس پزاوَن

۷۔ چھُ یہ کنٛزٕ ہا سارٕ دۍ تھۄ آنہٕ ہوزن چھُ دچھان
مطلبُک چھُ امہٕ آنہٕ منز ہنہٕ ہنہٕ چھُ دچھان

۸۔ شوقہٕ منقلہ ووزن دۄد راتہٕ ہے کھوتکھ شب
مُشکِنی دار اَتانی چھُکھ اوسے بادِ صبا

۹۔ وَب دِتکھ نیک و بدس چھُ دستِ ہمت نہ بران
ییٚدِ دِل تلوٕ نہ نشہٕ چھُ گوڈے پاک کران

۱۰۔ سالکن دودلتہ پرتھ، محنتٔے دلی چھُ رضا
اتھ ورتہٕ دوہ تھۄ میٚمہ پآری زٕ پہٕ سُہ پوٗرے چھُ جزا

۱۱۔ تکلیفہٕ تمے محنت و فقرس چھُ تم خبر قدر چھان
روزِ حضرت عیسیٰ تم امہٕ اندری چھُ دچھان

۱۲۔ ہرکو رست شاہِ ہمدانؔ چھُ جنت الجنتہ
گنجہٕ چی وٕ تھو رنجہ چھے پلٕ یار روستے چھینہٕ

GHAZAL 21

1. For lovers, everything manifests only thy existence and this makes their hearts throb with rearing excitement.

2. He who finds himself closer to thee even for a single moment, finds peace of both the worlds at his own threshold.

3. The dust trampled by the dog of thy lane, works as a cure for the eyes of the blind.

4. The pain of love for thee guards every watchman and your lovers find this pain more tasteful than any fruit of paradise.

5. The fire of my sorrow for thee burns my heart and body and shows the intensity of thy radiance.

6. They call thee by different names because of external causes and effects, but behind the curtain of reality they study only thee.

7. Thy lovers consider every existing thing a mirror of thy pious existence and it is this mirror which shows them their destination.

8. Throughout the night thy lovers burn themselves in the furnace of love. Only then do they enjoy the fragrance of the dawn.

9. It is only when thy followers gather necessaries for their journey that the struggle with this world energizes them to find a resting place.

10. When the questers prepare necessaries for their deselfing journey, then their hardships make them realise the strength of the spiritual world.

11. Their contemplation makes them feel proud of themselves and in their garment of sorrow they see the soul of Christ.

12. When Alais searched for Him in his loneliness, he found indestructible wealth in his sorrow and gloom.

۲۲

۱. ای خوش آن دم کین دل از نُه طاق دم بیرون زند — در فضای قدسیان [۲۲۷] جان خیمه بر گردون زند

۲. چار طاقِ جسم با این شش در و پنج آشیان — جمله بر هم سوزد و دل بر [۲۲۸] هامون زند

۳. عقلِ کُلّی دامنِ همت بر افشاند ز خاک [۲۲۹] — مهرِ اقبالِ ابد بر بُنیتِ [۲۳۱] مکنون زند

۴. بارگاه انس در صحرای عزت بر کشد [۲۳۰] — میخِ اشواق و طنابِ ذوق و عشق مستولی [۲۳۲] زند

۵. از هوای نفس گر یکره [۲۳۳] خلاصی باشدش — در هوای لامکان لاف از فلک افزون زند

۶. عقدهٔ چون و چرا در وحشت آبادِ بدن — ماند بر طارم علوم دم ز بیچون زند

۷. تا ازین ظلمت سرای [۲۳۴] تیهِ حرمان نگذرد — دست همت [۲۳۵] بر جناب کبریا او چون زند

۸. چون نسیم روح و ریحانِ [۲۳۶] ریاضِ انس دید — تاجِ رفعت [۲۳۷] بر سریرِ [۲۳۸] صورتِ مکنون [۲۳۹] زند

۹. ارغنونِ [۲۴۰] عشق چون با نغمهٔ توحید ساخت — مطرب [۲۴۱] از شوقِ جمالش ناله‌ها موزون زند

۱۰. گر رسد روزی علائی از کشاکش‌های نفس،
زین کشاکش کام جان بر نقدِ افلاطون زند

۱۔ وہ وقت کیا خوب ہوگا جب یہ دل شور و غل سے باہر قدم رکھیگا اور جب روح فرشتوں کی دنیا میں خیمہ زن ہوگی۔

۲۔ اسکی یاد میں انسان کو جسم کے تمام عناصر و اجزاء کو جلا دینا چاہیئے اور خود صحرا نشین ہو جانا چاہیئے۔

۳۔ عقلِ کامل جب دامنِ ہمت کی تطہیر کر دیگی تو روح بھی ابدی اقبال مندی سے سرفراز ہو جائے گی۔

۴۔ عزت کے میدانِ عمل میں جب دل محبت کا شامیانہ سجائے گا تو اُسکے شوق و ذوق کے کانٹے اور پھول علم کے ستون قرار پائیں گے۔

۵۔ ہوائے نفس سے اگر دل خلاصی حاصل کرے تو لامکان کی خواہش میں وہ فرشتوں سے بھی بلند ہمت ثابت ہوگا۔

۶۔ عاشق کے دل میں چون و چرا کی گرہیں ہوتی ہیں لیکن لامکان میں پہنچ کر وہ دریائے جیحون کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہے۔

۷۔ عاشق جب تک نا امیدی کی ظلمتوں سے نہ گزرے تب تک وہ ذاتِ کبریا سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔

۸۔ عاشق جب باغِ محبت کی مہک دیکھتا ہے اور روحانی تراوت محسوس کرتا ہے تو اُس کا تاجِ رفعت اور بھی زیادہ قیمتی بن جاتا ہے۔

۹۔ شبابِ عشق جب دمسازِ توحید ہو تو مطرب بھی اُس کے شوقِ جمال سے سرشار نظر آتا ہے۔

۱۰۔ علائی اگر کبھی نفس کی کش مکش سے آزاد ہو گیا تو سمجھ کر اُس نے افلاطون کی حکمت پر بھی سبقت حاصل کر لی۔

۱۔ (الف) واہ سو گرِ گیاہ آسہ تے کرِ ترتھ میہ دَتھ تے واہ ییم
نفلکئے چانگرِ ژلیم تہٕ لٲبہ کھوٗل تراوِکھ ییٚیم

(ب) دِل کَڈِہ ہم کھورِ قادٕ اَنٛدرٕ نیبرٕ مے کِنہٕ دَوٕنیہ
زٕومیہ واتم قدٕسین نِشہ خیمہ اَسمانَس دِیہ

۲۔ شیٖشہٕ دَرِ وٕتے پانژرِ وٕے آلوٕتہٕ ژورِ وٕے طاقہٕ ساٛن
یمی گرٕمی دٕز ہم تے دِل دٕپیم وِہ تہٕ لامکان

۳۔ ہیٚتنگ زٕلو عقلِ کُل وُذٕ تیمے وٕوہٕ تھیم نیٚش تراوِ زٕ
ہٕمیاتِ اَسمان ہے پیٹھ دِیہ الیقبالہ پیٚچھ موہ ہَر

۴۔ (الف) خیمہ دَرٕشن جاپہٕ ہندِ اُلفتک مے گنڈِتھ دَزاو
دِیہ تتھ اَنٛدرٕ یتھ مادان عزت آو ناو

(ب) دُکھرِ خیمس شوقہٕ میٚنہٕ گرِہس ذوقہٕ طناب
مشکلی تھم آسہٕ نس تے تھمنہ ہیتن چھ تاب

۵۔ نفسہ کیو لوٗ بوٗ نِشہٕ آسہس خلاصی اَکھ دماہ
ازمُلک دَرِ لامکان چھس تے عقوٗدے مادِن دماہ

۶۔ جسمہ کس کِزٕ یرِس لَدی ساٛری خطر تراوِتھ ژھنے
وِہ تُھ تُی بر اَسمان دَرِی یائے جیحوں چھُم منے

۷. یتہ ثُرین مینو رہ وِدْ لتہ برہ ہتہ مینس طاقتوا نیا
صحبت دربارے تہیپ چھادِنی سُفتے بنیشیا

۸. اوسے از باغ الفت خوش بوواہ چھُس بِنگے
حوسنو کس تختس بیت چھُس تاج اقبالک دِنے

۹. سازِ عشق نغمۂ توحید سان وائن بیتیہ
شوقو سازندرتس سندسے نالہ کم موزون دیہ

۱۰. نفسو چی لم یو علی شاہس ژرجی یاد تہ ہیمین
لتہ دِژان مالس تہ افلاطونس ہشرن حکمہ مژن

GHAZAL 22

1. How beautiful will the time be when this heart dismisses external pomp and show and excitement and pitches its own tent in the world of angles.

2. In his remembrance of Him, man should burn all the organs of his body and station himself in a desert.

3. When complete maturity boosts courage, the soul will embrace the lustre of eternal future.

4. When the heart decorates the canopy of love in the field of reverence, the thorns as well as flowers of quest will be erected as pillars of knowledge.

5. If the heart liberates itself from the whims of worldly ambitions, then in its loving for the infinite, it will prove more prestigious than angels.

6. As usual, the lover's heart does complain, but once it merges with the infinite it surges with the water of the river Jayhoon.

7. Unless the lover passes through the tyrannies of hopelessness, he can't converse with God.

8. When the lover feels the fragrance of the garden of love and quenches his thirsty soul, his flying crown becomes more precious.

9. When love's fire springs from the Absolute, the musician also gets intoxicated by his quest for beauty.

10. If Alaie ever succeeded in getting rid of bodily attractions, then he has taken lead even over Plato's wisdom.

۲۳

۱. هر سحرگه بوی زلفش[۲۴۲] دل به بالا میکشد — صورتِ موهوم را خط بر من[۲۴۳] و ما میکشد

۲. سایه در خورشید گم میگردد و سیمرغِ فضل — زالِ زار افتاده را از تیه سودا میکشد

۳. جانِ خرامان مشغول[۲۴۴] در هودجِ عین یقین — هاتفِ رحمت دل از چاه تمنا میکشد

۴. دستِ غیرت گلخن از غولانِ نفسی کرد پاک — شبنم[۲۴۵] از صحرای کثرت سوی دریا میکشد

۵. چون حجابِ ماسوا از دیدهٔ دل دور شد — رختِ دل بر گلشن این سقفِ خضرا میکشد

۶. در خمِ زلفش چو پنهان گشت هر پیدا که هست — نورِ رویش آن نهان[۲۴۶] در خویش پیدا میکشد

۷. ابرِ جودش گر نثارِ فیضِ رحمت میکند — خاکیانِ خسته را در صفِ[۲۴۷] اعلیٰ میکشد

۸. نشئهٔ اسرارِ کون و نقدِ[۲۴۸] معیارِ وجود — در نهادِ پیکرِ خاکی از این جا میکشد

۹. چون علائی صیدِ عنقای جلالش گشت زال[۲۴۹]
بر ضمیرش دامِ اشکالِ معما میکشد

۱. اُس کی زلفوں کی خوشبو ہر صبح دل کو رونق بخشتی ہے اور ہماری نظروں کی موہوم صورتوں پر خط پھیر دیتی ہے۔

۲. سورج کی روشنی میں سایہ غائب ہو جاتا ہے اور بوڑھا عقاب مظلوم "زال[1]" کو اُٹھالے جاتا ہے۔

۳. عین الیقین کے سفر میں روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے اور رحمت کا فرشتۂ غیب دل کو آرزوؤں کے کنویں سے باہر نکالتا ہے۔

۴. نفس عمارہ کی بھٹی کے دیوؤں کو غیرت کے ہاتھوں نے نکال باہر کر دیا اور کثرت کے صحرا سے اُنکی بارانِ رحمت (شبنم) نے دریا کا رُخ کیا (کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت کی جانب اشارہ ہے)۔

۵. جب ماسوا کا حجاب دل کی آنکھوں سے دور ہو جاتا ہے تو یہ دل گنبدِ خضرا کا سفر باندھتا ہے۔

۶. موجودات و مخلوق جب اُنکی زلفوں کے خم و تابناکی میں کھو جاتی ہے تو اُس کے حسن و جمال کا نور وہ اپنے اندر منعکس کر لیتی ہے (وحدت الشہود کی طرف اشارہ)

۷. اُنکی سخاوت کے بادل اگر رحمت بن کر برسیں تو یہ خاکیانِ خستہ حال بھی اُنکی صف اوّل میں جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔

۸. پیکر خاکی (انسان) کی سرشت میں دُنیوی زندگی کے رموز اور اُس کے وجود کے معیار کی ارزش یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

۹. علائی جب اُس کے جلال کا شکار ہو گیا تو اُس کے دل پر اسرار و رموز کا انکشاف ہونے لگا۔

---

[1] سام کے بیٹے کا نام ہے۔

۱. چھم وَنس ہر صُبح تمہ ہنزِ بوے میۂ بیتوُرُے لَم دوان
یتھ خیالی صورتس بنی تیتھ ژھانن ڈیپ تیتھ نوان

۲. تا پھ میۂ شبلس پچوان سوسے بُدۂ بہر آنی وچھن
زال بیچارس رچھان چھم فضلہ چی آگر پچھن

۳. زوٗ میۂ زانیانس یقینکی چھ دُرباطن لَیکان
دِل کھسان ارمانکہ گرزیرے تہ چھم رحمتہ چھکان

۴. گچھ حماچ غار تیجہ دستن ڈیوُز تہ پاک گزاو
نفسہ براکہ گاکہ نس تے دیوہ نے اکہ لار پاو

۵. تاوُس نیلس پیچھ دِل خوش پیچن چھے دوہ ٹھ ٹلان
پوشہ باغن اندرے کَم ژھالہ ماران تے پھولان

۶. زُلفہ گنڈن تمہ ہندی پیداش تھاون کھٹی کھٹی
نوٗر رُو چھس جلوہ ماران رژاو کھوت ٹاسَت پچھو چھٹی

۷. جوٗ پاوٗ بَرن تمہ ہندی باران رحمتہ تُرا وُنے
خستہ جانن خاکہ بن پیٹھ صفس دِتھ ادُنے

۸. کاوُ تمگ ژورمت اسرار زانو تس اُسی
خاکہ مرِ بے گو خزانہ تے لدن سون گودی

۹. راز پھ زن تمہ ہندی گوزِ ینہ شاہ ہمدان شکار
وُنہ ناوان نون تہ سون چھس تے برن دعا نہ زار

GHAZAL 23

1. The fragrance of His tresses makes morning glamourous and these tresses lend a pattern to the hazy shapes of our vision.

2. Darkness disappears into the sun's light and the victim Zal is lifted by the old eagle.

3. The quest for the stability of faith yields spiritual bliss and the unknown graceful angel lifts the hearts from the pit of mundane desires.

4. Demons of the furnace of selfish desires have been thrown out and the dew of benevolence changes direction from the desert of the manifold to the river (Here unity in diversity and diversity in unity have been hinted at).

5. When the veil of God's peer is lifted from the eyes of the heart, the heart sets out for the possession of the Green Dome. (Khizer)- Gumband-e-Khazra).

6. When existent and creatures get trapped in the curves and radiance of His tresses, they nurse within them the light of His grace (Here God's being present in the world has been suggested)/

7. Were the clouds of His generosity to turn into the rains of benevolence, these dusty miserables would also stand in the front row.

8. The creation of men contains secrets of sordidly life and this is the point to start to assess the importance of His existence.

9. When Alaie fall a victim to His glory, His heart was exposed to mysteries.

۲۴

۱۔ اگر تو[250] بر سرِ کویش دمی گذر یابی
کنوزِ غیبِ دو عالم بیک نظر یابی

۲۔ کلیدِ عقدۂ ابوابِ[251] بارگاہِ جلال
توئی اگر سرِ موئی ز خود خبر یابی

۳۔ چراغِ مجلسِ روحانیانِ عالمِ قدس
ز نور[252] تست گر از شمعِ جان اثر یابی

۴۔ ندای ہاتفِ غیبی ز لامکان ہر دم
بہ سمعِ[253] دل شنوی گر ز خود خبر یابی[254]

۵۔ تو روضۂ دل اگر ز آبِ علم تازہ کنی
بعاقبت ز ریاضِ وصال بر یابی

۶۔ حجابِ خُبثِ[255] تن از ماہِ[256] روح بر خیزد
اگر ز آتشِ عشق یکی شرر یابی

۷۔ ریاضِ عالمِ جان مشکبوی گردانی
نسیمی[257] از رہِ[258] لطفش دمِ[259] سحر یابی

۸۔ سری بہ سدۂ ایوان بر کمال تراست
بر آستانِ جلالش رہی اگر یابی

۹۔ علائی از درِ[260] امید رُخ متاب دمی
ز فیضِ رحمتِ عامش نمی مگر یابی

۱۔ اگر تم لمحہ بھر کے لیے بھی اُس کے کوچے سے گذرو تو تم کو ایک ہی نظر میں دونوں دنیاؤں کے پوشیدہ خزانے مل جائیں گے۔

۲۔ اگر تم خود کو ذرا سا بھی سمجھ سکو تو تم بارگاہِ الہٰی کے ایوانوں کے رموز کی کلید بن جاؤ گے۔

۳۔ اگر تم شمعِ جاں سے روشنی حاصل کر سکو تو ملائیک کی محفل کا چراغ تمہارے نور سے روشن ہو جائے گا۔

۴۔ تم اگر اپنے آپ سے باخبر ہو جاؤ تو لامکان سے ہاتفِ غیب کی آوازیں تم اپنے دل کے کانوں سے سُن سکو گے۔

۵۔ گلستانِ دل کو اگر تم علم کے پانی سے سیراب کر سکو تو بالآخر تم کو وصالِ چمن کے میوے حاصل ہو جائیں گے۔

۶۔ اُس کے عشق کی آگ کی ایک بھی چنگاری اگر تم کو چھوے تو تمہارے جسم کی خباثت کے پردے دھل جائیں گے اور تمہاری روح چاند کی طرح روشن ہو جائے گی۔

۷۔ صبح کے وقت اگر تم اُس کے لطف و کرم کی ٹھنڈی ہوائیں پا سکو تو تم اپنے قلب و روح کی دنیا کو معطر کر سکتے ہو۔

۸۔ تمہیں اگر اُس کے جلال کا علم ہو جائے تو پھر بلند بام ایوانوں کا ہر "راز" تیرا ہے۔

۹۔ علائیؒ، تم امید کے در سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہو، شاید اُسکی رحمتِ عام کے فیض سے تم کو بھی تراوت مل جائے (لا تقنطوا من رحمت اللّٰہ کی طرف اشارہ ہے)

۱۔ ژھوپہؔ چھِ ژٕ تمُی ہِنٛزٕ یوٚدوٕے دمادٕ پگہٕ تہٕ نٔشِنی
شی
گرٕی گرٕم ژٕ یہٕ سہٕ یوٚدوٕے کٔنی نظرٕ تہٕ ییٚنی

(ب) خزانہٕ باگی مگ ووان جہان سٔنے ژٕ یہٕ دٕنے
ژٕ یہٕ نے گُزھن تہٕ پاوٕن تٔمے پٔننے تہٕ سینے

۲۔ بجرٕ تہٕ درگاہ ہٕنٛدٕ برگ چھِیہٕ گٔنٛز ژٕ یہٕ دیان
ہٕرگرٕکھ ہٕر مویاہ ژٕ ہیچھٕ پٔنٕن یان

۳۔ چھُہ نوٗرٕ چانہٕ نٔشہٕ ژوٗنگ ملاکٕ کٔن تہٕ بنے
پوان ژٕ یہٕ پانہٕ نٔشہٕ چھےٚ زوٗنگ شماہ تہٕ وسنے

۴۔ چھُہ لامکان ژٕ یہٕ لایان ہٕدا پیہٕ چھُہ شنٔی
تہٕ بوزنے ژٕ یہٕ بٔنی پیلہٕ گوہ ہٕر ژٕلی کٔنِنی

۵۔ بٔگی ژٕ یہٕ علمہٕ آگ لدٕن ییٚنی دپے
کٔمینوٚنے ژٕ یہٕ ہپو وملگ پتو چھےٚ وآملے

۶۔ وزٕی ژٕ یہٕ پرٕدٕ تٔنہٕ ہٕنٛد شوٗدٕن ہینی رودٕ چھِے
تیتھٕ نبرٕ ژٕ یہٕ عشقہٕ تار پاگٕنے پیٚنی یوٚدوٕے

۷۔ پھِلی ژٕ یہٕ اندٕ ہٕ زوٗنگ باغ مُشک وبِی ژٕ ہٕ نگاہ
ژٕ یہٕ مٔنجٕ وٕفتہٕ تٔس سٕنٛد یوٚدٕ دٕلن ییٚنی واداہ

عہ موجودہ کشمیری زبان میں "ژھوپہ" لفظ متروک ہوچکا ہے۔ یہ لفظ "پگہ ٹھی" یا "گی کو سیچنے" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۸۔ بٔنٛن ژٕ یہٕ ساری کٔمابے تہٕ چھِیہٕ کامِنی تہٕ کٔتھاہ
ری
رٕنگہٕ ژٕ یوٚدٕ دٕ سہٕ بوٗڈٕ براند بٔنکہٕ پٕرٕمی ژٕ دٕتھ

(ب) چھُہ تمٕنہٕ بوٗڈٕ ژٕ یہٕ تٔس سٕنٛد براندٕ چھُہ بٔڈٕ پیٚے شاہی
چھُہ بٔختہٕ بوٗڈٕ سہٕ رٕنٛی تٔس پیٚے دٕہ بے شاہی

۹۔ ژٕلن ہیٚو تٔھ تہٕ علی شاہ اٰسے بٔرٕ نٔشہٕ زاہنہٕ
ری
بٕرتھ چھُہ فاتحہٕ پہٕ دربار پہٕ گراٰسے نٔشہٕ زاہنہٕ

(ب) کٔمجر چھُہ رحمتہٕ سٕنٛدے چھون نان تہٕ اٰتھ چھُہ پٔنینے
لواہ سرباژٕ بٔکھاتہٕ ژٕ یہٕ بٔس چھُہ دٕسنے

GHAZAL 24

1. If you pass by His lane just far a moment, a single glance will reveal treasures of both the worlds.

2. If a little understanding descends on you, then you will hold the key to the secrets of echelons of God's domain.

3. Your life is a lamp and if you continue to emit light from it, then the lamp amidst angels will brighten up with your light.

4. If you become aware of yourself, then your heart will through the angel of the unknown hear voices from the infinite.

5. If you water the garden of heart with knowledge then you will get a place in the garden of fruit ultimately.

6. If just a single spark of your love for Him strikes you, then all the impurities of your body will be purged and your soul will sparkle like the moon.

7. If you get hold of the cool winds of dawn of His kindness, then you can make the world of your heart and soul fragrant.

8. If you come to know His glory, then all the secrets of His lofty echelons will be yours.

9. O Alaie, do not neglect the door of hope even for a moment; perhaps His universal benevolence will encompass you as well (God has forbidden disappointment).

۲۵

۱. تو کانِ گوهر[261] کانی[262] و جوهرِ[263] نونی — چه کاف و نون[264] ز کاف و نون تو افزونی[265]

۲. محیطِ گنبدِ افلاک[266] را تویی مرکز — صفای صافیِ[267] اسرار را تو استوانی

۳. ز دورِ دائره گر بسوی مرکز آیی باز — یقین بود[268] که ز هر وصف و وهم بیرونی[269]

۴. سپهرِ مطلعِ انوار و آفتابِ جلال — بگردِ نقطهٔ ذاتِ تو کرده گردونی

۵. ظهورِ سرِّ کمالاتِ سرمدی از تست — اگرچه[270] خازنِ اسرار را تو مخزونی

۶. قبای[271] غیرتِ او بود[272] بر چه[273] جمالِ تو شد — تویی که در صدفِ علم دُرِّ مکنونی

۷. لوای عزِّ تو بر سدره[274] قدم زده اند — عزیز در صفِ اهلِ صفا تو اکنونی

۸. دفینِ مخزنِ لاهوت را که کون و مکان — نداشت طاقتِ دیدار آن تو مدفونی

۹. علائیا گر ازین حال حیرت است ترا
امید قطع مکن چون بوقتِ مرونی

۱۔ تم "ق" کی "کان" کے گوہر ہو اور "ن" کا جوہر بھی تمہی ہو۔ "ق" اور "ن" کی کیا حیثیت؟ تم تو ان دونوں سے برتر ہو۔ (کُنْ فیکن اور آدمی کی حیثیت کی طرف اشارہ ہے)

۲۔ تم گنبد افلاک کے محیط کا مرکز ہو اور تم اُس کے رموز کے محل کا ستون ہو۔

۳۔ اگر تم اس دائرے کے طواف سے اسکے مرکز میں لوٹ آؤ تو یقیناً تم ہر وصف و وہم سے برتر ہو جاؤ گے۔

۴۔ یہ چرخ گردوں جو تجھے آفتابِ جلال کا ایک مطلعِ انوار ہے اور تیرے ہی وجود کے اردگرد گھومتا ہے۔ (سحر الشمس والقمر کی طرف اشارہ ہے)

۵۔ اَبدی کمالات تیرے ہی دم سے ظہور پذیر ہوئے ہیں اور تمہی اُس کے رموز کے خزانوں کا مخزن ہو۔

۶۔ "تمہاری تخلیق اُسکی قبائے رحمت تھی" اور اب تم علم کا ایک منبعِ نور ہو۔

۷۔ تمہارے مقام کا عَلم عرش بریں پر گڑھ چکا ہے اور آج تم اہل صفا کی صف میں عزیز ہو۔ (سدرۃ المنتہا اور اشرف المخلوقات ہونے کی طرف اشارہ ہے۔)

۸۔ تم مخزن لاہوت کا ایک ایسا خزانہ ہو جسکو دیکھنے کی کون و مکان میں طاقت نہ تھی۔ (مرتبۂ صفات یعنی جبروت اور مرتبۂ اسما یعنی ملکوت کی طرف اشارہ ہے اور لاہوت یعنی عالم ذات الٰہی جسمیں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے)

۹۔ اے علائیؔ، اس کیفیت سے اگر تمہیں حیرت ہو رہی ہو تو امید کا دامن نہ چھوڑو، یہ کیفیت اپنے متعین اوقات میں خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔

۱۔ ژٕ کان گوہرٕ کانُک تہٕ نوٗن کےٚ جوہرٕ
چھےٚ کافٕ نوٗنٕ کٲنٛسہٕ تیٚمبہ تہٕ آدمی برترٕ

۲۔ ییٚہ بوٗمِس ژٕ ییٚہ، طوافس ڈٲنٛٹہ چھےٚ پھیٚرِ وٕنی
زٕمینس ژٕ ییٚہ چھےٚ اَسمان نیٚنٛمہٕ تیٚمبہ پیٚپوٗنی

۳۔ اگر ہیٚرِ نِہ ہنزٕرے تہٕ لَرٕ چھکھ نیٚشٕٹمت ژٕ ٹی تمٕ
صَفا تہٕ صافیہٕ بخشتہ ژٕ ییٚہ چھی گٕمٕتھی کٕم کٕم

۴۔ ژٕ ییٚہ کانٛہہ اَدٕ تہٕ نہٕ واتی ژٕ بےٚ بہا چھکھ لال
صِفتہ ژٕ ییٚہ کُن تہٕ نہٕ پوٗشِن ژٕ تھٲوزٕ وٕہم و خیال

۵۔ بنی جلال رُوٗن ہندٕ ژٕ ییٚہ عرشٕ ییٚہ آگےٚ چھی دوان
ژٕ گوٗمتےٚ ژٕ ییٚہ چھےٚ پرگارٕ پتھس نوٗن قطبٕ ژٕ پیٚوان

۶۔ "کمالکن" چھےٚ ژٕ تَس بنان چھانہٕ طلوٗ ہوٗز
خزان چھیٚس ژٕ نیٚشٕٹمت خزانٕ چھکھ موٗستوٗر

۷۔ تَس سبنہٕ فارِیچ چھیٚہ قبا ژٕ ییٚہ تھٲوٗر و چھینٛس
ژٕ علمٕ ہا گنہٕ ہندٕ چھکھ موٗل موٗ خستہٕ ننس

۸۔ عَلمٕ چھےٚ عزٕ تہٕ چاپٕچ ڈٲکھِر ہٕنٛزٕ ازل
صَفاکس صفیہٕ منٛز عزیزٕ چھکھ بےٚ بدل

۹۔ یُس خزانہٕ لاہوٗت تہٕ سپٕن نہٕ کانٛسہٕ عطا
ژٕ ییٚہ چھےٚ خزانہٕ چھی اَندٕرہٕ کانٛہہ ہو نیری ژٕ متاع

۹۔ یہ مشکل نہٕ گٕژھان حل، چھےٚ حٲرنگ وٕسواس
علی شہوژٕ میہٕ ژٕ ٹھہٕ براٗنتھ چھےٚ پرارنےٚ وٕ خش

GHAZAL 25

1. Thou art the diamond of the mine of causality. Causality in itself is of no value for thee because thou art above its demand (here cause and effect and the creation of Adam have been suggested).

2. Thou art the centre of the circumferences of the vaults of skies and thou art the pillar of the mansion of His secrets.

3. If you arrive at the centre by rotating around these circumferences, you will undoubtedly defy every mean quality and superstition.

4. The burning sun reflects the light of thy radiance; it moves only about thy existence (God has kept stars and skies turning for ever).

5. All eternal feats spring from thee and thee alone are the source of the treasure of secrets.

6. My (man's) creation is only a sign of thy benevolence and I am thus fond of the light of knowledge.

7. The flag of your elevation stands pitched on thy throne's sky and now you're a dear one amongst the pious (Here man's highest possible elevation and his being the crown of creation have been suggested).

8. You're such a treasure of the infinite treasure-house that the whole of creation could not bear to see it (Here the position of attributes, i.e. determinism and the position of names, i.e. angels have been suggested, apart from the unknown, i.e. God's omnipresence in which the quester merges with the infinite).

9. O Alaie, even if this enchantment surprises you, still do not give up hope. This enchantment will bear fruit at its appointed hour.

غزل ۲۶

۱. گر براندازد[275] زمانی از جمال خود نقاب
از خجالت در کسوف آرد رخ خود آفتاب

۲. در نسیمی از ره لطفش بدوزخ بگذرد
بندیان حبس آتش[276] ذوق یابند[277] از عذاب

۳. در بهشت از جلوه حسنش شود خالی دمی
سلسبیل و سایهٔ طوبیٰ[278] شود دل را حجاب

۴. با صفای لذت دردش[279] نعیم خلد هیچ
بی خیال[280] دولت وصلش همه عالم سراب

۵. بی خمار از مستی[281] خواهی ز هستی دور[282] شو
ور حیات[283] جاودان خواهی طلب کن آن شراب[284]

۶. بادهٔ غم نوش اگر خواهی رهایی زین خمار
راه رندان گیر گر جویی[285] تو قرب آنجناب

۷. روزِ بازار[۲۸۶] یکه رندان راست بردم در غمش
زاہدان در عمرِ خود ہرگز نہ بینند آن بخواب

۸. مہرِ سپہر اوست[۲۸۷] ایدل تو دم از وصلش[۲۸۸] مزن
سایه را خورشید جستن[۲۸۹] کی بود زاں‌ئی صواب

۹. در پی[۲۹۰] عنقا چه پوئی آخر ای مورِ ضعیف
مجلسِ جانان چه جوئی آخر ای جانِ خراب

۱۰. گر جہانی چون علائی ہردم آنجا شد فنا
قطره در دریا فتاد[۲۹۱] و باز شد آبی بآب

۱. لمحے بھر کے لیے اگر محبوب اپنے جمال کا پردہ ہٹا دے تو سورج بھی فرطِ خجالت سے اپنا چہرہ چھپائے گا۔

۲. اگر اُس کے لطف و کرم کی ٹھنڈی ہوا کا گذر جہنم سے ہو جائے تو جہنم کی آگ کے قیدی بھی عذاب دوزخ سے رہائی پالیں گے۔

۳. جنّت بھی اگر اسکے حسن و جمال کے جلوؤں سے لمحہ بھر کیلیے محروم ہو جائے تو سلسبیل (جنّت کی ایک نہر) اور طوبیٰ (جنت کا ایک درخت) کا سایہ قلب و خاطر کیلئے ایک حجاب بن کر رہ جائے گا۔

۴. اُس کے لذّتِ درد کی صافی و پاکی کے نزدیک جنّت کی نعمتیں بھی ہیچ ہیں اسکے وصال کی دولت کے بغیر سارا عالم ایک سُراب کی مانند ہے۔

۵. اگر تم پیے بغیر ہی مستی کے خواہاں ہو تو ہستی سے گذر جاؤ اور اگر تم حیاتِ جاوداں

کے طلبگار ہو تو ویسی ہی شراب تلاش کرو۔

۶. تم اگر مستی و خمارِ دنیا سے چھٹکارا چاہتے ہو تو اُس کے غم کی شراب پیو اور اگر تم اسکی قربت کے خواہاں ہو تو رندوں کا طریقہ اختیار کرو۔

۷. اسکے مغموم رندوں کو روزانہ جو رونق میسّر ہوتی ہے۔ اُسے زاہد ساری عمر خواب میں بھی نہیں دیکھ پاتے۔

۸. اے دل، محبت تو اُسی کی محبت ہے تو اُسکے وصل کی لائق نہ مار سایہ بھلا سورج کی رفعتوں کو کیسے پاسکتا ہے۔

۹. اے کمزور چیونٹی، تم عنقا کا پیچھا کیوں کر رہی ہو۔ اے تباہ حال تم محفلِ جاناں کیا تلاش کر رہے ہو۔

۱۰. علائی کی طرح اگر ایک دنیا بھی اُس پر روزانہ فدا ہوتی رہے تو کیا ہوا۔ یہی نا کہ جیسے پانی کا ایک قطرہ لوٹ کر دریا میں گرا اور پانی میں مل کر پانی ہوگیا۔

۱. بُرقہ یوٚد دِلبر روٗخَس تراوِتہ موٗن کھاوُن ہیٚیہ
مَنٛدچھِ اُفتاب تہٕ تس گژھنتھ بجھتی ہے پیٚیہ

۲. قہرِ ہے اَنٛدرٕ ہواواہ مہرٕکے گوڈٕنے روہ بَن
قادٕ خانس ژٕینہِ نے کردوزخی راحت لَبَن

۳. جلوہِ حسنکٕ سو رگیے ساتھاہ شہ تھاوِ ژھایہ بُل
سلسبیلچ شر بھتجٕ گژھوان طوٗبی ہک شہُل

۴۔ دُرد پیالہ تمی ہُندس قطرہ زُری آسِس چھِنیہ
گُورہ بینی دِتا قیامتہ پیٹھ مے لیس کیٛس موٚکھ چھینیہ

(ب) وصلہ لذتہ تمی ہُندِس لیٛی ذاو تس جنتہ نہ جان
ستہ پہ لیٛس تمی ہُنز چھ تس نِشہ شاٹھ تہ بوٚدوِن جہان

۵۔ نا آسہ پنہ کرسی تیا پیدا چھُورت قی گو چوٚن
زندہ یودوے تاابد روزُن گرژھکھ سے موٚکھ پیہ چوٚن

۶۔ موٚسے یہ تمی ہُندے نمک چوٚن بنگ تے غفلتہ ژلی
ہُندنے کر پیروی درگاہ واکھ ائے دُلی

۷۔ عمر زدن دادی لدن رِندن تس ہُندین تقریہ چال
بدہ تمن القبال آسن زیادہ دِینگ ذوالجلال

(ب) دلبو تہندے گرمی بازد تمن موٚ لار چھکن ہنیکہ
زاتہ تہ اندر خاب نو ہنیکہ زاہدے عمرو چھکن

۸۔ کیاہ لُمن چونے چھُہ پانو لولہ ساآرے اوڈ پچی
ژھایہ ہُندے تا پہ ژھاندن ژھاڑ گاآسے یوری

۹۔ کیاہ رتیہ ہُند رازہ ہونزس لارین پادن پیوٚنے
چھیہ خرابی جانہ ہے جانانہ ہے اہس دوہ ڈینے

۱۰۔ عالماہ یودوے علی شاہ گوفنا مونزن نئے
قطرہ پیٹو دُری یاوہ ہے چھِنیہ آب سیل آبہ ہے

GHAZAL 26

1. Were my Beloved to unveil His beauty for a moment, the sun world hide its face under the blanket of humiliation.

2. If the cool breeze of His graces passes through hell, then the prisoners of the hell's fire will be liberated.

3. If paradise is deprived of the appearance of His glory and beauty for a single moment, then the Salsabeel (a canal in paradise) and the shadow of Touba (a tree in paradise) will become illusions for the heart and memory.

4. The value of the feasts of paradise amounts to nought when set against my pain's delight for Him. Without the wealth of my union with Him, the whole world appears to be a mirage.

5. If you want to get drunk without drinking, then do away with your existence and if you want an eternal life, then look for the right kind of wine.

6. If you want to get rid of intoxication, then have the wine of your sorrow for Him, and if you want to go closer to Him, then adopt the attitude of the drunken.

7. The glitter the sad-drunken enjoy daily is something that the actual non-drunkens never see.

8. O heart, all love is actually for Him; therefore do not speak so high of your union with Him; the shadow cannot chase the sun's light.

9. O you frail ant, of what value is your chase for the lark? O destroyed your quest for His company is futile.

10. What does it matter if, like Alaie a whole world is sacrificed for Him. This all will amount to nothing but a drop added to the waters of a river.

۲۷ [۲۹۲]

۱. بر جانِ مستمندان داغی ز غم نهادند | کز سوز آن دو عالم در حیرت اوفتادند

۲. چون بر درِ جلالش[۲۹۳] عالم جوی نیرزد | بر هر گدایِ مفلس این در چرا گشادند

۳. بوئی ز زلف آنمه بگذشت در دو عالم | ذراتِ کون از آن[۲۹۴] بوی سرمست[۲۹۵] افتادند

۴. چندین هزار بیدل بر بوی آن سعادت | جان[۲۹۶] با نثار کردند دلها[۲۹۷] به باد دادند

۵. مستانِ حضرتش را آرامگه بلا شد | با صد هزار محنت بر یادِ دوست شادند

۶. قومیکه پی نبردند بوئی ز خاکِ این در | در راه کشف و تحقیق آشنا[۲۹۸] کم از جمادند

۷. چون دیدگان[۲۹۹] ندارند تا روی[۳۰۰] دوست بینند | از مادرِ طبیعت گوئی مگر نزادند

۸. سرگشتگانِ راهش بر نفس اگر سوارند | هرگز عنانِ همت در[۳۰۱] دستِ او ندادند

۹. شوریده گانِ عشقش در چارسوی غیرت
پیوسته چون علائی با خویش در جهادند

۱۔ غمِ زدوں پر غم کا ایسا داغ لگایا گیا ہے کہ اُسکے سوز سے دونوں عالم حیرت میں پڑ گئے ہیں۔

۲۔ جب اُسکے پُر جلال در پر پورا عالم جَو کے ایک دانے کے برابر بھی نہیں ہے تو پھر ہر مفلس اور فقیر کے لئے یہ دروازہ کیوں کھل جاتا ہے ؟

۳۔ میرے محبوب کی زلف سے خوشبو کا ایک جھونکا دونوں عالم میں پھیل گیا جس سے کائنات کا ہر ذرہ مدہوش ہو گیا ہے۔

۴۔ اُسکی بڑی سعادت پر ہزاروں عاشقوں نے اپنی جان نثار کر دی اور اپنے دل کھو بیٹھے

۵۔ ذاتِ پاک کے عاشقوں کے لیے مصائب آرامگاہ بن جاتے ہیں اللہ دوست کی یاد میں ہزاروں تکالیف کے باوجود وہ خوش رہتے ہیں۔

۶۔ وہ قوم جس نے اُسکے در کی خاک تلاش نہیں کی وہ کشف و تلاش کے اس راستے کے پتھر ہیں۔

۷۔ چونکہ اُن کے پاس وہ آنکھ نہیں کہ وہ اپنے محبوب کو دیکھ سکیں۔ گویا وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔

۸۔ اُسکی راہ کے دیوانے اگر اپنے نفس کے گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو ہمت کی لگام ہرگز اُن کے ہاتھ سے نہیں جا سکتی۔

۹۔ اُسکے چاہنے والے جذبۂ غیرت سے اسطرح پیوستہ و سرشار ہیں۔ جسطرح علائیٰ خود اپنے آپ سے جہاد میں۔

۱۔ دِل چھے تتھے عزٕ سِنٛد داد بوٗشہ دانٛو آئی
یتھ حارتس زٕ عالم چھی دٕزی دٕزی پیوآئی

۲۔ دَرواز ہے پیٹھ تس عالم لوان نٕ اکھ جَو
نادار بے گدائن سٕے وٕڈتھ سیٚنٛن نٕ کیاہ گو

۳۔ مُشکاہ زُلفِ ماشوق دون عالمن پیو آئی
آدٕری تمہ زٕ سمار چھی عشقہ تَم چھیو آئی

۴۔ دَولتہ ییہ لبوٚن تھانٛڈان چھہ سایہ بٕڈی سال
وٕندان دِلن تہ جانن خانٕ کران چھہ کمٕ ڈاس

۵۔ مستانہٕ بنے تَس بسندِ ین راحتہ زمان نٕ ین چھے
لٕچھ مُخبٕرے چھہ ژالان لبٕ یادِ حق تمن چھے

۶۔ دَربارٕ چھے میثرٕ ہند مُشکاہ یمِن تہٕ تکوٚ آد
پُرٕزِ کنٛز لبٕن نہ انسان گٕنہ پیوٚ مٕتے تمن ناو

۷۔ یم یارٕ بے نٕ وٚلشان فلوانہ تَس مٕتی چھی
رٕیٕ تم آمتی چھہ المی تم زٕن نہ زامتی چھی

(۸) انسان چھہ واصلن ناو دٕزٕ ییچھے تے آے
یم آدٕ گٕزٕمن تہ اُذٕ ینِ حاصِل تمن چھے ہاے

8. نفس گرِ گُھسو تیٚ سالک چھُ تَل ہیوآنی
لاگم نہٕ وٕہیتھ زانتھ تَس چھی اَتھ دِوآنی

وسہ زانٕو یہ نفس ظالم، یٔہ نا وگِیھ بلایا
دُپہ زِچہ مینہ تَل پٔنا ہُن از غیر این خودایا

9. عشقہٕ مُبتلن تس پندٕرن چھے غازٕنگ ژرورت جاے
پانس علی شہٕن پأٹھ جاران چھِ مارنے آے

GHAZAL 27

1. We the sorrow-affected have been so marked that it surprised both the worlds.

2. Even if the world is just a grain of barley at His glowing door, it does open for the poor and the beggar.

3. The fragrance of my Beloved's tresses has enthralled both the worlds and has entranced every particle of the universe.

4. Thousands of His lovers have sacrificed themselves for chancing upon smelling this fragrance and as a result forgot their hearts.

5. The lovers of His pious existence find cosy nests in suffering and despite of undergoing untold miseries are happy in their remembrance of Him.

6. The nation which does not look for the dust of His door, becomes a stumbling block in the path of quest and understanding of Him.

7. Since they do not possess the eye to see their Beloved, it seems they are still awaiting real birth.

8. If the wanderers of His path mount the horses of their-selves, then they continue to possess the rains of courage.

9. Those who are really desirous of Him, are so filled with the passion of courage that Alaie is fighting a holy war against his own self.

۲۸

۲۰۳

۱. میانِ آبِ حیاتی و آب می جوئی — فرازِ گنجی و از فاقہ در تگ و پویی

۲. تو کوی دوست ہمی جوئی و نمیدانی — کہ گر نظر بہ حقیقت کنی تو آن کویی

۳. زبوی زلفش ازان غافلی کہ مزکومی — وگرنہ از خمِ زلفش تو خود یکی مویی

۴. رخی کہ آئینہ بنمودہ است نیز از تست — چو نیک درنگری اصل و فرعِ آن رویی

۵. سرادقِ جبروتی معطر از دمِ تست — تو مشک طینتی از جہل جیفہ می جویی

۶. خطایرِ ملکوتی از تو زیب می یابد — تو در مزابلِ طبع و ہوا چہ می جویی

۷. گلی ز گلشنِ وصلی فتادہ اندر خاک — میانِ گلخنِ حرص و ہوا چہ می پویی

۸. بہ بزمِ مجلسِ خاصش علائیا نفسی
رہت دہند اگر دستِ دل ز خود شویی

۱. پانی کے اندر ہوتے ہوئے بھی تم پانی تلاش کر رہے ہو اور خزانے کے اندر ہوتے ہوئے بھی تشنہ کامی سے تگ و دو کر رہے ہو۔

۲. تم کوچۂ یار کی تلاش میں ہو اور نہیں جانتے کہ درحقیقت خود تمہی وہ کوچہ ہو۔

۳. تم اسکی زلفوں کی مہک سے اس لئے بے خبر ہو کہ تمہاری ناک بند ہے۔ جبکہ تم خود اسی کے خمِ زلف میں ایک بال کی مانند ہو۔

۴. وہ چہرہ جو تم نے آئینہ میں دیکھا تیرا ہی ہے اگر تم اسکو غور سے دیکھو تو کھرا اور کھوٹا اسی چہرے سے دکھائی دے گا۔

۵. ملکوتی شامیانے تیرے ہی دم سے معطر ہیں خوشبو تمہاری طینت میں ودیعت ہے لیکن جہالت کے سبب تم اسکو مُردوں میں تلاش کرتے ہو۔

۶. ملکوتی ایوان تمہارے ہی دم سے خوبصورت ہیں نفس و ہوس کے ڈھیروں میں تم کیا ڈھونڈ رہے ہو۔

۷. تم گلشنِ وصل کے ایسے پھول ہو جو خاک میں پڑا ہوا ہو تم حرص و ہوس کی بھٹی میں کیا تلاش کر رہے ہو۔

۸. علائی، اگر تم دل سے غرور کو دھو ڈالو تو خاص محفل میں تم کو لمحہ بھر کے لئے اجازت مل سکتی ہے۔

۱. خضر ژٕ آبِ حیاتس ژٕ تریشہٕ تریشہٕ کران
خزانہٕ ژٕ یتھ کنہٕ چھکھ دِوان ژٕ فاقہٕ مران

۲. ژٕ کوچہٕ ژٕ چھکھ دِوانے وَدان کتہٕ چھُے میٛٚ دلبر
ژٕ کوچہٕ اصل گۆمُت ژٕ سے، کران ژٕ اتھ نظر

۳. ژٕ یہ زلفہٕ مشکہٕ تسنٛدٕ یچ گژھان چھیٛہ بوٗ اندی
رٕژی
قۆیٚہ ژٕ زلہٕ بادٕ گمژ چھیٛہ دٕ پانہے بُشدی

(ب) یوان اوسے ژٕ یہ لبنہٕ جٕبیہ منٛز بوٗیا
ژٕ زلفہٕ اندر تس بسنٛدے اکھ ہ ژٕ چھکھ ہویا

۴. ژٕ یہ آنہٕ اندر چھُے چھوُن معاینہٕ باوان
دِپان ژٕ یہ اصل و فرع چھُے ژٕ یمہٕ بجر باوان

۵. دٕ بانہٕ جانہٕ بجروت چھہ مُشکلی کٔم دار
ژٕ یہ مشکہٕ آڈرٕن چھیٛہ ژٕ ژھانڈوان مُردار

۶. خوشبوٗ وُسنے چھہ ژٕ ملکوت ژٕ یہ روبہ خان پُرنوٗر
طمع تیٛک تہٕ ہواوک لکان ژٕ یہ جاے صوٗرہ دار

۷. ژٕ وصلہٕ پوشہٕ تھرٕ بُنٛد خرہٕ گومُت پوشاہ
ژٕ یہ بوٗلی یہٕ، کیٛشو مُت چھُے بجے ہندے جوشا

۸. یکا ژٕ یہ مجلسِ خاصس تس بنٛدس اژ سنے
رٕژی
دٕژھ دِ نے تہٕ ژٕ ہتس تھاو ہیدا تیک وژھنے

(ب) ژٕ لک اتھ ژٕ دٕماہ اکھ چھلُن پن ژٕ خوٗدی
خودا بُن چھُہ، علی شاہ اوسے خودی چھنڈی

GHAZAL 28

1. You're thirsty inspite of having water all around you and you... dissatisfied inspite of being within the treasury.

2. You're looking for the Beloved's lane and do not know that you're yourself that lane.

3. You're unaware of the fragrance of Beloved's tresses because your nose stands blocked and the irony is that you're yourself one of the hairs of Beloved's tress's curve.

4. The face you see in the mirror is yours. But if you see it thoughtfully, then this face will reveal what is pure and what impure.

5. Angelic tents are fragrant only with your existence. Fragrance resides in your body, but due to ignorance you consider it a carcass.

6. Angelic echelons look beautiful only because of you. What is there in the mounds of ambition and selfishness.

7. You're like the flower of the garden of union that is lying in dirt. What is there in the furnace of lust and ambition.

8. Alaie, if you get rid of your heart's pride, then for a moment, you will be permitted to enter the company of the privileged.

۲۹[۳۱۲]

۱. تا نیفشانی درین ره دامن از جان و جهان[۳۱۳]
در جهانِ جان نیابی فیض اندر تنِ جان

۲. گر زنی بر سدِ یأجوجِ هوا یکدم قدم
از نسیمِ صبحِ اسرارِ قدم یابی نشان

۳. چند بر فوتِ مثالِ عاریت یابی ز دهر
تا کی از بهرِ مرادِ تن[۳۱۵] بغم داری[۳۱۶] روان

۴. خاکدانِ دیو با خوانِ نفسانی گذار
عیش با روحانیان[۳۱۷] کن برتر[۳۱۸] از هفت آسمان

۵. روحِ انوارِ صفا از بی صفا[۳۱۹] گویان مجوی
یمنِ آثارِ هما[۳۲۰] از منظرِ بومان مدان

۶. ناله را همدم گزین و سایه را همسایه گیر
جامِ غم بر یادِ ایشان نوش کن[۳۲۱] در هر زمان

۷. بیدلان را ساقی[۳۲۲] از اشک ست و مطرب[۳۲۳] زآه دل
عاشقان را لذت از درد است و راحت سوزِ جان

۸. عشق سلطان است چون مهمان آید[۳۲۴] نزدِ او
دیده و دل باز جان شکرانه ساز اندر میان

۹. عشقِ جانان آتش و جانِ عشاقی خس بود[۳۲۵]
خس خود در آتش فنا شد دیگر آنرا خس مخوان

۱. اس راہ میں جب تک نہ تم مادیت کو چھوڑ دو تب تک تم اس دنیا میں روحانی رموز سے فیضیاب نہیں ہو سکتے ہو۔

۲. اگر تم ہجومِ ہوس کی دیوار کو لات مار دو تو صبح کی ٹھنڈی ہوا سے تمہیں اسرارِ ازل کے نشان مل سکتے ہیں۔

۳. تم اس مستعار جسم کی وفات پر کب تک روتے رہو گے اور جسمانی مرادوں کیلئے کب تک غم کھاتے رہو گے۔

۴. مٹی کے بنے ہوئے اس پتلے (جسم) کو نفس کے بھوتوں کے ساتھ چھوڑ دو اور سات آسمانوں سے پرے فرشتوں کی دنیا میں عیش و عشرت سے رہو۔

۵. پاکبازوں کی روح کو تم دروغ گوؤں کے ہاں تلاش نہ کرو، الوؤں کے جھنڈ میں شاہین نہیں ملتے۔

۶۔ اسکی یاد کو تم اپنا ساتھی بنا لو اسی کے سایئے میں (قرب میں) زندگی بسر کرو اور اسکی
کے روبرو ہر وقت اسکی یاد کے غم کا پیالہ پیتے رہو۔

۷۔ عاشقوں کے ساقی آنسو ہیں اور مطربوں کا ساقی ان کی آہِ دل ہے انہیں درد سے
لذت اور تڑپ سے راحت ملتی ہے۔

۸۔ عشق تو بادشاہ ہے اور جب یہ تمہارا مہمان بن جائے تو شکرانے کے طور پر دیدہ
دل و جان سب اس پر قربان کر ڈالو۔

۹۔ محبوب کا عشق ایک آگ ہے اور علائی کی جان خس و خاشاک ہے خس و خاشاک
آتشِ عشق میں جل کر راکھ ہو گیا ہے اس لیے اب اسے خس نہ کہو۔

۱۔ جانہ تہ دُنیا یاہ نشہ یینہ سالک دِل دِ نَ
تنہ سر جانہ بے کرِ فانی ایم دہ شوسے بنَن

۲۔ لتہ دِ اَتھ یا جو جہ نوتھی بے حرمہ کہ بادی تھیے ژاں
واقعنی بُخر راو دہ ذی خوش واو زن مُبمک ڈلی

۳۔ میجا دہ زم دِ بیت مَت نوَائی تھہ دِ کھہ دہ ذ کوُت کال
یدِ تہ تن کیشراہ للہ وُ کھ جانہ بے جسمن مَلال

۴۔ بزام چوکن نغسہ کین تر آدِ تھ لو پن ژمن دِل لنگاہ
تَن ستو اسانو سے پینٹو کنز وُ فا کرُ راحتاہ

۵۔ چار وائن نشہِ گژ میو رو حالی یتھ تے رہ میھ تہ نوز
رازہ مو نژن بو بنے مستن بکھن کیشہ ژھایہ روز

۶۔ ژھائے ہمسایہ پننِ کر دُو دِ بخشلو تھ دِ مبدَم
زہبرن پیرن فقیرن ہنہ دیدارک کھیئے تم

۷۔ بیدلن ساقی چھ اوش تے دہ ش چھ ساز ندر بنان
دود لذتھ عاشقن تے راحتِ دل سوز جان

۸۔ پادشہ عشقس لبکھائی یمی سَر پُرشہ لارے یی
دیدِ تے دِل پیشکش کُرُ زِ مس تے زود وزن یی

۹۔ گاسہ بے ہنیو زو علی شاہن تہ آتش عشقہ نار
دِ پہ مہ گاسس گاسہ دُزدی تھے گو سیُن دہ ذی عان نار

GHAZAL 29

1. Unless you renounce materialism in this journey, you cannot reap soul's mysteries in this world.

2. If you kick at the wall of the crowd of ambitions, the cool morning breeze will let you know the mystery of your origin.

3. How long will you continue to mourn the frailty of your body and how long will you wear out for your bodily attractions.

4. Dump your earthly frame with the idols of self; live happily in the world of angels of the seven skies.

5. Do not look for pious soul in deceivers; you can't find the hawk in a flock of owls.

6. Make His remembrance your companion; live in His shadow and drink always from the sorrowfilled cup of His remembrance before Him.

7. Tears are the bartenders of lovers and sighs the bartenders of musicians; the sigh caused by pain gives them joy and restlessness comfort.

8. Love is the king and if the king is your guest, then you should sacrifice your eyes, heart and life by way of gratitude.

9. A lover's love is fire and Alaie's life dust; if this dust has burnt with the love of fire, then it must not be dubbed dust.

۲۲۶
۳۰

۱. سیرِ همای عشقش والا بود همیشه / ظلّ جلال حسنش بر ما بود همیشه

۲. چون مسندِ جلالش دلهای بیدلانست / پس شاهبازِ حسنش به جا بود همیشه

۳. بوی ز خاکِ کویش بر جان هر که آید / انفاسِ مشکبارش بویا بود همیشه

۴. وانکو عمای غفلت پوشیده[۲۲۷] چشم سرش / خلدِ وی از مسمّی اسما بود همیشه

۵. زیبِ جمالِ معنی چون نورِ معرفت شد / سیرِ صفای عارف زیبا بود همیشه

۶. هر کو ندید رویش کوری دو عالم آمد / وانرا که دیده وا شد[۲۲۸] بینا بود همیشه

۷. جائیکه سوزِ عشقش منزل کند زمانی[۲۲۹] / لذّاتِ جاودانی آنجا بود همیشه

۸. سودای وصالش شیدای انجمن شد / در آفتاب و[۲۳۰] ذره پیدا[۲۳۱] بود همیشه

۹. بر درگهش علائی از ما و من گذر کن
زیرا که بزمِ عشقش بی ما بود همیشه

۱. عشق کی پرواز ہمیشہ بلند ہوتی ہے اور ہم پر اُسکے جلال کا سایہ ہمیشہ رہتا ہے۔

۲. چونکہ عاشقوں کے دل اُسکے جلال کی مسند ہیں اس لئے اُسکے حسن کا شہباز ہمیشہ اس پر کہیں نہ کہیں بیٹھا ہوتا ہے۔

۳. جس کسی کو بھی اُسکے کوچے کی خاک نصیب ہوئی اُسکی عنبرین سانسیں ہمیشہ کے لئے مشکبار ہوگئیں۔

۴. جس کسی نے اپنی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالدیا ہو اُسے محبوب کے ناموں سے کچھ اور ہاتھ نہیں آتا۔

۵. معانی کا حسن و جمال اُس وقت معرفت کا نور بنتا ہے۔ جب عارف کا یہ پاک سفر ہمیشہ زیبا ہو۔

۶. جس کسی نے اُسکا جلوہ (نور) نہیں دیکھا وہ دونوں جہاں میں اندھا ہی رہا اور جس کسی کی آنکھ کھل گئی وہ ہمیشہ کیلئے بینا ہوگیا۔

۷. جس دل میں اُسکے عشق کی تڑپ پیدا ہوئی اُس نے ہمیشہ کی لذت حاصل کرلی۔

۸. اسکے وصال کا جو بھی سودائی اس کی انجمن کا شیدائی بنا۔ وہ ذرّے سے لے کر آفتاب تک ہر چیز میں عیاں ہوگا۔

۹. لے علاؔئی اس کی بارگاہ میں "ما و من" نے گذر جاؤ کیونکہ اُسکی بزم ہمیشہ بے "چون و چرا" ہوتی ہے۔

۱. تس عشقہ راز ہو نزس وپھوتے ذرّو تھو دے چھے
(ق)
بوڈ چھس ہمیشہ اقبال تس رو تیہ لدڈ لدڈ چھے

(ب) فو رمان اسے گرڈ ڈاڈ دربہ چھکیسے اکی درا اے
چھی بختہ بڈ ڈا کی دو ذ ہمیشہ اے پھیر شہ دھا ے

۲. دل بیدلن ہندے کوڑ مند تس سندڈ جلالن
(ق)
بے جایہ کرتو ے جاے ڈاڈ تس سندڈ جمالن

(ب) تس خو بنہ کے چھ شہباز تس ون مہ تس چکونہ
نہ بی تو تونہ بے نیب ڈلشن چھ گونہ گونہ

۳. مشکبے زموٹہ میٹر منڈ لس لس زوس تس سند آے
تس دمبدم دمن مستی کم عنبر ابر در اے

۴. لس غفلتچ ونل بیٹھ چشمن نتہ انیتو پیشو
(ق)
تس ناو بے نوگے نامے تس زشہ جدا گو

(ب) تس نامہ لیوکھ جبین تو رحمت نہ کانہہ ہواوے
زانی فقط سہ ناواہ حاصل تمن چھ ناوے

۵. یتھو کتھ تس بومدت پئے تس دیتے نہ ذاتن
(ق)
پتھ پانہ بے تمی بو دو تھو را و تس راتن

(ب) شو بے چھ اندر حو سنس عرفانکے تس سند نور
سو سے عارف فن دتھے گے اندریس گژھکھ زانہہ دور

٦. ییمی وُچھ نہ تمی رُٹنہ روے دوان عالمن رُاؤن گو
یس چشمہٕ ڈیکھ گاش ڈاڈے سرڈلیشہٕ وُن

٧. یتھ جایہ جایہ نے گور عشقن تس پسندی تہ شورن
(الف) لذتہ ہمیشہ تتھ چھے ساعتہ تیتھ نہ سورن
(ب) عشقن تژر رزنہ بز ساتھاہ تہ اُکھ ہواواہ
بڈنیامتہٕ الاہی تہ شاہنشاہی چھ واہ واہ

٨. چھے حالہٕ موت تس شندہٕ ورامت نبراتہ فلوا
(الف) اُفتابکہ پا سٹھین ذرزن گومت ہویدا
(ب) سودا زدہ پنج تم ستنز مرژین تس ینزماے
تُمی ٹھُکی اتھ منزن سپے نژگے تہ پھُٹی پھُٹی ورائے

٩. دلگاہ تمی پنزنس پیٹھ گرزہ پانہ نش علی شاہ
(الف) بوزتھ کرشعتہ مجلس چھینہ "من ہمہ" منزاہ
(ب) زانہٕ سے اژی نہ دربار یمی وُچھی پنن پان
سرکار چھ چھہ عبدٕ ڈالکاہ خودی گزھن فان

GHAZAL 30

1. Love always flies higher and higher and we always live under the radiance if its shadow.

2. Since lover's hearts are the seat of His radiance, the Hawk of His beauty does find a resting place.

3. He who mixed with the dust of His lane, had his long breaths embrace fragrance for ever.

4. He who covers his eyes with the veil of restlessness, does not get anything through the remembrance of Beloved's names.

5. The beauty and radiance of meaning becomes the light of knowledge because the pursuit of such meaning always suits the knower.

6. He who did not see His light, remains blind in both the worlds and He whose eye did open, becomes a seer for ever.

7. The heart that pulsates with His love finds joy for ever.

8. A quester seeking His union and becoming a devotee, prevails on the whole world-from particle to the sun.

9. O Alaie, in His divine domain you should always discard the drives of your heart because His divine domain is always unquestionable.

۳۱ [۲۲۲]

۱. گر نسیمِ وادیِ اسرار خواهی تن گداز
در تجلای[۲۲۳] جمالِ یار خواهی جان بباز

۲. تن چو زندانت و جانت[۲۲۴] سدِ راهِ جانِ جان
جانِ جان گر بایدت با بند و با زندان مساز

۳. هرچه غیرِ دوست دشمن دان[۲۲۵] تو اندر راه دوست[۲۲۶]
در حضورِ[۲۲۷] دشمنان با دوست نتوان گفت راز

۴. شیوهٔ رندانِ این درگاه جانبازی بود
چون تو این بازی ندانی در رهِ او کج مباز

۵. طاعت و زهدِ ریایی را بران در قدر نیست
تحفه آنجا نیارد[۲۲۸] کس بجز سوز و گداز

۶. زیرِ[۲۲۹] بارانِ بلای دوست هر کو سر نهاد
بر فرازِ طارمِ علوی کشیدش سرفراز[۲۳۰]

۷. با غمِ[۲۳۱] عشقش تو از لذاتِ جسمانی مگو
با وجودِ روضهٔ رضوان تو از گلشن مناز

۸. فیضِ روحِ قدس گر خواهی تو اندر سیرِ جان
مرکبِ حرص و هوا را در پیِ غولان متاز

۹. چترِ رفعت بر سرِ کیوان علائی سرکشی
چشمِ همت گر ازین دونان تو بر دوزی چو باز

۱. اگر تم وادیِ اسرار کی ٹھنڈی ہواؤں کے خواہاں ہو تو اپنے وجود کو پگھلا دو اور اگر تمہیں حسنِ یار کے جلوے دیکھنے ہیں تو اس کے لئے جان کی بازی لگا دو۔

۲. تمہارا جسم ایک قید خانہ ہے اور یہی چیز محبوب کے راستے کی رکاوٹ بھی ہے اگر تمہیں محبوب کی تلاش ہے تو اس قید و بند سے باہر آ جاؤ۔

۳. محبوب کے راستے میں اس کے سوا تم جو کچھ بھی دیکھو اسے دشمن سمجھو اور دشمنوں کے سامنے دوست کے ساتھ راز کی باتیں نہیں کی جا سکتیں۔

۴. اس درگاہ کے رندوں کا طریقہ جانبازی ہے۔ تم اگر اس کھیل سے واقف نہیں تو اس راستے میں کج فہمی سے کام نہ لو۔

۵. انکی دہلیز پر دکھاوے کی عبادت اور پارسائی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے وہاں صرف سوز و گداز کا تحفہ ہی کام آ سکتا ہے۔

۶. جس کسی نے اپنے دوست کی تکلیفوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھایا اسے لامکان کی وسعتوں میں اونچے مرتبے سے سرفراز کیا گیا۔

۷۔ اُسکے عشق کی یاد میں تم کو جسمانی لذتوں کی باتیں نہیں کرنا چاہییں۔ باغِ ارم کی موجودگی میں تم کو آگ کی بھٹی پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔

۸۔ تم اگر روحِ قدسی سے فیضیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنے جسم میں موجود حرص و ہوس کے گھوڑے کو دیوؤں کے پیچھے نہ دوڑاؤ۔

۹۔ علائی، شاہین کی طرح تم نے اگر ان کمینوں سے اپنی ہمت کی آنکھیں بند کر لیں تو تم اپنی بلندی کا شامیانہ ساتویں آسمان پر نصب کر دوگے۔

۱۔ یوٗ ڈگرتھمی اسرار کے ماتوان گے زیٔہ خوش ہوا
(الف)
چھے بدن گالُن زیٔہ لازم تن بچا وڈ ناروا

(ب) یا تنٔای تجلائی بقای ذوالجلال
چھے زڈس گنیڈن گرتھ دینٔ جان نٔی ڈیشن جمال

۲۔ زوڑیٔہ ٹھوزِ ماشوقہ شُند چھے تن بنیٔر قادخان
قادخانچ رتہ دوس زٔیشل کر با جانِ جان

۳۔ دُشمنِ جان، تمِ زیٔہ یم ٹھوز یارہ ہنزے چھی ستہ
بسرِ تہ کنمبر دُشمن تمی یارہ ہے بادکھ سے تے

۴۔ رِنٔدِ سے درگاہہ ہندِ بازِ جان بازی گے
کِنٔہ کُمۂ ڈ زیٔہ عشقبازی تیرہ زیٔہ بازی نہ گے

۵۔ سول ریائی زاہدان نوداہ تتہ درگاہہ چھے
پیش کش تے ڈالی بڈ اکھ دردِ سوزو بٔی تہ ہے

۶۔ یمی بلاین یارہ ہنزن دار گردن تز دو سر
(الف)
تس سرفرازی کرٔ کھ اقبال تس دیٔت ہے زبر

(ب) تمی ستو آسمان دے پیٹھی کنز گلہ کوڈ مرحبا
صبر و تسلیم و رضا اُسہ آمت بوڈ مو رتبا

۷۔ کتہ مہ کر لذاتِ جسمچ دوہ تھوپیٔی زان عشقہ نار
اُکر تہ چھے گلزارِ جنتھ کیاہ ماہج گنج بکار

۸۔ روحِ قدسی فامن زیٔہ دِن سیر جانگ تھاد یو
حرص کے ستے دوٗبہ کے گُرزٔ ماکمن پتہ مو ژکھو

۹۔ سُتہ ہے پوہ ہرن ہیکہ پیٹھہ دِتہ تزشاہی تاپہ دان
(الف)
اے شاہِ ہمدان سُہ ایواناہ چھہ کیوال تتہ دیان

(ب) یوٗ ڈدوہ ڈروز کہ اینہ نٔہ چشمہ تزوٗ پرتہ ہیکہ زاگ
تزِ بٹہ تہ زِ موٹہ تراوِتھ اکہ زمی بانہ بنیٔر ناک لاگ

GHAZAL 31

1. If you wish to feel the cool of the winds of the valley of mysteries, then you should melt your existence and if you wish to see the beauty of the Beloved, then you should lay down your life.

2. Your body is a prison and this is a stumbling block in your union with Beloved. If you're looking for Him, then come out of this prison.

3. If in the path to the Beloved you see His peers, then they are your hurdles. Secrets cannot be exchanged with the Beloved in the presence of peers.

4. It is a routine for this sanctuary's dwellers to lay down their lives, If you are not aware of this game, then do not rely on your poor understanding .

5. Your ostentatious prayer at His threshold has no value if offered for show; only a gift of deep remembrance will work there.

6. He who shoulders the burden of his friends's difficulties, finds an elevated place in the Infinite.

7. Do not talk of bodily pleasures while lost in your love for Him. You should not take pride in the furnace of fire in the Garden of Eden.

8. If you want to be a beneficiary of a pious soul, then you should not mount the horse of lust and ambition.

9. Alaic, if you like a hawk, shut the eyes of your courage before the wicked, you will pitch the canopy of your elevation on the sky.

۳۲ [۳۴۲]

۱. آنکه از سایهٔ لطفِ تو نشانی یابد — چون به بیند رخ[۳۴۳] تو تازه روانی یابد[۳۴۴]

۲. وانکه بر خاکِ سرِ کوی تو منزل سازد — عیشِ صدساله بر آن خاک زمانی یابد

۳. تشنهٔ وصلِ تو چون ره بخیالت[۳۴۵] سپرد — نزلِ ره بر نفسی ملکِ جهانی یابد

۴. لذتِ دردِ تو هر مرده[۳۴۶] دلی کی یابد — دولت آن یافت که از دردِ تو جانی یابد

۵. هر که در ملکِ محنت نیست ندارد عیشی — ای خوش آن دل که درین کوی مکانی یابد

۶. دل گمان برد که ذوقی ز محنت یافته است — این[۳۴۷] نه گنجیست که هر کس به گمانی یابد

۷. وصفِ سوزِ غمِ هجرِ تو کسی را زیبد — کز[۳۴۸] هر موی از آن[۳۴۹] شیوه زبانی یابد

۸. گر کُنی بر دلِ پُر دردِ علائی نظری[۳۵۰]
از جفاهای فلک یکره امانی یابد

۱۔ جو کوئی بھی تمہارے سایۂ عاطفت میں آجاتا ہے اور تمہارا جلوہ دیکھ لیتا ہے تو اسکی روح تازہ ہو جاتی ہے۔

۲۔ اور جو کوئی تمہارے کوچے کی خاک پر اپنا گھر بنالیتا ہے تو اُسے ایک ایک پل سو سو سال کی عیش و عشرت کے برابر محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ تیرے وصال کا پیاسا جب تمہارے ہی خیال میں کھو جاتا ہے تو ہر سانس کے بدلے اُسے ایک ایک دنیا عطا ہوتی ہے۔

۴۔ مردہ دل، تیرے درد کی لذت کیا جانیں، یہ دولت تو وہی حاصل کرتا ہے جس نے تیری یاد میں رہ کر زندگی پائی ہو۔

۵۔ جو تیرے درد و غم کی سلطنت میں شامل نہیں اُسے کوئی بھی راحت نصیب نہیں اور لائق صد آفرین ہے وہ، جس نے تیرے غم وصال کے کوچے میں اپنے لئے جگہ بنالی۔

۶۔ دل پہ یہ گمان گذرا کہ اس نے تیرے غم کا ذوق پایا ہے لیکن یہ وہ خزانہ نہیں کہ خیال ہی خیال میں اسے حاصل کر لیا جائے۔

۷۔ تیرے غم ہجر کی توصیف اُس کو زیب دیتی ہے جس کا ہر ذرہ اس راستے میں زبان بن چکا ہو۔

۸۔ اگر تم علائی کے درد بھرے دل پر ایک نظر ڈال دو تو آسمان کے مظالم سے اُسے یکسر امان مل جائے گی۔

۱۔ ییٚنہٕ یُس رٹہٕ چانے مہرِ چانیک شیٖہلے
نوٚو سہ ڈیشنہٕ چانے لبہٕ زوٗ تازٕ تورٕ سے

۲۔ نتہٕ یُس پیٚٹھ میٚشرِ چانے ڈُلیٚ ترٛاوِ رُما
مٔزٕ تے سو کٔم تہٕ راحت تیٚنٛہٕ بتہٕ بے وانژِ چھا

۳۔ ترٛیشہٕ ہوٚت چانہٕ وصلکٕ ژٕ یہ کُن یٔلہ چھُ لیکان
(ر)

پیشکش پزٕ یتھ دٔمبے سٕ کُل عالم چھُ لبان

(ب) دتہٕ دتہٕ حیانہٕ خیالہٕ ژیٖہ دوان یم چھ دٕنی
قٔدس پزٕ یتھ قٔدس تم چھِ موزدٕری لوٗنی

۴۔ دادِ چانیک مزٕ کرٕ زانہٕ سہ یُس دِل موٗتے
لبٕ دولتہٕ سہٕ یہ یُس موزٕ دادِ چانہٕ زٕ ژتے

۵۔ سو کٔہ نہٕ تس یُس نہٕ چھُ چانِس غمٕ مُلکس آسان
آفرین تس دِ لبے یُس ژھوٚپہٕ چانیک چھُ مکان

۶۔ دِلبے گو یہ گمان میٚنہٕ غمہٕ چانیک مزٕ ژاو
کیٚنہٕ زانان چھُ خزانہٕ گمان کس کٔتہٕ دراو

۷۔ صفتیچ دوذٕ بہٕ نابہٕ کٕر ونمٕ تس چھِ شوبان
رتہٕ بے پزٕ یتھ رتہٕ بے غمہٕ چانیٚ چھ زبان

۸۔ غمہٕ ہوٚت تے دادِ بورتے شاہ ہمدانس دِل
(ر)

چھِشِ نہٕ یاتس نشہٕ درمان اکھ تہٕ یاتس دِل

(ب) یکھہ تہٕ میانے دِلہٕ کُنز دِلبرہٕ چھم چانی گٔلن
چانہٕ دودشن دینہٕ بلہٕ تے غم دکھ یاہ میٚنہٕ ژلن

GHAZAL 32

1. He who comes under the shadow of thy security and sees thy reflection, refreshes his soul.

2. He who builds his home on the dust of thy lane, enjoys each moment a hundred years pleasures.

3. He who is thirsty for union with thee and gets lost in contemplation, receives a world for each breath.

4. He whose heart is hollow, cannot experience the taste of his pain for thee. This wealth can be secured by he who has housed thee in memory.

5. He who is not included in the kingdom of sorrow and pain, can't get comfort and he who finds a niche in the lane of sorrow and pain, deserve all praise.

6. The heart fancied as if it had a fond sorrow for thee but this treasure is not to be found in thoughts only.

7. Praising gloom caused by thy separation quite befits he whose each sigh assumes a tongue.

8. Were thee to cast a glance at the aching heart of Alaie, he would at once be liberated from the wrath of the sky.

۳۲

۱- صبح[351] دولت دمد[352] از مشرق رویت روزی
جان ز بهجرت[353] شود اندر سر کویت روزی

۲- نورِ خورشیدِ امیدم که فرو شد ز غمت
هم برآید ز رهِ مطلعِ کویت روزی

۳- دل که خو کردهٔ لطف است بخون میگردد
تا که بوی رسدش از گلِ خویت روزی

۴- چترِ اقبال برافلاک رساند بختم
گر بیابد[354] اثری[355] میل ز سویت روزی

۵- تشنگانِ طلب بادیهٔ[356] هجران را
شربتِ وصل رسد از لبِ جویت روزی

۶- هر که سرگشتهٔ چوگان غمت گشت چو گوی
سر چو چوگان نهد اندر سرِ کویت روزی

۷- سوخت بر درگهِ تو[357] جان علائی عمری
با امیدی که شود زنده ببویت روزی

۱. ایک نہ ایک دن تیرے چہرے کے سورج سے صبح کی دولت چمک اُٹھے گی اور کسی نہ کسی دن تمہارے کوچے کے نکڑ پر تیرے ہجر میں یہ جان دم توڑ بیٹھے گی۔

۲. میری امید کے سورج کا نور تیرے غم سے ماند پڑ گیا ہے لیکن ایک نہ ایک دن تیرے کوچے سے اُس کا گذر ضرور ہوگا۔

۳. تیرے لطف و کرم کا عادی یہ دل اس لئے خون ہو رہا ہے تاکہ اُسے تیرے فضل و کرم کے پھولوں کی خوشبو حاصل ہو سکے۔

۴. مجھ پر اگر ذرا سی بھی نظرِ عنایت ہو جائے تو میری خوش بختی کا شامیانہ افلاک کی بلندیوں پر نصب ہو جائے گا۔

۵. صحرائے ہجر میں تشنہ طلبوں کو ایک نہ ایک دن تیری نہر کے کنارے سے شربتِ وصال میسر ہو جائیگی۔

۶. تمہارے درد و غم کا جو شیدائی گیند کی طرح لڑھکتا رہیگا وہ ایک نہ ایک دن چوگان کی طرح تیرے کوچے پر آ ٹھہرے گا۔

۷. علائی نے عمر بھر اپنی جان تیری درگاہ میں اس امید سے جلائے رکھی کہ ایک نہ ایک دن وہ تمہارے کرم سے زندہ ہو جائے گا۔

۱. کاش بنیہ مُشرقہ چانے بنہ سہ اکھ تہ دُہا
ری
دِکھ ژُیو نا دِلبرٕ سانے بنہ سہ اکھ تہ دُہا

(ب) زُو چھُ آمت مُبہ ودٕ ژٕ اَمہ دُور بہ گُرلبہ سہ
کٔہ گوتاہ میلہِ با ہو چھُ پرآنی یا ہو

۲. غمہ کے مغربہ چانے پنیو مینہٕ دُک تیھے بوان رَو
کھہ آخر ژھوٹہ چانے پرٕ بو تراو بم کیاہ گو

۳. دِل چھُ خوگر مہرِ چانیک گژھہِ خُون تسٕ چھُنا
گومُت ہتہ چانہِ عنارچ چھُ ژھان بو بنہ نا

۴. بختہِ شیانیک تاپہ دانہ کھہ فلکو ژبرے
بوز یوٚدوے ژٕ قو بو لی دہ بہ اکہ خوش خبرے

۵. دوربہ کی ترٚیشہ ہتی چانی ژٕ یہ تھی کنہ دہ بین
میلہ شربتھ دہ بہ اکہ تم کولہ ٹھہ چانہ تہ بین

۶. غمہ لٹھہ چانہ چھوکہ لدٕ چھُ اکھا یس گونٕتے
دوہ بہ اکہ چانہ ژھو چہ مُنز سہ کو نکل ژان پویتے

۷. درگہہ چانہ پیٹھہ دٕدٕ دشاہ ہمدانس ژو
مُشکہ چانہ اکہ عستین زندہ گژھوُن سہ چھُ
ری

(ب) تُہا نتھ چھس زُو موٚمتس ما بدان بنیہ پھیر
گیہ عمراہ دوہ بہ اکہ وہ ژٕ دلو تمنا نیہ

GHAZAL 33

1. A day will come when the sun of thy face lends glamour to enrich the wealth of the dawn and a day will come when in a forsaken corner of thy lane I breathe my last.

2. The light of my hope's sun has been dimmed by sorrow, but a day will come when it passes by the lane.

3. The indulgent heart is bleeding only to receive the fragrance of thy kindness and benevolence.

4. Were thee to cast a glance of kindness on me, the canopy of my fortune would be pitched on the high skies.

5. A day will come when in the wilderness of separation, thirsty lips moisten themselves with the wine of union.

6. A day will come when the wandering quester of sorrow and pain happens like a ball, to find thy lane.

7. Throughout his life Alaie has been burning himself in thy sanctuary in the hope that through thy grace he will be immortalized.

۳۴

۱. آنکه بر هر ورقی عکس[۳۵۸] جمال تو ندید — غرق آبی‌ست یکقطره به لذت نچشید[۳۵۹]

۲. در زکام غم هجر تو فرو رفت بخاک — آنکه از طرهٔ مشکین تو بوئی نشمید

۳. هر که بیرون ز خود[۳۶۰] اندر طلبت سعی نکرد — از پی آب چو ماهی بهمه عمر[۳۶۱] طپید

۴. آنکه با عقل طلب کرد همه عمر[۳۶۲] نیافت — و آنکه بی خویش در آید بیکی لحظه رسید[۳۶۳]

۵. خواب جهل از حرم[۳۶۴] قرب مرا دور افگند — ورنه نزدیک‌تر از دوست[۳۶۵] کسی هیچ ندید

۶. از تجلّی[۳۶۶] جمالش همه ذرّات جهان — مست عشقند بادی که از آن کوی وزید

۷. همه پروردهٔ[۳۶۷] لطف اند چه هشیار و چه مست — همه در عین وصالند چه پیر و چه مرید

۸. چون تو آن را[۳۶۸] همه بینی همه دانی بیقین — یافتی گنج حقیقت که بر آن نیست مزید

۹. پرتو[۳۶۹] عکس رخش چون ز پس پرده بتافت
شبنم جان علائی سوی خورشید کشید

۱. جس نے ہر ورق پر تیرے پرتوِ حسن کو نہیں دیکھا وہ ایسا غرقِ آب ہے جو پانی میں ڈوب کر بھی قطرہ بھر پانی کی لذت سے محروم رہا ہو۔

۲. جس نے تیری عنبرین زلفوں کی مہک نہیں سونگھی وہ تیرے غمِ ہجر میں مارا گیا۔

۳. جس کسی نے اسکو خود سے باہر آکر تلاش نہیں کیا وہ مثلِ ماہی عمر بھر پانی کی تلاش میں تڑپتا رہا۔

۴. جس کسی نے تیری تلاش میں عقل کے گھوڑے دوڑائے اُسے تو عمر بھر نہیں مل پایا اور جو اپنے وجود کو چھوڑ کر چلا آیا اُس نے آنِ واحد میں تجھے پالیا۔

۵. جہالت کی نیند نے مجھے قربت کے حرم خانے سے دور پھینک دیا ہے، ورنہ دوست سے زیادہ نزدیک کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

۶. اُسکی گلی سے حسنِ نور کی جو ہوا گذرتی ہے اس سے تمام ذرات عالم اُسکے عشق میں مست و مدہوش ہیں۔

۷. جو ہوشیار و جو مست، سب اُسی کے کرم کے پروردہ ہیں کیا پیر اور کیا مرید سبھی اُس کے عینِ وصال سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۸. جب تم اسکو مکمل طور پر دیکھ لو اور اس پر تمہیں یقینِ کامل ہو جائے تو سمجھ لو کہ تم نے حقیقت کا وہ خزانہ حاصل کر لیا جس سے بڑھ کر اور کوئی خزانہ نہیں ہے۔

۹. پردے کے پیچھے سے جب اُسکے چہرے کا پرتو مطلعِ انوار ہوا تو علائی کی روح (شبنم جاں) کشاں کشاں سورج کی طرف چلی گئی۔

۱. ییمی نہ ہیتھ پرِتھ ورقس ڈیٹھ دلبرٕ چانیٚ زعاے
(الف)
پوٚز نہٕ ییمی پیٚ سبق چون اَمی کوٚر نہٕ خود اے

(ب) پھوٚٹ مت زن چھہ سُہ آبس قطرٕ تی کانہٕ ہتہٕ چو
ترٛیشہٕ ترٛیشہٕ چھہ کران تس ہُنٛد بدن آب نہٕ پیٚو

۲. زُلفہٕ بادی ہیتھ سُہ چانے دوٚزرٕک گو میٚژ تَل
(الف)
ژھاگہٕ چانیک نہٕ دِیمانس آسہٕ مُشکاہ زُلَل

(ب) زُلفہٕ چی بوی خوش دِکاکلٕ آن دلبرٕ و یار
یِہ تس کرِ پیٚنیٚہ ییٚس ییٚس زُلفہٕ کے بادِ بہار

۳. چھہٕ پھیرتھ ییٚس نہ دوہٕ ژٕ زیٚنہٕ دِیہ گاری تہٕ ژھاری
آبہٕ بے منز عمرٕ پوٚنہٕ ترٛیشہٕ ترٛیشہٕ لوٚگ گاڈی

۴. عقلہٕ سان ژھوٚنڈ ییمی پے چھُہ لبان عمرٕ سُہ ما
پانہٕ روٚستے چھُہ گژھان ییٚس اَتھٕ تس آو رُما

۵. نیٚندرٕ نازٕن ہیٚنزِ بو قربہٕ گرٕ گوژُھ جُدا
نتہٕ تیوٚت نیٚزٕر تہٕ نکھہٕ تَل چھینہٕ کانہٕ یوٚت چھُہ خودا

۶. جلوٕ چانے چھُہ جہالک چھُہ تجلیٰ یہٕ عیان
(الف)
ذرٕ ذرٕ عشقہٕ چانے چھُہ نژان کُل جہان

(ب) چھیٚنیٚہ نہٕ مستی یہٕ نژن ہیٚنزِ پانہٕ اَکھ دانہٕ ہیٚو آو
یہ اَذانی تہٕ ڈلان جھک ژھوچہٕ چانے نشہٕ واد

۷. ہیہرِ چانے چھ یُنہٕ ییتھ نیک و بد کانہہ نہٕ فیر
ییٚلہٕ سارٕنٕی چھ بنیومُت چھیٚنہٕ فرِیانہٕ فیرو

۸. ژٕیہٕ وُچھُن پٔیلہٕ پہٕ نٕی قٕ نٕ تٕیلہٕ میوٗن وَنُن
اَمہٕ پیٚنٹھٕ کٔرٕ تہٕ فزانہ ژٕیہٕ لبتھ چھُسنہٕ اَنُن

۹. پرٕدٕ تٕہٕ کٕرٕ پٔیلہٕ تُراوٕ ژمٕ بٕھکٕ نٕہٕ پٔرٕ و دٕنیہٕ پرٕچھو

۱۰ زُوٚ سِے کُن شاہِ ہمدان گیہٕ ہیتھ رٕو زٕ و بوٗ

۱۱. دیہٕ کرٕلافہ بجائی لُو پٔیلہٕ تہٕ پیٚنہٕ تاپہٕ
چھِ خودآئی ملعنی مدنہٕ خوٗدی کرادہ ژٕ صاف

GHAZAL 34

1. He who fails to see every leaf as an embodiment of thy beauty, is like one who is thirsty for a drop inspite of being in water.

2. He who does not feel the fragrance of thy shining tresses, is killed in his separation from thee.

3. He who does not negate his self in search of thee, is like fish put out of water.

4. He who does not negate his self in search of thee, arrives always at naught; he who anihilates his self identifies thee as the Absolute.

5. The slumber of my ignorance kept me away from the domain of thy intimacy; otherwise none other that thee are beside me.

6. When the winds of beauteous light pass by His lane, all the particles of the world feel intoxicated.

7. Whether awake or intoxicated, all depends on His kindness; whether priest or disciple, all are blessed in the union with his image.

8. When you see his picture in perfection and nurse perfect faith in it, think that you have got that real treasure which has no peer.

9. When the radiance of His face appeared behind the veil, Alaie's soul, like dew evaporated and the vapour went up toward the sun.

۳۵

۱۔ زعکسِ[۳۴۰] روی تو یابند مقبولان ہدایت ہا
زخاکِ[۳۴۱] کوی تو یابند مسعودان سعادت ہا

۲۔ تو آن انفاسِ روحانی کہ جانہا از دمت یابند
تو آن دریای غفرانی کہ شوئی خجالت ہا

۳۔ قباحت ہای فعلِ ما کہ ننگ زان عار میدارد
بغیر از پردۂ مغفرت کہ کس[۳۴۲] کہ پوشد این[۳۴۳] قباحت ہا

۴۔ عنایت ہای بی علت کہ با ہر مفلسی داری[۳۴۴]
تسلی می دہد دل را امیدِ آن عنایت ہا

۵۔ حمایت ہای فضل آورد جان را از عدم بیرون
دگر رہ چشم میدارد ز فضلت آن حمایت ہا

۶۔ ہمای لطف اگر یکدم نظر بر جانم اندازد
سر ہر موی من یابد ازان دولت کرامت ہا

۷۔ زرِفعت بی کسی[۳۴۵] ہر دم حدیثِ دیگر آغازد
رُخت گر جلوہ سازد نماید این حکایت ہا

۸۔ عقولِ قدسیان گُم شد ہم اندر یک خمِ زلفت[۳۴۶]
زمشتِ خاکیان آنجا چہ سنجد این مقالتہا

۹۔ علائیؔ دامنِ ہمت اگر از خود بر افشانی
رسی[۳۴۷] در عالمی کانجا نباشد این ملامتہا

۱۔ تیرے مقبول بندے تیرے ہی پرتو انوار سے ہدایت پاتے ہیں اور سعادت مند لوگ تیری ہی گلی کی خاک کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ تم روحانی انفاس کا وہ مجموعہ ہو کہ تمہارے ہی دم سے زندگیاں وجود پذیر ہوتی ہیں اور تم ایسے دریائے مغفرت ہو جو گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

۳۔ ہمارے بُرے افعال دیکھکر کتے کو بھی شرم آتی ہے۔ تمہاری مغفرت کے بغیر ہمارے ان بُرے اعمال کو کون ڈھانپ سکتا ہے۔

۴۔ ہر کس و ناکس کے لیے تیری بے لوث عنایات کی امید سے مفلسوں اور ناداروں کی دلجوئی ہوتی ہے۔

۵۔ تیرے ہی فضل و کرم سے انسان عدم سے باہر وجود میں آیا اور آج بھی وہ تیرے ہی فضل و کرم کا منتظر ہے۔

۶۔ مجھ پر اگر تیرے لطف و کرم کا ذرا سا بھی سایہ پڑ جائے تو اس دولتِ بیکراں سے میرا رواں رواں کرامتوں کا مجموعہ بن جائے۔

۷. ہر کوئی تیرے حسن کو ہر وقت اور ہر بار نئی نئی طرح سے تعبیر کرتا ہے کاش کہ تیرے نور کا ایک بار ظہور ہو جائے تو ان تعبیروں کی تعبیر ہو جائے۔

۸. تیرے ایک خم زلف سے فرشتے بھی دھنگ رہ گئے تو بھلا آدم خاکی کی کیا مجال کہ وہ یہ باتیں سمجھ سکے۔

۹. علائیؔ، تم اگر غرور اور گھمنڈ کا دامن چھوڑ دو تو تم ایسی دنیا میں پہنچ سکتے ہو جہاں تمہیں یہ شرمندگیاں نہیں اُٹھانا پڑیں گی۔

۱. نُبَن گُم گُم ہیدا تِھ تم دُ چھُن یم چانہ روپ پڑھاسے
رکی تموُ گم گُم سعادت نیٔ یوُ کُرچانہ بَراندِ پچ جاسی

(ب) قونوئی مقبلن چاںمن تہندی لانہ نَسر ڑُر ادس
ڑُ ہتھ یم یم نہ بُر زانوے نصیبہ تمُوہندے شرادس

۲. ڑُ ہو ہو حضرت یا ہو زوَن زوُ پا نہ بے کُن نیو
ڑ درڑی یا چھک تہ بخشنہار گوناہن سانہ نے دوب دیو

۳. اُتِری کَری کَری اُتِری واراہ چھ ہونس کار بیانگ عار
ڑ کَرنوُ شیدنی عاآن چھ چانے سترگے دہ ک کار

۴. عنایتِھ تے کرم چوے گدائن کیُت تہ ناوارن
تسلی دِتھ چھ سوے رحمتھ دِلس سارینن گو نہ گارن

۵. بسماحِد فضلنی چاآذ گرین نا آبہ نے اکی آے
رکی جسمائِتھ سوے دوان منگان زوُ چھ فضلس چاآذ بے بچاے

(ب) مہربانی کرتھ پانے بنالن زوُ دِلس اندر
مہربانی تہ بدلاوَن گو ناہن گذران دوہن کر

۶. سَہ مہرگ راز ہو نزی میتہ زوُس پیٹھ اکھ نظر ترادی
رُمبہ رُمبہ جسکی میاآذ کرامتر دُو لشری پرادی

۷. چھ حوسنہ چا پنج وَن وَن کران پرتِھ ساتہ دلسوزے
رکی دِکھے اکھ درشناہ جلواہ وَ نہ وَن کا آنبہ ماروزے

(ب) ڑ بُر تہ تراوِتھ موکھ باد چھ زوراہ اوَن مستے خُورن
ڑ رہ نزاوَتھ موڑ راواوِ ما گفتگو فورن

۸. تگی زلفہ وَرس اکہ بے ڑ یہ قدسی گگی ہتی پھلوا
وَنن کیاہ آدمی خاکی گگی ہتی دردِ متی ہیلوا

۹. علی شاہ ہیمتنگ دَول دِن پسکن ڑ یانہ نشہ فانی
سَنے تِتھ عالمس اندر میتہ غم یم ڑلن بیانی

GHAZAL 35

1. We thy dear followers receive instruction from thy radiance; and thy chosen are blessed with the dust of thy street.

2. Thou art such a conglomerate of souls that all lives emanate from thy existence and thou art such a river of knowledge that washes away all our sins.

3. On seeing our evil deeds even dogs feel ashamed; only thy forgiveness can provide a cover to our evil deeds.

4. The expectation of thy unbiased blessings is what stir the hearts of us, poor and helpless.

5. It was due to thy benevolence that man came out of paradise and is still awaiting thy kindness and benevolence.

6. Were a little shadow of thy grace to protect me, this inexhaustible wealth would turn my totality of humble guestures into a mass of miracles.

7. By turns, everybody each time attributes new dimensions to thy beauty. Were thy radiance to reveal itself only once, these attributions would be settled once and for ever.

8. When just a single curve of thy tresses is more than enough to astonish angels, then how will poor man understand these secrets.

9. Alaie, if you do away with pride and arrogance, then you will land in a world where there are no limitations to be faced.

۳۶

۱. در محیطی فگنده ام زورق[۳۶۸] — که دو عالم درو ست مستغرق

۲. نی ز زورق توان شناخت محیط — نی محیط از وجود آن زورق

۳. آب شد زورق و ز سیل[۳۶۹] آسود — این ست معنی مشکل و مغلق

۴. به تفاوت مبین[۳۷۰] که اصل وجود — نشود مختلف به هیچ نسق

۵. کفر و اسلام و بدعت و سنت — اختلافت درمیان فریق

۶. حق پرستی و ما[۳۷۱] و من گفتن — راه گم کرده ای زهی احمق

۷. ای علی لفظ ما و من حمقست
چون ز ما بگذری بماند حق

۱. میں نے کشتی کو ایک ایسے دریا میں ڈال رکھا ہے جس میں دونوں عالم مستغرق ہیں۔

۲. اس کشتی سے نہ تو کنارہ ہاتھ آتا ہے اور نہ ہی کنارے سے کشتی کا نشان ملتا ہے۔

۳. کشتی بادِ مخالف اور سیلاب کا خطرہ جاتا رہا۔ مشکل و مبہم کے معنی یہی ہیں۔

۴. تم اسکو تفاوت کی نظر سے نہ دیکھو کیونکہ وجود کی حقیقت کسی بھی صورت میں مختلف نہیں ہو سکتی۔

۵. کفر و اسلام اور بدعت و سنت گروہوں کے درمیان اختلاف یقینی ہے۔

۶. حق پرستی کی راہ میں "میں" اور "ہم" کہنا راستے سے بھٹکے ہوئے احمقوں کا کام ہے۔

۷. اسے علی لفظ "ہم" اور "میں" (ما و من) کہنا حماقت ہے۔ جب تم "ہم" چھوڑ دو گے۔ تو تمہیں حق سمجھ میں آجائے گا۔

۱. چھُم چھُپھِس نِشہ میۍ اپرزٕ رِمنِۍ مشرِناو
نیب تمہ منزٕ بۍ عالمن دوَن آد

۲. دُنیہ اپوان نہٕ مارتَن اُکی ماری
ناوِ نِشہٕ آب آبہٕ نِشہٕ نشکاری

۳. (ا) ناوِ گوُ آب بیگُر ہیوُت روزُن
ماںٕز خشکِل چھُ تگمنی نہٕ بوزُن

(ب) آبہٕ ڈرِ یاد آبہٕ بے کرکیاہ
مرُون موُدُ موُنتے مُرکیشاہ

۴. (ا) وُچھ تفاوتھ مہٕ جسپھی بُنِز یاد
ٹھۍپرِ برِلٕ چھی ہمیشہٕ تھاد تھ یاد

(ب) اُصلیے کیتو تغیرس تے تبدہل
تتھ بجاے چھ رنگ برنگ ڈلیل

۵. (ا) کفرِ وسواس کارِ شیطانی
بدعت و سنت و مسلمانی

(ب) ٹھوزپہٕ گو ٹھوزپہٕ زانہٕ نو نادان
آگرِ بن لشہٕ چھُ ساری ہے یکسان

۶. (ا) یتیمی خودا ژھونڈمن ہمی تہنز تراوی
کُن سہٕ واتی نہٕ احمقن وتھ راوی

(ب) یتیمی اُکی دوَپ تہٕ "بے" تہٕ "بۍ" تہٕ دوَنے
تس خودا چھی نہٕ گوجملہ تہٕ اوَنے

۷. "ما" و "من" وَن مہٕ اَے شاہِ ہمدان
(ا) گوکھ پندار باخودا چھے زان

(ب) لافِ پندار احمقن چھی کار
تراوِ پندار ڈیشہٕ ہس دیدار

GHAZAL 36

1. I've put my life's boat in such an infinite sea that harbours both the worlds.

2. This boat does not lead me to the shore, nor does the shore tell me where the boat stands.

3. The water has absorbed the boat and the danger of flood is over; this is the meaning of ordeals and ambiguity.

4. Do not discriminate between the two, because the reality of existence remains unaltered.

5. Heresy and Islam and evil and sunah (Prophet's sayings) are bound to clash with each other.

6. To say 'I' and 'We' is devilry in the path to reality-worship.

7. O Ali, to say that the words 'I' and 'we' are mutually complementary, is sheer foolishness. It is only when you dismiss 'we' that you will understand what reality is.

۳۷

۱. آن دل که یافت یکدم از کوی او نشانی — کرده نثار راهش در هر نفس جهانی

۲. روحانیانِ علوی در رشک و حیرت افتند — چون بیدلی نشیند با یادِ[۲۸۲] تو زمانی

۳. با لذتِ خیالت خُلدِ برین سرائی — با نامِ تو دو عالم نان ریزه‌ای ز خوانی

۴. برقِ شعاعِ رویت[۲۸۳] بر دیده بر نتابد — وصفِ غمت نگردد منعقد در هر زبانی

۵. بوئی ز خاکِ کویت مطلوبِ هر ضمیری — عکسی ز نورِ رویت محبوبِ هر روانی

۶. از سوزِ داغِ هجرت[۲۸۴] در حضرتت چه گویم — چون در حریمِ علمت پیداست هر نهانی

۷. مه در نقابِ عزت پنهان و خلقِ[۲۸۵] عالم — هر کس ز نورِ[۲۸۶] حسنش در پرده[۲۸۷] و گمانی

۸. سودای بیدلان را سودی ز اصل فرمای — چون نیست حضرتت را از سودِ ما زیانی

۹. سری که صد هزاران سر در غمش[۲۸۸] فرو شد
کی گردد ای[۲۸۹] عــلائی حاصل ز نیم جانی

۱۔ وہ دل کہ جس نے کبھی اُسکی گلی کا پتہ ڈھونڈ نکالا ہو وہ اسکی راہ میں ہر سانس میں ایک ایک جہان قربان کرتا ہے۔

۲۔ جب کوئی عاشق تم سے لو لگا لیتا ہے تو فرشتے بھی رشک و حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔

۳۔ تیرا تصوّر سرائے میں بھی خلد بریں کی لذت دیتا ہے اور تیری یاد سے دونوں عالم دسترخوان پر بکھرے ہوئے روزی کے دانے کے برابر لگتے ہیں۔

۴۔ تیرے چہرے کا نور ہر آنکھ کو دکھائی نہیں دیتا اور تیرے غم کا وصف ہر زبان کا مقدور نہیں۔

۵۔ ہر اندیشہ و خیال تیری ہی گلی کی خاک کا متلاشی ہے اور ہر راہ گیر تیرے ہی مطلع انوار کا شیدائی ہے۔

۶۔ تیرے حضور میں داغِ ہجر کا حال میں کیا بیان کروں کہ تو عالم الغیب ہے۔

۷۔ چاند پردۂ حرمت میں پنہاں ہے اور دنیا کی مخلوق سب کے سب اسکے نورِ حسن سے متحیر ہیں۔

۸۔ اے خدا اگر تو اپنی بارگاہِ رحمت سے عاشقوں کی تشفّی فرما دے تو تیری بارگاہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۹۔ اے ملائی، جس راز کی تلاش میں لاکھوں سر کھو گئے ہوں وہ تم جیسے نیم جان کو کیسے حاصل ہو سکے گا۔

۱۔ لوب دورہ پہ چانہ ہندے ییمی میمی دلن نشاناہ
وندان چھ تمہ وتے پیٹھ پرتھ پرتھ شہس جہاناہ

۲۔ رنگس تہ حیرتس منز بڈی بڈی ملائکھ پے
وادی لداہ چھ چونے ذکر ہنز ترہے ہے

۳۔ چانے خیالہ ناو ییس یس موود گومت زو
تس لذتس چھ نسبت جنتہ تہ دروہنا یو

(ب) تس خانہ کے منزہ چھ زن گامتی وہ شوب چھ عالم
تس نشہ برابرے چھی اندوہ و شادی و غم

۴۔ گیستو تھہرنے چھ چشمن یژھ نورہ ژھٹہ چھ چانی
تاریف غم و منز چانی طاقتھ چھ کتھ زبانی

۵۔ گوژھ چانہ کوچہ مشکاہ ارمان دلن چھ بےہاے
زو سارنے چھ کژیشان گژھ نورہ چانہ پی ژھاے

۶۔ وندے پہ داغہ چانے معلوم تی وسے گیاہ
روشن ژیہ نشہ چھ سورے اسرارنے ژہ آگاہ

۷۔ پہ تھہ برقہ مرتمگ چھکھ زن روان اندر ژھایے
لوکن چھ نورہ چانیک بیون بیون گمان تہ رایے

۸۔ سودا چھ بیدلن چون سودا امے دسودا
چھوڑک ژیہ کانہہ نہ نقصان گر میلہ گے دوان چوڑا

۹۔ سرسایہ بڈی تہ پھ گی بڈی بڈی چھ سر گیاہ یو
چھے سر بنیا علی شاہ تس تس ییمس اوڈے زو

GHAZAL 37

1. The heart that ever finds His path, sacrifices a world with each breath.

2. When a lover ties a know with thee, then angels feel astonished with envy and surprise.

3. Nursing an idea of thee in my mind makes this mansion as tasteful as the splendid paradise, and remembering thee makes both the worlds appear as foodgrains scattered on the eating sheet of cloth.

4. Every eye can't see the radiance of thy face and the beauty of my sorrow for thee mutes every tongue.

5. Each thought yearns to see the dust of thy street and every quester is fond of the appearance of thy radiance.

6. How can I describe the wounds of separation in thy dumbfounding presence; Thou art thyself the knower of the unknown.

7. Thou moon has masked herself in raiment and all the creatures of the world are stirring with the beauty of His light.

8. O God, were thee to grant thy lovers contentment from thy reservoir of blessings, the reservoir would not at all exhaust itself.

9. O Alaie, a weakling like you can't explore the secrets which has engaged millions of thinkers without much ado.

۳۸

۱- دردِ عشقت [۲۹۰] که دوای دلِ شوریدهٔ ماست

هر سرِ موی ازان هر دو جهان نیم بهاست

۲- از صفای غمِ تو بی‌بصران را چه خبر

قدرِ این تحفه کسی یافت که از اهلِ صفاست

۳- مرده است آنکه نه مرده [۲۹۱] است ز دردت روزی

کشتهٔ تیغِ جفاهای ترا ملکِ بقاست

۴- لذّتِ عمرِ دل از ضربِ بلاهای تو دید

وانکه از دولتِ [۲۹۲] جفا خلعتِ اربابِ وفاست

۵- گر همه خلقِ [۲۹۳] جهان از سر و زر برخیزند

دولتِ وصلِ تو آن یافت که از سر [۲۹۴] برخاست

۶- جمله جانها سپرِ تیرِ غمت [۲۹۵] ساخته اند

تا کرا [۲۹۶] میرسد این دولت و این بخت کراست

۷. هرکی از درِ لطفِ تو مرادی طلبد
مرادی چو مرادِ تو بود مطلبِ ماست

۸. جز محنت نیست مرا در دو جهان هیچ مراد
وانکه زین غم دلِ مجروح مرا مرهم هاست

۹. هرکس اندر طلب سود برد سودائی
حاصلِ جانِ علائی ز خیالت سود است

۱. تیرے عشق کا درد ہمارے پریشان دلوں کی دوا ہے اور دونوں جہان اس درد کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہے۔

۲. اندھوں کو تیرے حرم کی پاکیزگی کی کیا خبر ہے اس دولت کو خالص دوست ہی پہچانتے ہیں۔

۳. مردہ وہ ہے جو تیرے درد و غم میں نہ مرا ہو۔ تیری جفاؤں کا مارا ہوا ہی ملکِ بقا حاصل کر پاتا ہے۔

۴. ہم نے تو دل کی دھڑکنوں کا مزا تمہاری آزمائشوں میں دیکھا اور یہ جفائیں اہلِ وفا کے لئے ایک خلعت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۵. اگر دنیا کی ساری مخلوق جان و مال کے سمیت بھی حاضر ہو جائے، تیرے وصال کی دولت اُسے نصیب ہوگی۔ جو اپنے غرور اور گھمنڈ کو چھوڑ دے۔

۶. سب تیرے غم میں محو ہیں اور تیرے غم میں خود کو ڈھال بنا رکھا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ دولت کسے نصیب ہوتی ہے اور یہ بخت کسے نصیب ہے۔

۷. تیرے رحم و کرم کی بارگاہ سے ہر کوئی، کوئی نہ کوئی مراد مانگتا ہے۔ ہمیں بس تیری رضا مطلوب ہے۔

۸. تیرے درد و غم کے بغیر دونوں جہانوں سے میری کوئی مراد نہیں کیونکہ تیرے ہی غم سے میرے دلِ مجروح کو دوا ملتی ہے۔

۹. ہر کوئی کسی نہ کسی فائدے کی تلاش میں کچھ نہ کچھ پاتا ہے۔ علائیؔ کی جان کا حاصل ہے کہ وہ تیرے ہی خیال میں محو رہے۔

۱. درد عشقُک چونے سانِن وۄندن دادن درمان
تمہٕ دادیک بر بر موٗلیہٕ مُلکِ دو جہان

۲. نمہٕ چانیک موٗسے چھُ آمت حبہٕ ہرِ تسندِ بانٛ
کیاہ سہٕ توفاہ چھُ تہٕ کران زانہٕ نہٕ بیناژانٛ

۳. موٗدُس دادِ نہٕ چانے مرزانہٕ غم نہٕ برے
تس دِتھکھ مُلکِ بقایس چانہٕ شمشیرِ مرے

(ب) تم مران کر چھہٕ مران تم یم کرآنی زہشہید
وُچھن چونے چھہٕ شہیدن لسنے تے سوے عید

۴. ڈیشتھے چانہٕ بلایہ عمرٕ مزٕ تلُ دِلنے
یارٕ شندٕ ے چھُ جفاژن خلعتھ کاٹھِ لنے

(ب) لایہٕ نے دِلبرٕ شندٕ چھُ وہ فاین نہٕ جفا
نیاہ تھاہ بڈ چھہٕ تمن سوٗ یہٕ عنایتھ نہٕ کفا

۵. دُنیاہ روے بنتھ چھہٕ وہ عشق یوہ یار تُلہٕ یارکی
(ف) ترآوسے سر چھہ تمن یم ژٕ یہٕ دِلن وُن کارن

(ب) زٕ وٕ لیجھے میلہٕ پاپانٕ چھینہٕ عشق آسان
زٕ چھہ دُنی یاہ لوکہ ہنے دِرٕین سرٕ ژٕ یہٕ دِین گُنہ تمان

۶. واریاہ تیرٕ غمس ژٕ یہٕ بہرٕ کرٕ تھے چھہ زوٗ
(ف) ییٚدٕ کٕس وُن دہ ذٕ کٕس کیاہ سناطالع کُس چھہ

(ب) تیرٕ چونے بوزٕ چھہ مہرٕ گٕن دٕ چھپے تے زٕ نٕ ہے
ییٚدٕ ناسے بہنہٕ ناسے چھہ میہٕ تمہٕ سے کُس سوہے

۷. چانہٕ دَربارٕ پڑھان کینہہ نتہٕ کینہہ ساری جُدا
نہٕ یٚژٕ من دٕ وٕ ذٕ چھہ یٚژٕ من سون چھہ بٕکتٕ پان جُدا

۸. مطلبا کانہہ نہٕ دِلس ییہٕ غمہٕ چانہٕ سِوا
غم تہٕ یم چانٕ ذٕ دِلے واآدی لدٕن ہندٕ چھہ دوا

۹. سوٗدا یٕس وِسہٕ اَندٕر طلب سوٗد نٕوان
ژٕ یہٕ نہٕ سودا ہوا کینہہ چھے علی شاہ بہ لوان

GHAZAL 38

1. The pain of my love for thee is a balm for aching hearts and both the worlds amount to naught before this pain.

2. The blind do not understand the piousness of thy sorrow; only pure friends recognize this wealth.

3. He who does not die in sorrow and grief, is really dead. He who dies for thee secures his immortality.

4. Thy tests could be ascertained by our heart's palpitation; and these trying moments have secured a niche for thy followers.

5. Were all creatures of the world to sacrifice their lives for thee, they would be blessed to see thee provided pride and arrogance did not bar the way.

6. Everyone is lost in his sorrow for thee and uses it as a shield. Who gets this wealth remains to be seen; he will be really lucky.

7. From the throne of thy grace and kindness, everyone gets his share; we only want thy consent.

8. I don't find a purpose without sorrow and pain; only my pain for thee works as a balm for my wounded heart.

9. He who sets out to achieve something is ultimately benefited. Alaie's life's achievement is this that he gets drowned in contemplation.

۳۹

۱. درین رہ ہر کہ او ثابت قدم نیست — رہِ جانش باسرارِ قدم نیست

۲. دلی کز ملک معنی باخبر شد — درو اندیشہٴ شادی و غم نیست

۳. بیا در عشق محرم باش زیرا — رہِ نامحرمان اندر حرم نیست

۴. تو ہمچون قطرہ از دریا جدایی — از آنت دُرِّ عرفان در شکم نیست

۵. نمی تانی بہ بحر انداخت خود را — ترا دریای گوہر لاجرم نیست

۶. بدریای فنا انداز خود را — کہ آنجا صورت لا و نعم نیست

۷. چو قطرہ غرقِ دریا شد بکلی — ہمہ دریاست آنجا کیف و کم نیست

۸. ولی نابودِ تو شرط است اینجا — کہ ہرگز آفتاب و شب بہم نیست

۹. علی ہم نام را بنگر کہ جز او
باللہ جز محمدؐ رہبرم نیست

۱. جو کوئی بھی اس راہ میں ثابت قدم نہیں رہا وہ اسرارِ ازل سے لاتعلق ہوا۔

۲. جو دل اُسکی دنیای معانی سے باخبر ہوا اُس میں خوشی اور غم کا کوئی بھی اندیشہ باقی نہیں رہتا۔

۳. آؤ اور حریمِ عشق بن جاؤ کیونکہ نامحرموں کو حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی۔

۴. تم ایک قطرے کی طرح دریا سے جُدا ہو چکے ہو اسی لئے عرفان و تسلیم کے موتی تمہارے اندر موجود نہیں ہیں۔

۵. تم اس سمندر میں اپنے آپ کو اُتار نہیں پاتے ہو یقیناً اسی لئے تمہیں اس دریا کے موتی ہاتھ نہیں آتے۔

۶. اپنے وجود کو دارالبقا کے اُس بحرِ بیکراں میں غرق کر ڈالو جس میں امر و نہی کی کوئی گنجائش نہیں۔

۷. جب قطرہ مکمل طور پر دریا میں ضم ہو گیا تو تبھی وہ دریا کہلایا اور اسمیں کسی بھی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

۸. اس منزل پر پہنچ کر تمہارا مٹ جانا شرطِ اوّل ہے کیونکہ رات اور دن کسی بھی صورت میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

۹. اے علی، تم اپنے ہمنام (حضرت علی کرم اللہ وجہ) کو دیکھو جو خدا اور اُسکے رسولؐ کی جانب تمہاری رہنمائی کرتا ہے۔

۱۔ یمیس قُدرتہ وَبۂ اَللّٰہ نہ کھور چھی
(ل)
تمس وَتھ عالم باکل تہ کر چھے

(ب) تس شندو بجر اسرار نشہ گو
سہ از دِلدارتے دیدار نشہ گو

ڑنہ گرذ بتیر گڑمی ژیۂ استقامتھ
زبان اَتھ چھی کرامتھ بُدہ کراستھ

۲۔ دِلاہ لیس ملک مانے ساآبے ژاد
(ل)
تمس سورے خطرتے دَنوسہ وزاد

(ب) خبردار زبر گری ہسس گرم کم
تمس گرشہ بکرشادی تے گیک نم

۳۔ ودہ لو محرم پین عشقس ودہ لو ہو
(ل)
ودہ لو ہا تمی بزرے ویرے گو ہو

(ب) بزل واقف گرن ژیۂ دانہ دانہ
چھ بیگانن نہ ژاتال محلہ خانہ

۴۔ زرگی یاچھی بُدازن قطرہ بیو پان
تونے تو ودبکم ژیۂ دُرہ عرفان

۵۔ تکان پچھے نہ بدریا وذ برتھ تن
گیگ ژیۂ موختہ کے ودگ یاد آسن

۶۔ پین فانی تھا منشہ شدرے لاے
(ل)
چھیۂ الکارچ نہ البقرارچ تتہ جاے

(ب) فنا آخر گژمن آخر فنا لی
بیۂ لازن یونہ تورے ناد لالی

۷۔ برتھ آبن ییلہ دیئت قطرنے پان
پین ودہ ذ شتھ تہ تی ذری یاڈ چھ یکسان

۸۔ ودہ لیکن شرط گونا آسنے چون
(ل)
شمتھ راتس تہ آفتابس گمیتو مون

(ب) پین ژے پانہ نشہ نابودتے صاف
شہل گو راتکے بیئون دوبس تاف

۹۔ علی مرتضٰیس کن نظر کر
(ل)
علی شاہوسہ چونے پیر رہبر

(ب) خوداو مصطفیٰ سے پیر ہادی
تمس رزستے نہ اوت کانہہ واتہ نادی

(ج) اَتی کن فاطمن ژولن یارن ہبر دزاو
چھ ناواہ بیون بیونے آگر گئے آد

(د) خوداو مصطفیٰ تزیشو سے عناہتھ
کرن یس تس گری شاہ ولایتھ

(ه) علی ستا ہو ژیۂ تمی شندے تہ چھے ناو
شہے ہمدان اُمی ناون دِتے باو

GHAZAL 39

1. He who is not firm in thy path, loses track of the mystery of his origin.

2. The heart that acquaints itself with the meaning of the world, learns not to care for an apprehension of happiness and sorrow.

3. Come and acquaint yourself with love; those who do not do so are barred from entering the domain of the acquainted.

4. Since you've isolated yourself like a drop from the river, you've therefore lost the pearls of divine knowledge and self-realization.

5. Since you've not been able to dive in the sea, you fail to get hold of its pearls.

6. Drown yourself in the eternity of that shoreless sea in which, once drowned no attempt at withdrawal works.

7. When a drop of water merges with the sea, it's still called the sea; there is no scope for doubting this fact.

8. Your destination is a precondition to arrive at this gate because night and day can never be put together.

9. O Alaie, you should look for your synonym (Ali Karrmallahu-wajbahu) whose guidance leads to God and His Messenger.

۴۰

۱. ای شده نورِ خدا از مهِ نورِ تو پدید
خرم آنکس که درین عید مه روی تو دید

۲. بخراباتِ فنا محو شود در لمعات
از میِ عشقِ تو یک جرعه هر آنکس که چشید

۳. توتیا خاک شود در نظرِ همّتِ او
آنکه در دیده ز خاکِ درِ تو سرمه کشید

۴. چون مه نو شود انگشت نما در همه جا
پشتِ هر کس که ببوسیدن پای تو خمید

۵. شده از طالعِ فرخنده سرافرازِ جهان
آنکه از صدق و ارادت برکابِ تو دوید

۶. به علی یک نظری کن ز سرِ صدق و صفا
که بجائی نرسد بی نظرِ پیر مرید

۱۔ اے میرے مرشد تیرے نور کی درخشندگی میں نورِ خدا جلوہ گر ہے اور وہ خوش نصیب ہے کہ جسے یہ مبارک لمحہ نصیب ہوا۔

۲۔ جس کسی نے تیرے عشق کی شراب کا ایک گھونٹ بھی پی لیا ہو وہ مقام فنا کے میخانے سے تیرے جلووں میں کھو جاتا ہے۔

۳۔ جس کسی نے تیری دہلیز کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنا لیا ہو اُسکی پُر استقلال نگاہوں میں خاک بھی سُرمہ بن جاتی ہے۔

۴۔ جس کسی کی کمر تیری پابوسی کے لئے جھکی اُسکی انگشت نمائی ہر جگہ سے چاند کی مانند ہوتی ہے۔

۵۔ جو کوئی صدق دل کے ساتھ تیری جانب بڑھا وہ دنیا میں نیک بختی سے سرفراز ہوا۔

۶۔ صدق و صفا کے صدقے مجھ پر ایک نظر کرم ہو جائے کیونکہ نگاہ مرشد کے بغیر مرید کسی منزل کو نہیں پہنچ سکتا۔

۱۔ پیرپرنو، راہنہ نشہ چانہ نشان نورِ خودا
ژنڈرے ہم ژیئہ وِ جہان زن تجنے نورِ خودا

(ب) مرحبا چھکہ، چھو بنان کیاہ تجنے جان سوپید
دوبروہم ژیئہ وِ جہانے بجی تہ ہم دیدہ بدید

۲۔ سُرِ خراباتِ فنا ہس وزِ زن محو پینئے
کمہ مستین تہ اکے دامہ جینئے عشقہ مئے

۳۔ خاک زن سو رمہ تمس در نظر پاک بی
لاگِ لیئ بزانہ نیشر چاؤ آچھن سو رمہ گئی

(۴) ژنڈرے تس دِ چھنہ نگمو تہ پنس سارے زن
ژکوخ بے زن نیمّی تمے لیئ ژیئہ دیئ بورہ کھوئن

۵۔ واہ سہ کیاہ بختہ بوڈ کیاہ سہ تمزِ کارِ تیچھلے
پایرس لیئ ژیئہ نیشر می سہ انہ جلو چانہ بگے

۶۔ شوژرے چھپی لعلی شہ نظراہ تس تہ ژِ کر
واتہ کن سہ مرید بے پئیہ لیئ پیرِ نظر

GHAZAL 40

1. O my Guide, the brilliance of thy light reveals God's radiance; lucky is the man who embraces this blessed moment.

2. He who tastes a sip of wine of his love for thee, passes from the stage of destructivitys wineshop to a merger with thy splendours.

3. He who merges with the dust of thy threshold, turns the dust into a collyrium for his rolling eyes.

4. He whose back bends in faith, shines like a new moon..

5. He who adopts thy path with sincerity of heart, is lucky.

6. Because of this purity and sincerity Ali is blessed with a glance of kindness; without the Guide's glance the disciple can't reach his goal.

٤١

۱. گشتِ تا محوِ تجلای جمالت جانم
دیده ام حسن و جمالی که درو حیرانم

۲. تا شُد از صفحهٔ دل محو نقوشِ کونین
خطِ رخسارِ تو هر لحظه درو میخوانم

۳. روزگاریست که هم طالب و هم مطلوبم
طرفه حالیست که هم دردم و هم درمانم

۴. کافرِ عشق منِ بیدل و دین تا گشتم
فارغ از شک و یقین بے خبر از ایمانم

۵. تا شدم همچو علی پادشهِ ملکِ فنا
اسپِ همت بسوی ملکِ بقا میرانم

۱۔ جب سے میں تیرے جمال کی تجلیوں میں کھویا ہوں تب سے میں اُنکی رعنائیوں میں متحیر ہوں۔

۲۔ جب سے میرے صفحۂ دل سے نقوش کونین مٹ گئے تب سے میں اپنے دل میں تیرے ہی جلوؤں کی جھلک پاتا ہوں۔

۳۔ ایک عرصے سے میں طالب بھی ہوں اور مطلوب بھی' ایک عجیب کیفیت ہے کہ درد بھی میں ہی ہوں اور دوا بھی میں۔

۴۔ جب سے یہ کافرِ عشق' دیوانہ اور بے دین ہو گیا ہے تب سے شک و یقین سے فارغ اور ایمان سے بےخبر ہو چلا ہوں۔

۵۔ جب سے میں حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی طرح ملک فنا کا بادشاہ بن گیا ہوں تب سے میں اپنے ارادوں کا گھوڑا ملک بقا کی طرف دوڑا رہا ہوں۔

O

۱۔ ڈلشتھ چھان تجلی یتھ بو آس نبہ

وچھیم سے حُسن و جمال میہ ژیہ عاران بو تیتھ

۲۔ یتھ کنی نقشہ دوٚ عالم دلہ چھیم تھے میہ نوان

(ہ) خط میہ دِلدارِ دلس منز تیتھ چھونے چھم بیوان

(ب) نبھے دوہ تھم ورقس یتھ مجھ آمہ صفا

پٹہ میہ دیدارہ سبق چھونے مُوش میہ سودُ سے زمعا

(ج) ماسوا اکھ بو یاتہ علی میہ چانگ چھم میہ کار

زان چانی چھمیہ میہ کرژ جان بیزانی یہ بیکار

۳۔ گیہ گمراہ تہ عجایب چھس کنہ کنہ بو وُچھان

(ہ) پانہ ژھانڈان بو یتھ پان پانہ پی گینہ تہ میہ زان

(ب) پانہ سے بو پانہ عاشق پانہ دود سے تہ دوا

رازنگ نیب لوب تو کانسہ نشہ پانہ سوا

۴۔ عشقہ کافرینہ سپنس دِل تہ دِین یتھ میہ ژول

(ہ) تیتھ بو از شک و یقین تہ زایمان تہ مو کل

(ب) کنہ زن کرمہ خبر تہ روزنہ کُن کنہ تہ خبر

یہ خبر با خبرن کرژ وجہ میہ ڈلہ مہ زبر

۵۔ یتھ فانی کژ ھیکہ ملکس سپنس تے شاہ

(ہ) نکوان چھس تیتھ بو گرہ ہمتک ملکِ بقا

(ب) یہ علی شاہہ عنایتھ ژیہ زدربارِ علی

قائمن یارانِ نبی تہ نیتن چھے زسرکارِ علی

(ج) یس خودا' یس سہ نبی ژیہ زڈ راضی گژھن

تس کرن شاہِ ولایتھ کرمیہ قائمن پژھن

(د) ڈلہ ڈلہ گوسہ وُڈلیس زعلی جلوہ کری

کاشرس وُڈلیس کن بہرِ اللہ گری

(ہ) چھہ نظر چانہ پینبزر اکھ یہ ڈلہ کمکن

کاشرن کر تہ نظر یم غم دازن ژلن

GHAZAL 41

1. Since I'm lost in thy radiance and glances, I stand imprisoned within the bounds of thy flashes.

2. Since the erasure of the traces of both the worlds from my heart; it is constantly battered by thy flashes.

3. For a pretty long time I have been the quester and the quest; in this rapture I am the pain and the balm.

4. Since the denier of love for thee has become mad and devious, both doubt and certainty have vanished for him and he has become oblivious of faith.

5. Since my becoming, like Ali Karramallahu wajhahu, the king of the world of destructivity, I have been riding the horse of my intentions for eternity.

oOo

حواشی و حوالہ جات

۱

۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں درج تقریباً ہر غزل عربی کے اس شعر سے شروع ہوتی ہے ؎

حَسبنا اللہ حَسبنا اللہ ربّنا ربّنا اللہ ربّنا اللہ حَسبنا

۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ شعر مطلع شعر کے طور پر درج ہوا ہے۔

۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وصف تو" کی جگہ "وصفعو" لکھا گیا ہے۔

۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "تہیۂ" کی جگہ "چاہ" ملتا ہے۔

۵۔ ایضاً ۔ ۔ ۔ ۔ "شیمہ ای" کی جگہ صرف "شمہ" درج ہے۔

۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پرتوی" کی جگہ صرف "پرتو" لکھا ہوا ہے۔

۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ازان" کی جگہ "ازاو" درج ہوا ہے۔

۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "آتشی کی جگہ "یک قطرہ" کتابت ہوا ہے۔

۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زندگانی" کے بجائے "زندہ گانی" لکھا ملتا ہے۔

۱۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دردی" کے بجائے "واردی" تحریر ہوا ہے۔

(۲)

۱۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ غزل، غزل ۸ کے طور پر درج ہوئی ہے۔

۱۲۔ ایضاً ۔ "خشبوی" کی جگہ صرف "خشبو" درج ہے

۱۳۔ ایضاً ۔ "رخ ماہ" کی جگہ "مہ روی" لکھا ہوا ہے۔

۱۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بلا" کی جگہ "عمش" ملتا ہے۔

۱۵۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "وجود" کی جگہ "شہود" ملتا ہے۔

۱۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "حیوان" کی جگہ "حیوانش" پایا جاتا ہے۔

۱۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "نقد" کی جگہ "ہجر" لکھا گیا ہے

۱۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "مرہم" کے بجائے "مرہمی" درج ہے۔

(۳)

۱۹۔ نسخہ ۲۱۲۳۔ میں یہ غزل، غزل ۹ کے بطور درج ہوئی ہے۔

۲۰۔ گنج عرفان میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "صفائی" کے بجائے "صفات" لکھا ہے۔

۲۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "تا" کے بجائے "چون" لکھا گیا ہے۔

۲۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ضیق" کے بجائے "عشق" درج ہوا ہے۔

۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بعد" اور "انس" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خریدہ" کے بجائے "چشیدہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دریدہ" کے بجائے "بریدہ" لکھا گیا ہے۔

۲۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "از" حذف کر دیا گیا ہے۔

(۴)

۲۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ غزل، دوسری غزل کی شکل میں درج ہوئی ہے۔

۲۸۔ نسخہ ۲۷۲۳، نسخہ ۲۹۲۹ اور گنج عرفان میں "عدم" کے بجائے "ندم" لکھا گیا ہے

۲۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سازند" کے بجائے "نیابد" لکھا گیا ہے۔

۳۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گشتہ" کے بجائے صرف "گشت" درج ہے۔

۳۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سری" کے بجائے "سر" درج ہے۔

۳۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ع

درو شادی و گنجایش غم نیست

۳۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہستی موہوم" کے بدلے "موہوم ہستی" لکھا گیا ہے۔

۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ار" کے بجائے "از" درج کیا گیا ہے۔

۳۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دست جم" کے بجائے "جم تخت" لکھا گیا ہے۔

۳۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور ۲۱۲۳ میں "نجویش" کی جگہ "ز کویش" درج کیا گیا ہے۔

(۵)

۳۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "جوئی" کے بجائے "خواہی" لکھا گیا ہے۔

۳۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "در" کے بجائے "با" درج کیا گیا ہے۔

۳۹۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "این" کے بجائے "آن" لکھا ہوا ہے۔

۴۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "نیزی" کے بجائے "درازی" لکھا گیا ہے۔

۴۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بوی" کی جگہ صرف "بو" درج کیا گیا ہے۔

۴۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ہمراز" کے بجائے "ہمپراز" درج کیا گیا ہے۔

۴۵۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "تمید" کے بجائے "نیز" لکھا گیا ہے۔

۴۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خرم" کے بجائے "خورم" ہیں جو نادرست نہیں۔ البتہ یہ کلمہ یعنی "خرم" بدون "واو" (و) زیادہ مستعمل ہے۔

۴۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور ۲۹۲۹ میں "کشا" کے بجائے "گشای" درج ہے۔

۴۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" کے برعکس "وان" درج ہے۔

۶

۴۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ور" کی جگہ "گر" لکھا گیا ہے۔

۵۰۔ " ۲۹۲۹ میں "کردے" کے بجائے "گشتے" لکھا گیا ہے۔

۵۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "از" کے بجائے "کز" درج ہے۔

۵۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بیاری" کی جگہ "بیازی" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "نیازی" درج ہے۔

۵۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ شعر، شعر نمبر سات کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں درج کیا گیا ہے ؎

دریای شوق ما گر از خود کنار بودے

۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "شمیدی" کے بجائے "شنیدی" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "شنیدی" لکھا گیا ہے

۵۶۔ گنج عرفان میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "کار" کے بجائے "راہ" لکھا ہے۔

۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بہ" کے بجائے "ز" لکھا گیا ہے۔

۵۸۔ " " " اور نسخہ نمبر ۲۱۲۳ میں "جناب" کے بجائے "حیات" لکھا گیا ہے۔

۵۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "بر" لکھا گیا ہے۔

۶۰۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ور" کے بجائے "وز" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "خیل" کے بجائے "جمع" لکھا گیا ہے۔

۶۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زاں" کی جگہ "زین" لکھا گیا ہے۔

۷

۶۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۹۲۹ میں غزل آٹھ کی حیثیت سے درج ہوئی ہے۔

۶۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کف" کے بجائے "تف" لکھا گیا ہے۔

۶۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "سر" کے بجائے "روی" لکھا گیا ہے۔

۶۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کوس" کے بجائے "کوش" درج کیا گیا ہے۔

۶۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بجای کسوید" "برجان کو بند" کے بجائے لکھا گیا ہے۔

۶۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور ۲۹۲۹ میں "جہان را" کے بجائے "روان را" لکھا گیا ہے۔

۸

۶۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کشید" کے بجائے "کشود" درج ہے۔

۶۹۔ " " " "شیر ما" کے بجائے صرف "سر" اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "سیر ما" لکھا گیا ہے۔

۷۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "درین پردہ ہا" کے برعکس "ازیں ہر دو ہا" نقل ہے

۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۷۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حروف" اور "حدوث" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۷۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "صورت" کے برعکس لفظ "صفو" نقل ہوا ہے۔

۷۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حدود" کے بجائے "وجود" لکھا گیا ہے۔

۷۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ما" اور "پردہ" کے درمیان "است" لکھا گیا ہے۔

۷۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "دید" کے بجائے "دیدہ" لکھا گیا ہے۔

۷۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "زخش" کے بدلے "مرش" لکھا گیا ہے۔

۹

۷۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حدو" اور "بحر" کے درمیان "و" درج ہے۔

۷۹۔ ″ ″ ″ "عشق ناز" کے بجائے "علم نفرہ" لکھا ہوا ہے۔

۸۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کتب" کے بجائے "صفو" لکھا گیا ہے۔

۸۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بہ شہر" کی جگہ "بہ قدس" درج ہے اور نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ پورا مصرعہ یوں درج ہے ؎ ازمدین صفا چو لبقدس وفا رسند۔

۸۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کرم" کے برعکس "صفت" لکھا گیا ہے۔

۸۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سر" حذف کردیا گیا ہے۔

۸۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "چشید" کے برعکس "کشند" نقل ہوا ہے۔

۸۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ثمر" کے بجائے "عز" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "غز" لکھا گیا ہے۔

۸۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سدرہ" کے بجا "صدرہ" نقل ہوئے ہیں۔

۱۰

۸۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "غیر" کے بجائے "عز" لکھا گیا ہے۔

۸۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "زلفت" کے برعکس "زلفش" لکھا گیا ہے۔

۸۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "گشت" کے بجائے "گشتہ" لکھا گیا ہے

۹۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "سوز" کے بجائے "شور" درج کیا گیا ہے۔

۹۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "حسنت" کی جگہ "حسنش" ملتا ہے۔

۹۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ؎

زشورِ جلوۂ حسنش غبارِ غیر ظاہر شد

۹۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "غیر" اور "کفر" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۹۴۔ ″ ″ ″ "طلسم" اور "گنج" کے درمیاں "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۹۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ظل" کے بجا "دل" نقل ہوئے ہیں۔

۹۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "شوم" کے بجائے "شدم" درج ہوا ہے۔

۹۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "یکدم" کے بجائے "یکرہ" لکھا گیا ہے۔

۹۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برسر" کے برعکس "درسر" درج ہوا ہے۔

۹۹۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "نقطاز نامم" کے بجائے "نقطۂ نامم" لکھا گیا ہے۔

۱۰۰۔ چونکہ پوری غزل محبوب سے مخاطب ہوکر کہی جارہی ہے اسلئے "بیند" کے بجائے "بینی" مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ "بیند" صیغہ واحد غائب ہے اور "بینی" واحد حاضر کا صیغہ ہے۔

۱۰۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "گرت" کے بجائے "گرش" لکھا گیا ہے۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں غزل کا

آٹھواں شعر حذف کردیا گیا ہے۔

۱۰۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "خور" کے بجائے "سر" لکھا گیا ہے۔

۱۱

۱۰۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ غزل 'از روی ترتیب' چھبیسویں غزل کے طور پر نقل ہوتی ہے۔

۱۰۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "مشش" کے بجائے "لطفش" درج کیا گیا ہے۔

۱۰۵۔ سوری کے معنی "بچا کچھا" اور پھول کی پتیاں ہیں۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سوری" کے بجائے "سوزی" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "بردی" لکھا گیا ہے۔

۱۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مدامش" کے بجائے "دوامش" لکھا گیا ہے۔

۱۰۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سریر" اور "ملک" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۰۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "کس" کے بجائے "کش" درج کیا گیا ہے۔

۱۰۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "یابد" کے بجائے "باید" درج کیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گر" کے بجائے "با" لکھا گیا ہے۔

۱۲

۱۱۱۔ نسخہ نمبر ۲۹۲۹ میں "مشتقش" کے بجائے "مشقت" درج کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بی" کے بجائے "تا" اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "پروا" کے برعکس "پیدا" نقل ہوا ہے۔

۱۱۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نیکنامی" کے بجائے "نیک و نام ار" تحریر ہوا ہے۔

۱۱۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "چشمہ" کے بجائے "چشم" لکھا گیا ہے۔

۱۱۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بپند" کے برعکس "پوشد" تحریر ہوا ہے۔

۱۱۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "او" کے بجائے "آن" ملتا ہے۔

۱۱۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ور" کے برعکس "در" پایا جاتا ہے۔

۱۱۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ اور ۲۱۲۳ میں "از" کے برعکس "در" لکھا گیا ہے۔

۱۳

۱۱۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زد" کے بجائے "زدہ" لکھا گیا ہے۔

۱۲۰۔ " " میں "بی" کے برعکس "سر" تحریر ہوا ہے۔

۱۲۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "سزد" کے برعکس "کشد" درج کیا گیا ہے۔

۱۲۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بہ" کے برعکس "بچو" درج کیا گیا ہے۔

۱۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "طعمہ" یعنی رزق حذف کردیا گیا اور "جلوہ" اور "او" کے درمیان "سیر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۲۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "کند" کے بجائے "دھد" تحریر ہوا ہے۔

۱۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خبر" کے ساتھ "ی" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۲۶۔ " ۲۱۲۳ میں "ہر" کے برعکس "نا" درج ہوا ہے۔

۱۲۷۔ " " میں "چون" کے بعد "کہ" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۴

۱۲۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر یعنی مطلع سے پہلے یہ شعر درج کیا گیا ہے۔ ؎

دوای جان و دل من دوای الا اللہ   ہوای آب و گل من ہوای الا اللہ

۱۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ شعر دوبار لکھا گیا ہے۔ پہلی بار "میرہا" کی جگہ "سرا" اور دوسری بار "باہرا" نقل ہوا ہے۔

۱۳۰۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "خود" حذف کیا گیا ہے۔

۱۳۱۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "از" اور نسخہ نمبر ۲۹۲۹ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۱۳۲۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "ز" کے برعکس "بہ" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۳۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "برای" کے بجائے "بروی" درج کیا گیا ہے۔

۱۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نمودہ" کے بجائے "نمودی" لکھا گیا ہے۔

۱۳۵۔ " " " "تیغ" اور "جفا" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۳۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "صفا" کے برعکس "وفا" لکھا گیا ہے۔

۱۳۷۔ " " " "ازدم" کے بدلے "مردم" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۳۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ظلمت" اور "امکان" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۳۹۔ " " " "صوری" کے بجائے "صورت" لکھا گیا ہے۔

۱۴۰۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "شدہ" کے بجائے "شود" تحریر ہوا ہے۔

۱۴۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ شعر درج نہیں ہے۔

۱۴۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مربدہ" کے بجائے "مزبدہ" درج کیا گیا ہے۔

۱۴۳۔ " " " "خوش" کے بجائے "خویش" لکھا گیا ہے۔

۱۴۴۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "کسی" کے بجائے "کس" اور نسخہ ۲۷۲۲ میں "کس" اور "تو" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱۵)

۱۴۵۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "والہ" کے برعکس "بیدل" لکھا گیا ہے اور نسخہ ۲۱۲۳ میں اس مصرعہ

میں درج "زھر" کے بجائے "صبر" لکھا گیا ہے۔

۱۴۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "لبا الوار" کے بدلے "لبا کا نوار" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۴۷۔ " " " "زلفش" کے بدلے صرف "زلف" اور نسخہ ۲۷۲۲ میں "لطفش" درج کیا گیا ہے۔

۱۴۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ اور ۲۱۲۳ میں "ار" کے بجائے "از" لکھا گیا ہے۔

۱۴۹۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "جنت" کے بجائے "آتش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۰۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بہ" کے بجائے "ز" لکھا گیا ہے۔

۱۵۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "کہ" کے بجائے "بہ" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۵۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بیادش" کے بجائے "زیادش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۳۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بودی جان آید" کے برعکس "روح افزاید" درج کیا گیا ہے۔

۱۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دل" کے برعکس "رہ" لکھا گیا ہے۔

۱۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۲ اور ۲۱۲۳ میں "بررویش نمی" کی جگہ "برروی غمش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ؎ صدای جان ہر عاشق خیالش رانمی آید

۱۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آید" کے برعکس "باید" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۵۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "صبر" دوبار لکھا گیا ہے۔ اور "روی" حذف کیا گیا ہے۔

۱۵۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ہر آنکہ دوستی" کی جگہ "ہر کو دوائی" لکھا گیا ہے۔

۱۶۰۔ ۲۱۲۳ میں "آید" کے بجائے "آیند" لکھا گیا ہے۔

۱۶۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "آن" حذف کیا گیا ہے

۱۶۲۔ دستیاب تینوں قلمی نسخوں میں اس مقام پر مبہم سی عبارت سامنے آتی ہے جسے صاف صاف نہیں پڑھا جاسکتا۔

١٦

١٦٣۔ یہ غزل نسخہ ٢١٢٣ میں درج نہیں ہے۔

١٦٤۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "زانظر" کے بجائے "طعنہ بر" لکھا گیا ہے۔

١٦٥۔ " " " "مشتقش" کے بدلے "شوقش" اور "از" کے بدلے "کز" تحریر کیا گیا ہے۔

١٦٦۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "تاب" کے برعکس "پای" لکھا گیا ہے۔

١٦٧۔ " " " "زین" کے بدلے "زان" لکھا گیا ہے۔

١٦٨۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "جہان" کے برعکس "ہر زمان" لکھا گیا ہے۔

١٦٩۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "وصلش" کے بجائے "وصلت" تحریر کیا گیا ہے۔

١٧٠۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "چو" کے مقام پر "کہ" درج کیا گیا ہے۔

١٧١۔ نسخہ " "بجرئت" کی جگہ "بجرات" لکھا گیا ہے۔

١٧٢۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "خوش" اور "افشاں" کے درمیان "بر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

١٧

١٧٣۔ یہ غزل نسخہ ٢١٢٣ میں درج نہیں ہے۔

١٧٤۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "بر" کے بجائے "چون" لکھا ہوا ہے۔

١٧٥۔ نسخہ " " "باتشنگان" کے بعد "قدس" اضافہ کیا گیا ہے۔

١٧٦۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "پیام" کے بدلے "سلام" لکھا گیا ہے۔

١٧٧۔ " " " "شکستہ" کے بجائے "گداگشتہ" تحریر کیا گیا ہے۔

١٧٨۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "و" حذف کیا گیا ہے اور مہجور کے بدلے "محبوب" تحریر ہوا ہے۔

١٧٩۔ " " " "شدہ" کے بجائے "سدہ" لکھا گیا ہے۔

١٨٠۔ " " " "تو در" کے برعکس "است" درج کیا گیا ہے۔

١٨١۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "قفس" اور "طمع" کے برعکس "نفس" اور "طبع" لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی نسخے میں "بند" کے بجائے "نند" لکھا گیا ہے۔

١٨٢۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "نی رہ" کے بجائے "ذرہ" لکھا گیا ہے۔

١٨٣۔ " " " "و" حذف کیا گیا ہے۔

١٨٤۔ " " " "زیان" کی جگہ "زبان" لکھا گیا ہے۔

١٨٥۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "کردہ میشود" کے برعکس "میشود اگر" تحریر کیا گیا ہے۔

١٨٦۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "فضل" کے بجائے "فصل" درج کیا گیا ہے۔

١٨٧۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "موج" اور "کرم" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

١٨٨۔ " " " "برخیز" کے بدلے "مرکب" لکھا گیا ہے۔

١٨

١٨٩۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "حیات" کے ساتھ "ت" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

١٩٠۔ " " " "آمین" کے برعکس "این" درج کیا گیا ہے۔

١٩١۔ " " " "زنگ" کے مقام "نقش" لکھا گیا ہے۔

١٩٢۔ " " " "دارند" کی جگہ "دارند" تحریر کیا گیا ہے۔

١٩٣۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "و بیدلانند" کے بجائے "چو بیدلانش" لکھا گیا ہے۔

١٩٤۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "اندر" کی جگہ "چون در" درج کیا گیا ہے۔

١٩٥۔ نسخہ ٢٧٢٣ میں "نہاوند" کی جگہ "نہانند" لکھا گیا ہے۔

١٩٦۔ نسخہ ٢٩٢٩ میں "بوی" کے برعکس صرف "بو" لکھا ہوا ہے۔

١٩٧۔ " " " "خوی" کے بجائے "جوی" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۹۸۔ یہ شعر نسخہ ۲۷۲۲ میں درج نہیں ہے۔

۱۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "او" "کا" "و" حذف کیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ غزل نمبر ۱۸ نسخہ ۲۱۲۳ میں نہیں ملتی۔

۱۹

۲۰۰۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۰۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پس" کے بجائے "بس" لکھا گیا ہے۔

۲۰۲۔ 〃 〃 〃 "پویم" کی جگہ "پوم" لکھا گیا ہے۔

۲۰۳۔ 〃 〃 〃 "نباشد" کی جگہ "بیابلی" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۰۴۔ 〃 〃 〃 "کی" کے برعکس "کین" درج کیا گیا ہے۔

۲۰۵۔ 〃 〃 〃 "ماشد" کے بجائے "مانند" درج کیا گیا ہے۔

۲۰۶۔ نسخہ ۲۳۲۷ میں "دون" کے برعکس "دونی" لکھا گیا ہے۔

۲۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برد" کے برعکس "بود" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۰

۲۰۸۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں اس مصرعہ کے بجائے یہ مصرعہ لکھا گیا ہے۔

مصرع — درمیانِ خونِ دل جانم ہمیگرد قرار

۲۰۹۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں یہ شعر درج نہیں کیا گیا ہے۔

۲۱۰۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "جانم" کے برعکس "جام" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کنارم" کی جگہ "میانش" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "میانی" کی جگہ "کناری" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۱۳۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "کنارم" کی جگہ "کنارش" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "از" کے بجائے "در" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔

مصرع — زان میان آن بر خورد کز بود خود شُد بر کنار

۲۱۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بود" کے برعکس "شد" درج کیا گیا ہے۔

۲۱۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے برعکس "بر" لکھا گیا ہے۔

۲۱

۲۱۸۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بسر" کے مقام پر "سر" لکھا گیا ہے۔

۲۱۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عیش" کے برعکس "عید" لکھا گیا ہے۔

۲۲۰۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں ضمیرِ واحد حاضر یعنی "عشقت" کے بجائے ضمیرِ واحد غائب یعنی "عشقش" کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ○ مائدہ بمعنی دسترخوان۔

۲۲۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وجوہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۲۔ اس مصرعہ کے پہلے رکن یعنی "چون" کے بجائے نسخہ ۲۹۲۹ میں "خون" لکھا گیا ہے۔

۲۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "غنا" کے بجائے "رضا" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۲۴۔ 〃 〃 〃 "دولت" سے پہلے "اید" لکھا گیا ہے۔

۲۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بہ جو" کے بجائے "کہ" لکھا گیا ہے۔

۲۲۶۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "پس" کے بعد "پا" لکھا گیا ہے اور "از" حذف کیا گیا ہے۔

○ رَمد بمعنی دردِ چشم۔

۲۲

۲۲۶۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہوئی ہے۔

۲۲۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں قدسیاں کے برعکس "لامکان" لکھا گیا ہے۔

۲۲۸۔ اس جگہ دونوں دستیاب نسخوں کی عبارت ٹھیک سے پڑھی نہیں جا سکتی ہے۔

۲۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "خاک" کے بدلے "جان" لکھا گیا ہے۔ مکنون یا مکموُن بمعنی پوشیدہ اور قیمتی۔

۲۳۰۔ " " " "کشد" کے بجائے "کشید" لکھا گیا ہے۔

۲۳۱۔ " " " اس شعر کا دوسرا مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔

مصرع: منجمی اسرار و طبائش ذوق علم بیرون زند

۲۳۲۔ اس شعر کے بعد نسخہ ۲۹۲۹ میں ایک اور شعر درج ہے۔ شعر یوں ہے

جسم ہا موں اجل گر بر کنید فرست لیقین — روح با روحانی قدم در قدس ما باردن زند

نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے۔ مصرع: جسم کامل گر نبیتی بر کشد بالیقین۔

اور دوسرا مصرعہ کشمیری زبان میں لکھا گیا ہے جو یوں ہے مصرع:

روح روحانی چھ تے اتھ روحی اُکی ناد تھوو

۲۳۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گر" کے بجائے "اگر" لکھا گیا ہے۔

۲۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بگذرد" "نگذرد" کے بجائے لکھا گیا ہے۔

۲۳۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہمت" کے برعکس "صحبت" درج کیا گیا ہے۔

۲۳۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "و" حذف کیا گیا ہے اور "ریحان" کے بدلے ریحانی لکھا گیا ہے

۲۳۷۔ " " " "تاش" کے برعکس "پاش" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۳۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سریر" کے بجائے "سرایں" لکھا گیا ہے۔

۲۳۹۔ " " " "مکموُن" کے بجائے "مستوں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۰۔ " " " "ارغواں" کے بجائے "ازغون" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "از" حذف کیا گیا ہے۔

۲۳

۲۴۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں کی گئی ہے۔

۲۴۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زلفش" کے بجائے "لطفش" لکھا گیا ہے۔

۲۴۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بر" کے برعکس "مار" لکھا گیا ہے۔

۲۴۴۔ " " "میشود" کے بجائے "نبود" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ مصرعہ شعر نمبر ۵ کے دوسرے مصرعے کی جگہ لکھا گیا ہے اور شعر نمبر ۵ کا دوسرا مصرعہ شعر ۴ کے دوسرے مصرعے کی جگہ لکھا گیا ہے۔

۲۴۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۴۷۔ " " " "صف" کے برعکس "منیف" لکھا گیا ہے۔

۲۴۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نقد" کے بجائے "احد" لکھا گیا ہے۔

۲۴۹۔ نسخہ " " "زاں" سے پہلے "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۴

۲۵۰۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۵۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر یعنی مطلع سے پہلے وہ شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۱۴ کی ابتداء

میں بھی لکھا گیا ہے۔ شعر یوں ہے ؎

دوای جان و دل من دوای الا اللہ　　ہوای آب و گل من ہوای الا اللہ

چونکہ اس شعر کے قافیہ اور ردیف نہ غزل ۱۳ اور نہ غزل ۲۴ سے ملتے ہیں اس لیے دونوں غزلوں میں کہیں بھی درج نہیں ہو سکا۔

۲۵۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ابواب" کے بدلے "اسباب" لکھا گیا ہے

۲۵۲۔ " " " "نور" کے برعکس "شور" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۳۔ گنج عرفاں میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "سمع" کی جگہ "گوش" درج کیا ہے۔

۲۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں اس جگہ "خود خبریابی" لکھا گیا ہے لیکن یہی الفاظ دوسرے شعر مصرعِ ثانی کے آخر میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مزید براں نسخہ ۲۷۲۳ میں اس جگہ کے الفاظ اگرچہ اچھی طرح سے پڑھے نہیں جا سکتے لیکن یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ الفاظ "خود خبریابی" سے ہرگز نہیں ملتے۔

۲۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خبثت" کے بدلے "خست" لکھا گیا ہے۔

۲۵۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "از ماہ و روح" کے بجائے "ز براج روح" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نیمی" سے پہلے "اگر" لکھا گیا ہے۔

۲۵۸۔ " " " "از" کے بجائے صرف "ز" لکھا گیا ہے۔

۲۵۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دم" کی جگہ "چو در" لکھا گیا ہے۔

۲۶۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "رہ" لکھا گیا ہے۔

(۲۵)

۲۶۱ (۹)۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۶۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں معنوی لحاظ سے اس غزل کا آغاز بھی اسی شعر سے کیا گیا ہے جس سے غزل ۲۴ کا آغاز کیا گیا ہے۔ شعر کے لئے غزل ۲۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

۲۶۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گوہر" کے بجائے "جوہر" لکھا گیا ہے۔

۲۶۳۔ " " " "جوہر" کے بجائے "گوہر" لکھا گیا ہے۔

۲۶۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ز" سے پہلے "کز" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۶۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "را" کے مقام پر "از" لکھا گیا ہے۔

۲۶۶۔ " " " "صافی" کے بجائے "منعہ" لکھا ہوا ہے۔

۲۶۷۔ " " " "بود" کے برعکس "شود" لکھا گیا ہے۔

۲۶۸۔ " " " "بیرونی" کے بجائے "افزونی" لکھا گیا ہے۔

۲۶۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "اگرچہ" کے برعکس "ازانکہ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "قبای" کی جگہ "فنات" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بود" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہرچہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۳۔ " " " "سدرہ" کی جگہ "سدہ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۴ " " " "سدہ" نہیں "سدرۃ" ہونا چاہیے

(۲۶)

۲۷۵ (۹)۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۷۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر سے پہلے وہ شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخے میں غزل ۱ کی ابتدا میں بھی لکھا گیا ہے۔ شعر کے لئے ملاحظہ ہو غزل نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱۔

۲۷۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آتش" کی جگہ "دوزخ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۷۔ 〃 〃 〃 "ذوق" کی جگہ "پابند" اور پابند کی جگہ "ذوق" لکھا گیا ہے۔

۲۷۸۔ 〃 〃 〃 "را" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دردش" کی جگہ "وصلش" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۸۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بلا" کے مقام پر "با" لکھا گیا ہے۔

۲۸۱۔ 〃 〃 〃 "ار" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۸۲۔ 〃 〃 〃 "دور شو" کے مقام پر "گوشہ گیر" لکھا گیا ہے۔

۲۸۳۔ 〃 〃 〃 "ور" کی جگہ "وز" لکھا گیا ہے۔

۲۸۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "آن" کی جگہ "زال" لکھا گیا ہے۔

۲۸۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جوئی" کے برعکس "خواہی" لکھا گیا ہے۔

۲۸۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بازاریچہ" کے مقام پر "مارنوری" لکھا گیا ہے۔

۲۸۷۔ 〃 〃 〃 "او" اور "است" کے درمیاں "پس" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۸۸۔ 〃 〃 〃 "وصلش" کے بجائے "فضلش" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۸۹۔ 〃 〃 〃 "رائی" کے بجائے "راہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۹۰۔ 〃 〃 〃 "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۹۱۔ 〃 〃 〃 "فتاد و باز شُد" کی جگہ "نشد دانی چہ شد" لکھا گیا ہے۔

۲۷

۲۹۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۹۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جلالش" کے برعکس "خلالش" لکھا گیا ہے۔

۲۹۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زاں" کی جگہ "اناں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۹۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سرمست افتادند" کے بجائے "مست می دواند" لکھا گیا ہے

۲۹۶۔ 〃 〃 〃 "جاں ہا" کے بجائے "دلہا" لکھا گیا ہے

۲۹۷۔ 〃 〃 〃 "دلہا" کی جگہ "جانہا" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۹۸۔ 〃 〃 〃 "آشنا" کی جگہ "اینہا" لکھا گیا ہے۔

۲۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دیدہ" کی جگہ "چشم" درج کیا گیا ہے۔

۳۰۰۔ 〃 〃 〃 "تاروں" کے بجائے "کر بروی" لکھا گیا ہے۔

۳۰۱۔ 〃 〃 〃 "در" کی جگہ "بر" لکھا گیا ہے۔

۲۸

۳۰۲ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے

۳۰۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد وہ شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۱۱۴ اور غزل ۲۴ کی ابتدا میں بھی لکھا گیا ہے۔

۳۰۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زلفش" کی جگہ "لطفش" لکھا گیا ہے۔

۳۰۵۔ اس جگہ نسخہ ۲۹۲۹ میں "یا ہر گوئے" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "مزکوئی" لکھا گیا ہے۔

۳۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تو" اور "خود" کے درمیاں "از" اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نمودہ است نیز" کے بجائے "نمود آں ترا" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۰۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ مصرعہ

خطائی کر طایر ملکوت از تو زیب میدارند

۳۰۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مزابل" یعنی "غلیظ جگہ" کی جگہ "مزایل" لکھا گیا ہے۔

۲۱۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہوا" کے بجائے "صد" لکھا گیا ہے۔

۲۱۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دست" اور "دل" کے درمیان "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۹

۲۱۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۱۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "جان" اور "جہاں" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۱۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۱۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مرادِتن" کی جگہ "مرادت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۱۶۔ نسخہ ۲۷۲۴ میں "داری" کی جگہ "وادی" لکھا گیا ہے۔

۲۱۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "روحانیاں کُن" کی جگہ "روحان نیا کن" لکھا گیا ہے۔

۲۱۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تر" کے بجائے "بر" لکھا گیا ہے۔

۲۱۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بی صفا گریاں" کی جگہ "ذاتِ النامی" درج کیا گیا ہے۔

۲۲۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ہما" کے بجائے "ہمان" لکھا ہے۔

۲۲۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کن" سے پہلے "می" لکھا گیا ہے اور "کن" کے بعد کا "در" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "صفائی" "ساقی" کی جگہ لکھا گیا ہے۔

۲۲۳۔ ۔ ۔ "زاہ" کے بجائے "راہ" تحریر کیا گیا ہے اور "مضطرب" سے پہلے کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ایدل بر داو" کی جگہ "آید نزلِ او" تحریر ہوا ہے۔ جو غالباً "آید نزد او" ہونا چاہیے۔

۲۲۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بود" کے بجائے "برد" درج کیا گیا ہے۔

۳۰

۲۲۶۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۲۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پوشیدہ" کا "ہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وا" کے بجائے "دور" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زمانے" کی جگہ "دلِ ما" لکھا گیا ہے۔

۲۳۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آفتاب" اور "ذرہ" کے درمیاں واقع "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۳۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پیدا" کے مقام پر "شیدا" تحریر ہوا ہے۔

۳۱

۲۳۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۳۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد یہ شعر لکھا گیا ہے ؎

حسبنا اللہ حسبنا اللہ حسبنا اللہ ربنا　　　ربنا اللہ ربنا اللہ ربنا اللہ حسبنا

۲۳۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جانت سد" کی جگہ "حدت بند" لکھا گیا ہے

۲۳۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تو" کی جگہ "و" لکھا گیا ہے۔

۲۳۶۔ ۔ ۔ ۔ "دوست" کے بجائے "دولت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۳۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "با" لکھا گیا ہے۔

۲۳۸۔ ۔ ۔ ۔ "نیارد" کی جگہ "نیابد" لکھا گیا ہے۔

۲۳۹۔ ۔ ۔ ۔ "زیر" کے بجائے "پیش" درج کیا گیا ہے۔

۲۴۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "فراز" سے پہلے "و" لکھا گیا ہے۔

۲۴۱۔ شعر ۶ اور ۸ نسخہ ۲۹۲۹ میں درج نہیں کیے گئے ہیں۔

۳۲

۲۴۲۔ غزل ۳۲، ۳۳، ۳۴ اور ۳۵ نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہیں۔

۲۴۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "چون بہ" کی جگہ "ہرکہ" لکھا گیا ہے۔

۲۴۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد وہی شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخے میں غزل ۲۱ کے پہلے شعر یعنی مطلع کے بعد تحریر کیا گیا ہے۔ شعر کے لئے ملاحظہ ہو غزل ۲۱ کا حاشیہ ۲

۲۴۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بہ خیالت" کی جگہ صرف "خیالت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مردہ" کی جگہ "مژدہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۴۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "این" کی جگہ "دین" لکھا گیا ہے۔

۲۴۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زہر" کے بدلے "بہر" لکھا گیا ہے۔

۲۴۹۔ 〃 〃 〃 "ازین" کی جگہ "ازاں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "نظری" کے برعکس "گذری" لکھا گیا ہے۔

۳۳

۲۵۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس غزل کے مطلع سے پہلے وہی شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۲۱ میں مطلع کے بعد لکھا گیا ہے۔ شعر کے لئے غزل ۲۱ کا حاشیہ ۲ ملاحظہ ہو۔

۲۵۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دمد" کے برعکس "دید" لکھا گیا ہے۔

۲۵۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہجرت" کی جگہ "ہجراں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بیابد" کے بدلے "نیابد" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "اثری" کا "ی" حذف کیا گیا ہے۔

۲۵۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بادیہ" کے برعکس "بادہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تو" کے بدلے "او" لکھا گیا ہے۔

۳۴

۲۵۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عکس" کی جگہ "نقش" لکھا گیا ہے۔

۲۵۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں مطلع کے بعد وہی شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخہ میں غزل ۳۳ کے مطلع سے پہلے درج کیا گیا ہے۔

۲۶۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خود" کے برعکس "خد" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عمر" کے آخر پر "ی" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۶۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عمر" کی جگہ "ہیچ" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۳۔ 〃 〃 〃 "لحظ" کی کچھ ایسا کلمہ لکھا گیا ہے جو ٹھیک طرح پڑھا نہیں جا سکتا ہے۔

۲۶۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "حرم" کی جگہ "خرم" لکھا گیا ہے۔

۲۶۵ 〃 〃 〃 "تر" حذف کیا گیا ہے۔

۲۶۶۔ 〃 〃 〃 "تجلای" کی جگہ "تجلی" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پروردہ" کے برعکس "درپردہ" لکھا گیا ہے۔

۲۶۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے ؎

چون تو او را ہمہ دانی ہمہ بینی بہ یقین

۲۶۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پرتو" کی جگہ "تابش" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۵

۳۷۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں مطلع سے پہلے یہ شعر درج ہے۔

ہواللہ حسبنا اللہ ہواللہ ربنا اللہ   ہواللہ ربنا اللہ، ہواللہ حسبنا اللہ

۳۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ز" کی جگہ "بر" لکھا گیا ہے۔

۳۷۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کہ" کی جگہ "گر" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۷۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "این" کے برعکس "آن" درج کیا گیا ہے۔

۳۷۴۔ " ۲۷۲۳ "داری" کی جگہ "دارد" لکھا گیا ہے۔

۳۷۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہر کسی" کی جگہ "ہر کی" لکھا گیا ہے۔

۳۷۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زلفت" کی جگہ "زلفش" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۷۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زی" کی جگہ "زہی" تحریر ہوا ہے۔

۳۶

۳۷۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں اس غزل کے بعد اور کوئی غزل درج نہیں ہے۔

۳۷۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سیل" کی جگہ "سیر" لکھا گیا ہے۔

۳۸۰۔ " " " "جبین" کی جگہ "بہ بین" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۸۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پرستی" اور "ما" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۳۷

۳۸۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "با" کی جگہ "بر" لکھا گیا ہے۔

۳۸۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برتابد" کی جگہ "کی تواند" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۸۴۔ " " " "ہجرت" کی جگہ "ہجران" لکھا گیا ہے۔

۳۸۵۔ " " " "خلق" اور "عالم" کے درمیاں "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۸۶۔ " " " "نور" کے بجائے "سر" نقل ہوا۔

۳۸۷۔ " " " "پردہ" اور "گمانی" کے درمیان کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۳۸۸۔ " " " "فروشد" کی جگہ "فروشند" درج کیا گیا ہے۔

۳۸۹۔ " " " "گردوای" کی جگہ "گرددت" لکھا گیا ہے۔

۳۸

۳۹۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس غزل کے مطلع سے پہلے وہی شعر لکھا ہوا ملتا ہے جو غزل ۲۱، ۳۲، ۳۳ اور ۳۴ میں بھی لکھا گیا ہے۔

۳۹۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "مردہ" کا "ہ" حذف کیا گیا ہے۔

۳۹۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دولت" کی جگہ "دوست" لکھا گیا ہے۔

۳۹۳۔ " " " "خلق" کے بدلے "ملک" تحریر ہوا ہے۔

۳۹۴۔ " " " "از سر برخاست" کی جگہ "از اہل صفاست" لکھا گیا ہے جو اصل میں شعر ۲ کے دوسرے مصرعے کے آخری ارکان ہیں۔

۳۹۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تیر" کی جگہ "تیغ" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۹۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تا کرا میرسد" کی جگہ "تا کرا میرسد" تحریر ہوا ہے۔

۳۹۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مرادی" کی جگہ صرف "مراد" درج کیا گیا ہے۔

۳۹۸۔ " " " "وانکہ" کے بجائے "زانکہ" لکھا گیا ہے۔

۳۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "   " کی جگہ "سود" لکھا گیا ہے۔

۳۹

۴۰۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "شادی" اور "غم" کے درمیان کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۰۱۔ " " " "دیدۂ عرفان" کی جگہ "بیچ گوہر" لکھا گیا ہے۔

۴۰۲۔ " " " "تاقی" اور بعض جگہ "آرکی" درج ہوا ہے۔ معنی و مراد کے لحاظ سے یہاں پر لفظ "تاقی" ہونا چاہیئے۔ دیکھئے "لغت نامہ" غزل ۳۶

۴۰۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جز" کے بجائے "و" تحریر کیا گیا ہے۔

۴۰

۴۰۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خرم" کے بیچے "خودم" لکھے گئے ہیں۔

۴۰۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "شود" کی جگہ "بود" لکھا گیا ہے۔

۴۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پیر" اور "مرید" کے درمیان "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۴۱

۴۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "جہالت" کی جگہ "جہالش" لکھا گیا ہے۔

۴۰۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "طالب" کے آخر پر "م" کا اضافہ کیا گیا ہے اور "مظلوم" کے آخر کے حرف "م" کو حذف کیا گیا ہے۔

۴۰۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تا" کے برعکس "با" لکھا گیا ہے۔

۴۱۰۔ اسلوب نگارش کے لحاظ سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ مذکورہ ولی اللہ متو محمود گامی کے معاصر ولی اللہ متو سے کوئی مماثلت نہیں رکھتے ہیں اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ غالباً زیر نظر ولی اللہ متو کوئی دوسرے شاعر گزرے ہیں جنہوں نے چہل اسرار کا منظوم کشمیری ترجمہ کیا ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ معروف شاعر ولی اللہ متو چہل اسرار کے ترجمہ میں اس قدر ثابت قدم نہ رہ پائے ہوں جیسا کہ وہ آزادانہ شاعری میں دکھائی پڑتے ہیں اور یہ بدیہی ہے یہ بات ہم خاص طور پر چہل اسرار کے تناظر میں کہہ رہے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ ولی اللہ متو کے الفاظ و تراکیب جن کی قدرے نشاندہی مقدمے میں آچکی ہے سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی الحاقی ولی اللہ متو یا افغان عہد کے ولی اللہ متو سے خاصا پہلے کے شاعر گزرے ہیں واللہ اعلم بالصواب (ملاحظہ ہو منظوم کشمیری چہل اسرار کا خاکہ)

تمت شد چہل اسرار

مترجمہ عارف باللہ ولی اللہ صاحب متو

حسب ایماء

مالکان این کشمیر بک ڈپو گاکمن زینہ کدل سرینگر

بحسن اہتمام

حافظ محمد عنایت اللہ صاحب امام مسجد گاڑہ یار

بماہ جمید الثانی ۱۳۶۵ھ طبع گردید

(در مطبع دین محمدی واقع لاہور طبع شد)

نسخے کی پشت پر آخری غزل کے حاشیہ کے اندر یہ عبارت ملتی ہے۔

"از ابتدا شوق و ذوق خدا پرستی بہم رسانیدہ در خدمت شاہ عباس کراز

مشاہیر مشایخ پشاور بودہ و خلیفہ شیخ سعد اللہ گجراتی سلوک راہ نمودہ مدت دوازدہ سال بریاضت و استقامت گذرانیدہ بالآخر در سن ہشتاد و چند در ۱۱۵۳ھ از دیار رحلت فرمودہ در صحن خانۂ خود متصل روضۂ خواجہ حبیب اللہ صاحب عطار بمقام گورگڈی محلہ جانب قبلہ باہمہ اہل و عیال آسودہ است۔"

مذکورہ بالا بیان اگر فی الواقع (جیسا کہ ظاہر ہے) ولی اللہ متو کی ذات سے منسوب ہے تو ان کی ولادت ۱۰۷۳ھ کے آس پاس، ہوئی ہوگی اور کشمیر میں افغان عہد ۱۱۶۶-۶۷ھ سے شروع ہوتا ہے اور اس طرح ان دو ہم نام شاعروں کے درمیان لگ بھگ سو سال کا عرصہ مفاصل ہے۔

کشمیری میں مترجم چہل اسرار کے آخر پر جو شجرہ ملتا ہے وہ اسطرح ہے۔

میگوید احقر[1]: عباد اللہ —— حافظ محمد عنایت اللہ ابن حافظ محمد حسن ابن حافظ ولی اللہ ابن شیخ محمد صدیق اللہ ابن شیخ عنایت اللہ احمدی ابن شیخ محمد اسمٰعیل الاحمدی الکبروی الحنفی غفر اللہ تعالیٰ — اور اسکے بعد مذکورہ بالا عبارت — از ابتدا ذوق و شوق خدا پرستی بہم رسانیدہ — حاشیہ پر فٹ نوٹ کے بطور شروع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد شفیع شوق اپنی کتاب "کاشُرِ ادبُک تواریخ" میں ولی اللہ متو کے حوالے سے جو معلومات بہم پہنچاتے ہیں ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ پیر علی شاہ اوس بیٹھے دو بَن زُو ڈاریگ بیاکھ اہم شاعر۔ یہ اوس ولی اللہ متو

[1] حسام الدین مخدومی خانیاری (راقم)

سُند مرشد۔ (کاشُرِ ادبُک تواریخ۔ برگ ۱۲۶)

۲۔ ولی اللہ متو اوس بڈگامُ تحصیلہ کِس وُہن گامس منز روزان۔ تمی سُند سُ زانس تعلق چھُنہ کُنہ تہِ پے تہٕ ونہٕ چھُ یِوان زِ ۱۸۵۸ء گو و بنِس مرشد پیر علی شاہ سُتی حج مگر مکہ گو و مدینہ شریفس منز رحمتِ حق تہٕ تتی آو دفن کرنہٕ۔ پیٹھ کنہ اوس اوخون تہٕ زاڈ ہالس منز اوس شرِین پرناوان۔ (برگ ۱۲۷)

۳۔ ولی اللہ متو چھُ تریِن کتابن ہُند مصنف بیمال ناگرائے، چہل اسرار تہٕ ضروریاتِ دین۔ (برگ ۱۲۷)

۴۔ ولی اللہ چھِ چھے حضرت امیر کبیر سُنز چہل اسرار ہِ کاشرس منز پھر مژہ۔ ترجمہ چھُ مثنوی منز مگر مختلف مقامن ہُندِ خاطرِ چھے مختلف بحرِ ورتاونہٕ آمژ۔

(برگ ۱۲۸)

۱۔ عبدالاحد آزاد کی کتاب "کشمیری زبان اور شاعری" حصہ دوم کے صفحہ ۲۰۶ پر ولی اللہ متو سے متعلق جو معلومات درج ہیں وہ اسطرح ہیں۔

ولی اللہ متو کا نسبتی تعلق آخون پیرزادہ خاندان سے ہے۔ موضع وہن گام متصل قصبہ بیروہ تحصیل بڈگام آبائی مسکن تھا۔ تین بھائی اور تھے خلیل شاہ، جمیل شاہ اور غفور شاہ ولی اللہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ موضع وہن گام میں غفور شاہ کی اولاد موجود ہے۔

۲۔ ولی اللہ کا صحیح سالِ وفات اگرچہ نہیں ملا لیکن اسقدر مسلم ہے کہ وہ محمود گامی کے ہمعصر تھے۔ چنانچہ محمود گامی سے ملاقات کا ذکر مثنوی "بیمال" میں کیا ہے۔

(برگ ۲۰۷)

۴۔ کشمیری زبان میں مثنوی بیان 'ترجمہ چہل اسرار ترجمہ مزدوبات دیں اور چند صوفیانہ نظمیں ولی اللہ کے قلم سے نکلے ہیں بیان اور ترجمہ چہل اسرار طبع ہو چکی ہیں۔

(برگ ۳۰۷)

لگتا ہے کہ ڈاکٹر شفیع شوق کی معلومات کا ماخذ معروف مورخ اور ادیب عبدالاحد آزاد کی کتاب "کشمیری زبان اور شاعری" رہا ہے۔ جبکہ یہ موضوع مزید تحقیق کا متقاضی ہے اور اس اختلاف بحث کے استناد میں یہ بات محققین کے ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بارہویں صدی ہجری میں پشاور (پاکستان) کے مشہور و معروف مشائخ میں شاہ عباس اور ان کے خلیفہ شیخ سعداللہ گجراتی کی خدمت میں باراں سال تک ولی اللہ متو کی ریاضت و ارشاد اور بالآخر اسی سال کی عمر کے آس پاس ان کی سنہ ۱۱۵۲ھ میں پشاور کے محلہ گورگٹڑی میں رحلت اور وہیں پر خواجہ حبیب اللہ عطار کے روضۂ اطہر کے قریب تدفین کے اثبات و دلائل سے یہ بات عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ زیر بحث ولی اللہ متو جو وہن گام متصل بیروہ تحصیل بڈگام موجودہ ضلع بڈگام میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں، مذکورہ بالا حوالے کی رو سے ولی اللہ متو بڈگامی کی پیدائش سنہ ۱۱۶۳ھ اور ان کی وفات سنہ ۱۲۴۳ھ کے آس پاس ہونی چاہیے اور یہ کہ مذکورہ ولی اللہ متو کے سفرنامے میں اس طرح کا اگر کوئی بھی واقعہ حائل نہیں تو یقیناً اس موضوع پر سیر حاصل تحقیق کی مزید گنجائش موجود ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نوٹ: چہل اسرار کے اب تک کے ترجموں میں ولی اللہ متو کا منظوم ترجمہ، سید قطب الدین ماہر کا اردو ترجمہ و تشریح "عطر شکبار" مرزا عارف بیگ کا کشمیری ترجمہ اور پروفیسر غلام محمد شاد کا منظوم کشمیری ترجمہ "کشف الانوار" منظر عام پر آ چکا ہے۔ ●●

لغت نامہ

فارسی	اردو	کشمیری	انگریزی
گرفتاران	مبتلا، عاشق	ہینہ آمتی، عاشق	Thad up Lovers
مال ومنال	مال واسباب	مال تہٕ دولت	Wealth
والہان	عاشق، شیدائی	عاشق، فریفتہٕ	Lover Frenzied
سالکان	راہ چلنے والے	وتہٕ پکن وٲل	Disciple Wayfarer
پایمال	خراب	خراب گومت	Disregarded Suppressed
مغبوط	محسود	اذروٗن، یس ستی حسدور تا وبہٕ آمت آسہٕ	Envied
اشراف	شرفاء	شریف لُکھ	Nobles Aristocrats
مدبر	منہ موڑنے والے	تھپرن وٲلی	Disobidient Swivel

Straying Deviation	وتہ ڈلن	گمراہی	ضلال
Slight fragrance	لوڑ خوشبوے ' ہلکہ خوشبو	ہلکی سی بو	شمہ
Seven skies	ستھ آسمان	سات آسمان	نُہ فلک
Mosquito	سوہ	مچھر	پشہ
Flower Garden	باغ	پھولوں کا باغ	بستان
Rose Plant Rosery	گولاب تھر	گلاب کا پودا	گلبن
Highness Greatness	تھزر	بلندی ' عظمت	علوی
Radiance Light	جلوء	جلوہ	پرتو
Portrait Effigy Image Picture	شکلہ	تصویر	تمثال
Secret	سرکتھ	راز کی بات	سرمقال
Nail Sting Canine	نم ' تونتس	ناخن ' نوکدار	نیش
Lemped water	شوژ تہ صاف آب	صاف و پاک پانی	زلال
Dregs Lees	تل ژھبھ ' بیہٖبیہ	تلچھٹ	دُرد

(2)

Fragrance	خوشبوے	خوشبو	مشکبوی
To grow	وہپُلن	اُگنا	رُست
River Canal To search	کول ' نہر ' ژھانڈن	نہر ' تلاش	جوی
Enamoured of love	دل ہُورت ' عاشق	دل ہارے ہوئے	بیدلان
Remedy Cure	یلاج ' دوا	مداوا ' علاج	درمان
Wound Disappointment	زخم ' چھوکہ	زخم ' اُداسی	ریش

(3)

Endowed with love	شوقہٕ وٲلؠ	شائقین	ارباب ذوق
To take rest To lay down	آرام کرُن ' قرار دُن	آرام کرنا	آرمیدن
To run away To restrain	ژلُن ' پوت ہیون	بھاگنا	رمیدن
Slept Died Fled away	ژولُت ' شونگمت	سویا ہوا ' بھاگا ہوا	رمیدہ
Pure Cleaned	شوژ	صاف کیا ہوا	پالودہ
Grip Trap	کاڈ ' کاڈ کرُن	پکڑ ' گرفت	شکنجہ
Contaminated implicated	گونہگار	ناپاک لوگ	آلودگان
Pelf	مورُدار ' بدبودار	مردار ' بدبودار	جیفہ
To cut To sever	ژٹُن	کاٹنا ' پھاڑنا	بریدن
Secret	سِر ' راز	راز ' بھید	رمزی ' رمز
To hear	بوزُن	سننا	شنیدن
Here and here-after	دنیا تہٕ آخرت	دنیا اور آخرت	دوکون
Kindness Love	مایہ	تلطف ' نرمی	التفات
Flying	وُڈن	اُڑنا	پریدن
Tightness Tight	تنگ ' ژھوچر	تنگ ' تنگی	ضیق
Monastery Convent	خوداد دستن تہٕ درویشن ہنز بہن جاے	فقیروں اور درویشوں کی قیام گاہ	خانقاہ
Faces Pictures	صورژ	صورتیں ' شکلیں	صور
Lobby	ڈبہ ڈالانہٕ	بالاخانہ	طارم
A place in Mecca	مکہ شریفس منز اکھ جاے یتہٕ حاجی قوربان کران چھ۔	مکہ معظمہ میں ایک جگہ جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں۔	منا

Angles Neat and Clean	صاف تہ شوڑ	پاک وصاف	قدسی
To Pull	لمُن	کھینچنا	کشیدن
Unknown	وِدہ پُر	غیری جمع	اغیار
Toast of love	محبتگ جام	محبت کا پیالہ	جامِ انس
Blanket	ڑادر، پردہ	چادر	جلباب
To Torn	ڑٹن	پھاڑنا، چیرنا	دریدن
Mortgage	گرِد، ضمانت	گِردی، ضمانت	رہین
To Shine	پُرزلون	چمکنا	دمیدن

(4)

Written	لیوکھُت، لِکھُن	لکھا ہوا، لکھنا	رقم
Boon companion	ہمراز، رازدار	ہمراز	ندیم
To make To build	بناوُن	بنانا	ساختن
Blind by birth	پیدائیشِ اوّن	پیدائشی اندھا	اکمہ
Close relatives	ہمراز	ہمراز	محرمان
Fixed Decided Declared	مقررکرۂ آمت	قرار دیا گیا	مقرر
Honour Respect	یزتھ، آبروے	عزّت	عزّ
Blamed Accused	تُیس تہمت لاگۂ اثر آسہ	جس پر تہمت لگائی گئی ہو	مُتہم
Indispensable	لازمی، ضروری	لازمی طور پر	لاجرم

(5)

Intimate	رازدار	راز جاننے والا	ہمراز

To search	ڈھانڈن، جتن کرِ ز	تلاش کرنا	جستن
Waving Moving	زُزُن، نمُن	ہلنا	لرزیدن
Worthy	موئل	مطابق ہونا، قیمتی	ارزیدن
To beat To strike	لایُن، دگُن	مارنا، مارتے ہو	زدن
A small bird Sparrow	ڑرہیو جانادر	ممولا مشہور پرندہ	صعوہ
Cheap	سَرُوگ	سستا	ارزَن
Eagle	شہباز، پاز	اونچی اڑان بھرنیوالا پرندہ	شہباز
Pious	صاحب دل	صاحب دل لوگ	صاحبدلان
Intimate	ستی بوّج، ہمراز	دم بھرنے والا	دمساز
To collide	ٹھاسوَن یوُن	ٹکرانا	برہم زدن
Kite (bird)	گانٹھ	چیل	زغن
Highness Height	تھزر	بلندی	اوج
To open To spread	مزراوُن، پھہلادُن	کھولنا، پھیلانا	کشادن
Angles	فرشتہ	فرشتے	قدسیان
Partner	شرکیو حصہ دار	برابر کا شریک	انباز
Throne	تخت	تخت، مسند	سریر

(6)

Squander of separation	دُورِک نار	ہجر کی تپش	آتشِ فراق
Misery worry	غم، دہ کھ	غم، رنج	اندوہ
To play	گِندُن، باز	کھیلنا	بازیدن

Polytheist Champion Son	مُشرک، پہلوان	مشرک، پہلوان، بیٹا	گبر
To smell	سُنگھ ہیڻوں	سونگھنا	شمیدن
Disciple Wayfarer	خو دادوس، سالک	چلنے والے	سالکان
Complicated script	پیچیدہ خط	طغرا (ترکی لفظ) پیچیدہ خط	طغرا
Sky	اسمان.	آسمان	چرخ
Mob		جم غفیر، کاروان	خیل

(7)

Conversation of the Secrets	لوڑ یادوتھ	راز و نیاز کی باتیں	سِرِ خطاب
Froth Scum	سمندرک پوس	سمندر کا جھاگ	کفِ دریا
Abandonment Relinquish	ترادتھ ژھنن	بدبختی، مدد نہ کرنا	خذلان
Rabbit	خرگوش	خرگوش	ارنب
Opposite winds	مخالفِ واو، طوفان	مخالف ہوا	ارنب و نکنا
Remembrance of God	ذکرِ آلٰہی	ہو حق، ذکر الٰہی	رَبّ سلم
Guidance Conduction	ہِدایت	ہدایت	ہدیٰ
Call Goal	آواز، منزل	آواز، منزل	کوس
To beat	دگُن	کوٹنا	کوبیدن
Excess	واریاہ، جاو	زیادہ، کثرت، تکرار	مُونا
Hurdle	رُکاوٹھ	رکاوٹ	سدّ
Sound	کریکھ	آواز	صوت
Rock	سشین، بوڈ کنہِ پَل	چٹان	صخرہ

A hanging stone in Kaba	سو کنی یوسہ خانہ کعبس منز الا نز چھے	وہ پتھر جو بیت المقدس میں معلق ہے.	صما

(8)

Fragrances	خوشبویہ	خوشبوئیں	نفحات
Fragrances	ایضاً	خوشبوئیں	نسمات
Signs of belief and trust	پژھ تہ عقیدت آسنکو نشانہ	ارادت و عقیدت کے نشان	داغ ارادت
Jews and Christians	یہود تہ نساران	یہود و نصاریٰ، مشرکین	گبر و جہود
Aad and smood			عاد و ثمود
Soldiers' host	لشکر	لشکر	جنود
Creator of the world	دنیا بناون وول	دنیا کا بنانے والا	کاتب حکمت
Watchman	گیٹہ وال رو	کوتوال	شحنہ
Deep sea	سرون سمندر	گہرا سمندر	بحرِ محیط
Way Path	وتھ، طریقت شریعت	راستہ، طریقہ شریعت	مشرع
Adversity	نحوست، شکس	نحوست، بدنصیبی	ادبار
To get free	آزاد گژھن	آزاد ہونا	رُستن
To drag To abduct	نِتھ نیون بیرہ نیون	لے جانا، بہائے جانا	ربودن

(9)

Proclamation	خُدی ہنز آواز، ضمیرچ آواز	خودی کی آواز ضمیر کی آواز	صَلای
Tears	اوش	آنسو	آبِ دیدہ
Lesson of the invisible Omniscience		تلمذ غیبی، مبنی درس	درسِ غیب
Excess	کثرت، بورت	زیادتی یا پھر لفظ استزا ہونا چاہیے	استزاد

Place of obedience	شہر وفا	شہر وفا	میہن وفا
City of purity	صفائی تہ پاکیزگی ہند ښار	صافی وپاکی کا شہر	شہر صفا
At last	آخرکار، چھیکرس	آخرکار	منتہا
The first one	گوډنیک	پہلا	نخست
Narrow pass	پڑی دُکھ، قبر	پگڈنڈی، قبر	تنگنا
Height of contentment	قناعت آخری مقام	قناعت کا آخری مقام	سدرۂ قناعت
Height of self-reliance	خدی ہند مقام، تھزر	خودی کی بلندی	اوج غنا

(10)

Jasmine	ہی، یاسمین	چنبیلی کا پھول، موتیا	سمن
Talisman	جودو، طلسم	فریب، جادو	طلسم
Shadow	سایہ، ڈھاے	سایہ	ظل
Darkness	انہ گوٹ	تاریکی	ظلمت
East	مشرق	مشرق	خاور
Soldiers' host	لشکر، فوج	لشکر، سواروں کا کاروان	موکب
To be contained	دہ سپن، واتن	سمانا	گنجیدن
Flag	علم	علم، نیزہ، جھنڈ	لوای
Height	تھزر	بلندی	رفعت
Befitting	فائدہ مند، موافق	موافق، سودمند	درخور

(11)

A bit insignificant	موٹولی، زرہ کھنڈ	تھوڑا سا	مرموی

Agreed Confessed	بیتھے، قرار دیتمت	جاری، قرار دیا گیا	مقرر
Oven Stomach	دان، تندور	چولہا، بھٹی	گلخن
Pomp Splendour	ہم دام، شانہ شوکتھ	مرتبہ	فر
Mate Fellow Equal	ہیو، زنتہ، برابر	مثل، مانند برابر	ہمتا
To tie up	گنڈن	باندھنا	پیوستن
Sorrow and Happiness	دہ کھ تہ خوشی	رنج وخوشی	ریش وعیش
Throne Kingdom	تخت، سلطنت	تخت، سلطنت	سریر ملک
Dangerous Full of risks	خطر پورت	خطروں سے بھرا ہوا	پرخطر
To measure	میتن	ماپنا، ناپنا	پیمودن
Surprise Astonishment	حارانگی	حیرانگی	تحیر

(12)

At the last Finally	آخرکار، چھیکرس	آخرکار	عاقبت
Around	اُندی پکھو	گرداگرد، آس پاس	پیرامن
To appear	ظاہر گزھن، نون نیرن	ظاہر ہونا، کھلنا	وا شدن
Diamond Pearl	کاوشپ، موختہ	موتی	صدف
Peerless pearl	بے مثال موختہ	بے مثال موتی	دُرِ بی ہمتا

(13)

Lover	فریفتہ، عاشق، فدائے	فریفتہ، عاشق	شیدائی
Radiance of greatness	جلالک پرواز	جلال کی بلندی	عنقای جلال

گنجیدن	سمانا	دہ چُن وہپراوُن	To be contained
طعمہ	روزی، لقمہ، کھانا	روزی کھپن چھپن	Food
بسارہ	بصارہ، بینائی	اُچھ گاش، بصارت	Eye sight Vision
سرا	جگہ، مقام	جائے، مقام، سرائے	Place Inn
خلعت	پوشاک، لباس	پوشاکھ، خلعت	Robe of honour
کثرتِ صوری	اشکال کی کثرت	دارِ یاہ شکلہٖ صورژ	Excess of images
ظلمتِ امکان	امکان کی تاریکی	امکانُک انہٕ گوٹ	Hopelessness
عربدہ	لڑائی، جنگ	جنگ، لڑائے	War Fight
حریم	ٹھہرا ہوا، مقیم	ٹھہریومت، روزن وول	Resident Standstill

(15)

حریق	سوزش، جلن	وزن، سوزش	Burning
آلائیدن	ملانا، گھولنا	رلاوُن، منڈن	To dilute To mix

(16)

تابان	چمکتا ہوا	پرزلہٖ وُن	Shinning
پنہان	پوشیدہ	پوشیدہ، کھشتہ	Hidden
ورزدن	طالب ہونا، مانگنا	منگُن، یژھن	To want To desire
احراق	جلن، تپش	وزن، سوزش	Combustion Smart pain
حُجُب	پردے، حجابات	پردٕ، حجاب	Veil
کیوان	زحل ستارہ، ساتواں آسمان	زحل، ستم آسمان	Seventh sky
گردوں گرداں	دنیا، گذرتا ہوا وقت	دنیا، ژلوَن وق	Passing time

ریح	خوشبو، مہک	خوشبوے، مُشک	Fragrance
راح	شراب	شراب	Wine
مدام	ہمیشہ	پترٕ دتھ، اندوند، ہمیشہ	Perpetual
جانفزا	جان بخش	زو بخش دِنہٕ وول	Life Bestowing
مستمند	حاجتمند، غمگین	حاجت مند دٕہ کھ زد	Needful Needy
رافت	مہربانی، تلطف	مہربانی، نوازش	Kindness
ریح	خوشبو، مہک	خوشبوے، مشک	Fragrance
راح	شراب	شراب	Wine
جانفزا	جان بخش	زو بخش دِنہٕ وول	Life bestowing
مستمند	حاجتمند، غمگین	حاجت مند دٕکھ زد	Needful
رافت	مہربانی، تلطف	مہربانی، نوازش	Kindness

(18)

نقدِ حیات	زندگی کا صلہ	زندگی ہُند معاوضہ، نذرانہ	Token of life
مستان	عاشق لوگ	مستانہٕ لُکھ، عاشق	Lovers
زنگِ ہستی	وجود کی خرابی	وجودچ کھے	Rust of existence
لوحِ دل	دل، دل کی تختی	دِلچ مشکہٖ تپٹ، دل	Heart
زدودن	صاف کرنا	شوژ کرُن، چھلُن	To purify
نفور	بھاگنے والا	ژلہ وُن، نفرت کرن وول	Disgusted
افسون	جادوگری	جودوگری	Incantation
تیرہ روزگار	زمانے کی تاریکی	زمانک انہٕ گوٹ	Ignorance

Successful	ڏڪر لوڏ	ڪام چلانيوالا ڪامياب	ڪامران
Blue stocking	ڳاڇ زناڻ	شريف زادی	عقيله
Unfamiliar	ييمڪ پنهرلواڄ آسير	غير مانوس	بازگونه
Dumb	ڪونل	گونگا	لال

(19)

To hide	ڙور ٿڪاڻ، ڪشتر ٿهاڻ	پوشيده رکهنا	نهفتن
Remedy	ٻلاج	علاج	درمان
Search	تلاش ڪرڻ / ڙهانڊڻ	تلاش کرنا	پوييدن
Example	مثال	مثال	امثال

(21)

Manifest	لون	ظاہر	ہويدا
To write with collyrium	سورمہ سي لکڻ	سرمہ سے لکھنا	توتيا
Feast from heaven	جنتي نعمت	جنت کی نعمت	مائدہ جنت
Shelter	پناه گاه	لوٹنے کی جگہ	ماوا
Solace	دل سامان	سامان دل	رخت دل
To burn down	زالڻ	آگ لگانا، جلانا	تبس
Tangibles	ظاہر صورتي	ظاہری صورتیں	سز بهيم
Mystic vision	ڏچهڙني اچه	دیکھنے والی آنکھ	عين سما
Smoke	دہ	دھواں	عود

Furnace	گج، تندور	بھٹی، انگیٹھی	مجمر
To boil	گربچھ کھاپئي / گربچر ناڊڻ	اوپر اٹھانا / ابالنا	بالانيدن
Travelling expenses	ساماڻ	زاد راہ	توشہ
Carefree	بے پروا، بے نیاز	بے نیازی	راہ عنا
Sack cloth	جند پلو، گجز، دھوکہ	گدڑی، کھُردرا کپڑا	پلاس
Fatigue sadness	ڏک ٿڪاوٽ	رنج، تھکن	تَعَب
sufficient	ڪافی آهن، برابر آهن	کافی ہونا	مکافا

(22)

Five senses	پانڇ حس	حواس خمسہ	چار طاق جسم
Hidden	ڙچيتهو، ڙور ڪشتھ	پوشیدہ	مکنون
Self	نفس	نفس	وحشت آباد
Grave dark place	دنیا، انڌگوٹ، قبر	دنیا، قبر، تاریک جگہ	ظلمت سرای
Pride	تيهه، تڪبر	تکبر اور غرور	تيه
Ashamed	خجل زد، پشیمان	پریشان، پشیان	حرمان

(23)

Camel litter	ڏڻہ قبر	اونٹ کا کجاوا	ہودج
Flock	کھیول	جھنڈ	غولان
Sky roof	آسمان، چھت	آسمان، چھت	سقف
Foundation	بنیاد / ڙڏک	بنیاد	نہاد

(24)

Treasures	خزانہ	خزانے	کنوز
Impurity malice	جسمانی غلاظت	تن کی خباثت	خبثِ تن
Height	تھزور	بلندی	سدرہ

(25)

Pillars	تھرب، تھم	ستون	استوان
Known & unknown	زدہ مُت تہ انزدن	جان وانجان	وصف و وہم
Hidden pearl	ڈھیتھہ مو ختہ	چھپا یا ہوا موتی	دُرِ مکنون
Treasures	خزانہ	خزانے	دفین
Divinity	فنا فی اللہ بک مُقام	فنا فی اللہ کا مقام	لاہوت
Appearance	نوُن نیرُن	کسی چیز کا ظاہر ہونا	مرئون
Shame	خجالت، مَسَنڈچھ	خجالت، شرمندگی	کسوف
Prisoners	قیدی	قیدی، بندی	بندیان
To search	تلاش کرُن، ڈھانڈن	جستن، تلاش کرنا	پوتیدن
Ant	ریّے	چیونٹی	مور

(27)

Universe	دُنیہک زر زر	دنیا کا ذرہ ذرہ	ذراتِ کون
Empyrean of God	تہنز بارگاہ، عرش	اُس کی بارگاہ	حضرتش
Hurdle	رکاوٹھ، ٹھوز	رکاوٹ، ٹھوکر	جماد
Pessimists	ناومید، مایوس	مایوس، نا امید لوگ	شوریدہ گان
Bewildered	عاشق لُکھ	عاشق لوگ	سرگشتگان

(28)

Struggle	تگہ دو، کش مکش	تگ و دو، کشمکش	تگ و پوی
To see	وچھُن	دیکھنا، بغور پرکھنا	نگریستن، دیدن
Tents	شامیانہ، خیمہ	شامیانے، خیمے	سرادق
Legislature	مندور، ایوان	ایوان	خطایر
Garbage	ڈھوٹہ، ڈیر	غلاظت کے ڈھیر	مزابل

(29)

Plethora of greed	تمہ بُورت	ہجوم ہوس	یاجوجِ ہوا
Death	جسمانی موت	جسمانی موت	فوتِ شال
To Take on loan	دہ زُم، منگتھ نیوُن	مستعار	عاریت
Body	دیہہ، کالے، جسم	جسم	خاکدان
Monster	مو رد، سندرح، بھوت، جن	بھوت، دیو	غول، غولان
Pious people	پاک لوکھ	پاکباز لوگ	انوارِ صفا
Liers	اَپزِ یاری	دروغ گو	بی صفا
To adopt	سانہہ تھام اتھن منز نیُن	اختیار کرنا	گزیدن

(30)

Veil	ژادر، پردہ	پردہ، چادر، پٹی	عماری
Blind	اون، اَنہر	اندھا نابینا	کور
Self praise	آسی تہ بہ، پانی پانس تعریف کرُن	ہم اور میں، دعویٰ شیطانی	ما و من

(31)

To melt	ویلې کېدل	پگھلنا	گداختن
Horse	آس، توڑگ	گھوڑا	مرکب
Monster	جن، بھوت	بھوت، دیو	غولان
Sky	چھاتہ، شب	چھتری، آسمان، شامیانہ	چتر
Mean people	کمینہ لوکھ	کمینے لوگ	دونان

(32)

Soul	رُوح	روح	روان
Shelter refuge	نجات پراؤن پناہ	امان نجات	امانی

(33)

To vanish	غائب گرځیدل، لوسن	غروب ہونا	فروشدن
Desert	سیکیل	صحرا	بادیہ
Bewildered	فریفتہ، دیوانہ	محوِ خیال، سرگرداں	سرگشتہ
Ball	بال، پنډه	بال	چوگان

(34)

To taste	مزہ وچھل	چکھنا	چشیدن
To smell	شک ہیون	سونگھنا	شمیدن
To beat	پادن، مارنادن	پچھاڑنا، گرانا، پھینکنا	افگندن
Blowing of wind	واوک بکن	چلنا (ہوا کا)	وزیدن
To nourish	رچھن	پالنا، پرورش کرنا	پروردن
To follow	پتے لادن	بھاگنا۔ پیچھا کرنا	تاختن

(35)

Obscenity	حرام چیز، ناجائز	وقت، برائی	قباحت
One who forgives	مغفرت کرن دول	مغفرت فرمانے والا	غفران
Embarrassment	خجل زدی، خجالت	شرمندگی	عار
Argument	داد، کتھ بانتھ	بات چیت، بحث	مقالت

(36)

Boat	ناو	کشتی	زورق
Flood	یپ	سیلاب	سیل
Abstruse	مبہم کتھ	نہ سمجھنے والی بات	مغلق
Difference	بین، پھیر	فرق	تفاوت
Style mode	دتھ، طریقہ	صورت، طریقہ	نسق
Insanity	بے وقوفی، چپاری گی	حماقت، کم عقلی	حمق

(37)

Angles	فرشتہ	فرشتے، عالم بالا کی ارواح	روحانیان علوی
Ability capacity	ہتر، ہیکتھ	قدرت، طاقت	مقدور
Intimate	رازدار	نزدیک، پاس	حریم
Loss	گاتھ	نقصان	زیان
To disappear	راوان، غائب گرژھن	کھو جانا، غائب ہو جانا	فروشدن

(38)

Frenzied	عاشق، دیوانہ	رنجیدہ، پریشان	شوریدہ

(35)

Obscenity	حرام چیز، ناجائز	ذِلت، برائی	قباحت
One who forgives	مغفرت کرن وول	مغفرت فرمانے والا	غفران
Embarrassment	خجل زدی، خجالت	شرمندگی	عار
Argument	داد، کتھ باتھ	بات چیت، بحث	مقالت

(36)

Boat	ناو	کشتی	زورق
Flood	یُپ	سیلاب	سیل
Abstruse	مبہم کتھ	نہ سمجھنے والی بات	مغلق
Difference	بون، پھیر	فرق	تفاوت
Style mode	دستھ، طریقہ	صورت، طریقہ	نسق
Insanity	بے وقوفی، چاری گی	حماقت، کم عقلی	حمق

(37)

Angles	فرشتہ	فرشتے، عالم بالا کی ارواح	روحانیان علوی
Ability capacity	ہُبتر، ہیکتھ	قدرت، طاقت	مقدور
Intimate	رازدار	نزدیک، پاس	حریم
Loss	گاٹھ	نقصان	زیان
To disappear	راوُن، غائب گژھن	کھو جانا، غائب ہو جانا	فروشدن

(38)

Frenzied	عاشق، دلوانہ	رنجیدہ، پریشان	شوریدہ

Love	لول، مایہ	محبت	مہر
insufficient	کم موُل	ناکافی، بہت کم	نیم بہا
Blind	اَنُہ	نابینا	بی بصران
Hereafter	آخرت	آخرت	ملک بقا
To ask for	منگناوُن، طلب کرن	مانگنا، طلب کرنا	طلبیدن

(39)

Relation	توُلق، واٹھ، رشتہ	تعلق، واسطہ، ذریعہ	رہ جان
Procrastination	زیر کرُن	تاخیر، درنگی، درنگ	تانی

(40)

Manifest	نوُن، ناکار	ظاہر، عیاں	پدید، پدیدار
Sip toast	دام	گھونٹ	جرعہ
To bow	ہُمُن	جھکنا	خمیدن
To run	دوُن، دورن	دوڑنا	دویدن

(41)

Divine exhibition	جلوہ، ظہور	تجلی، جلوہ، ظہور	تجلای
Lost in his Glances	راوُن، محو سپدن	جلووں میں محو	محو تجلی
To propel	دورناوُن، دُرناوُن	دوڑانا	راندن